مدینے دے موتی

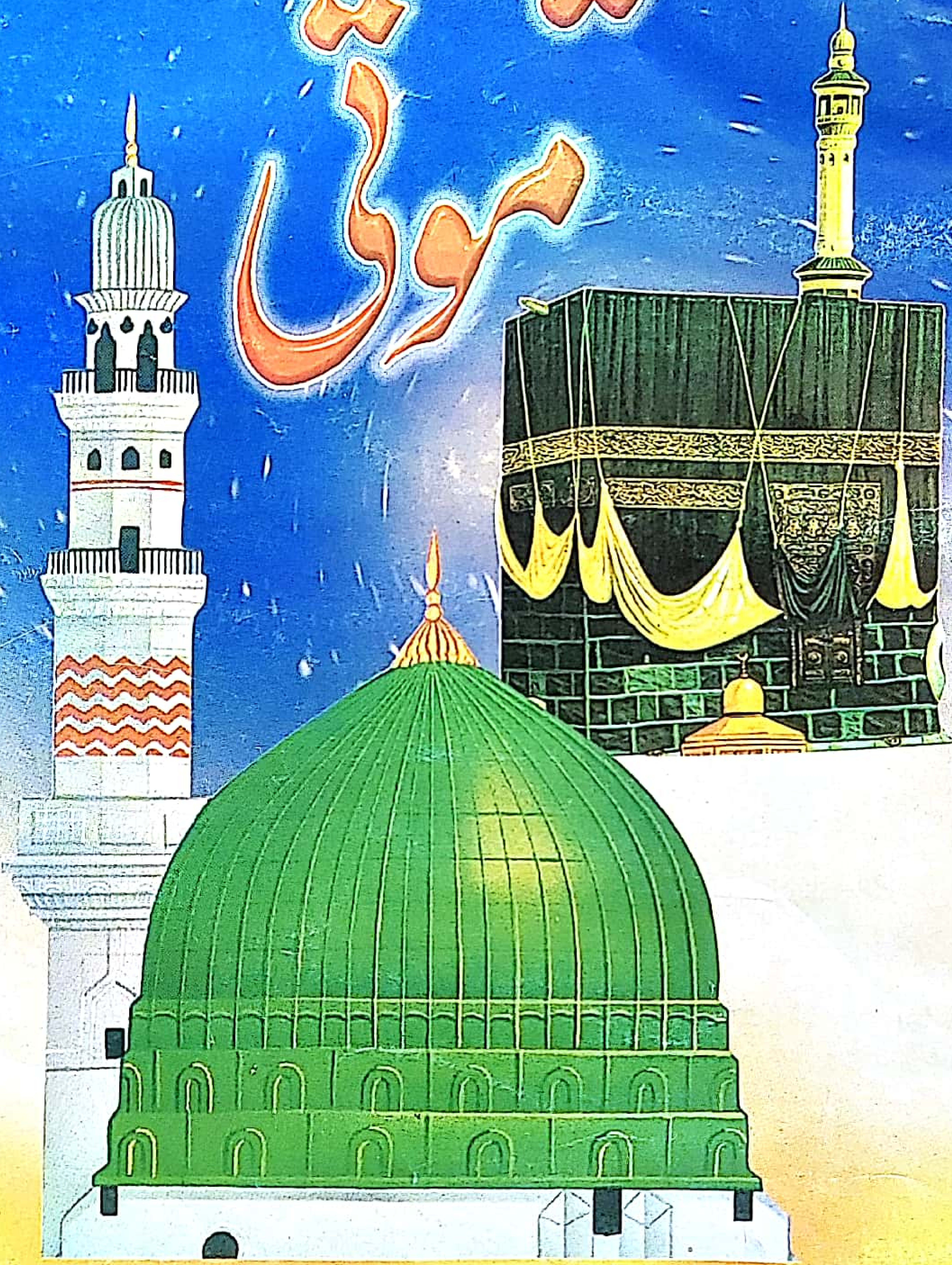

عمر بُک سنٹر

قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ
اردو بازار، لاہور

حاجیاں دا سفرنامہ

مدینے دے موتی

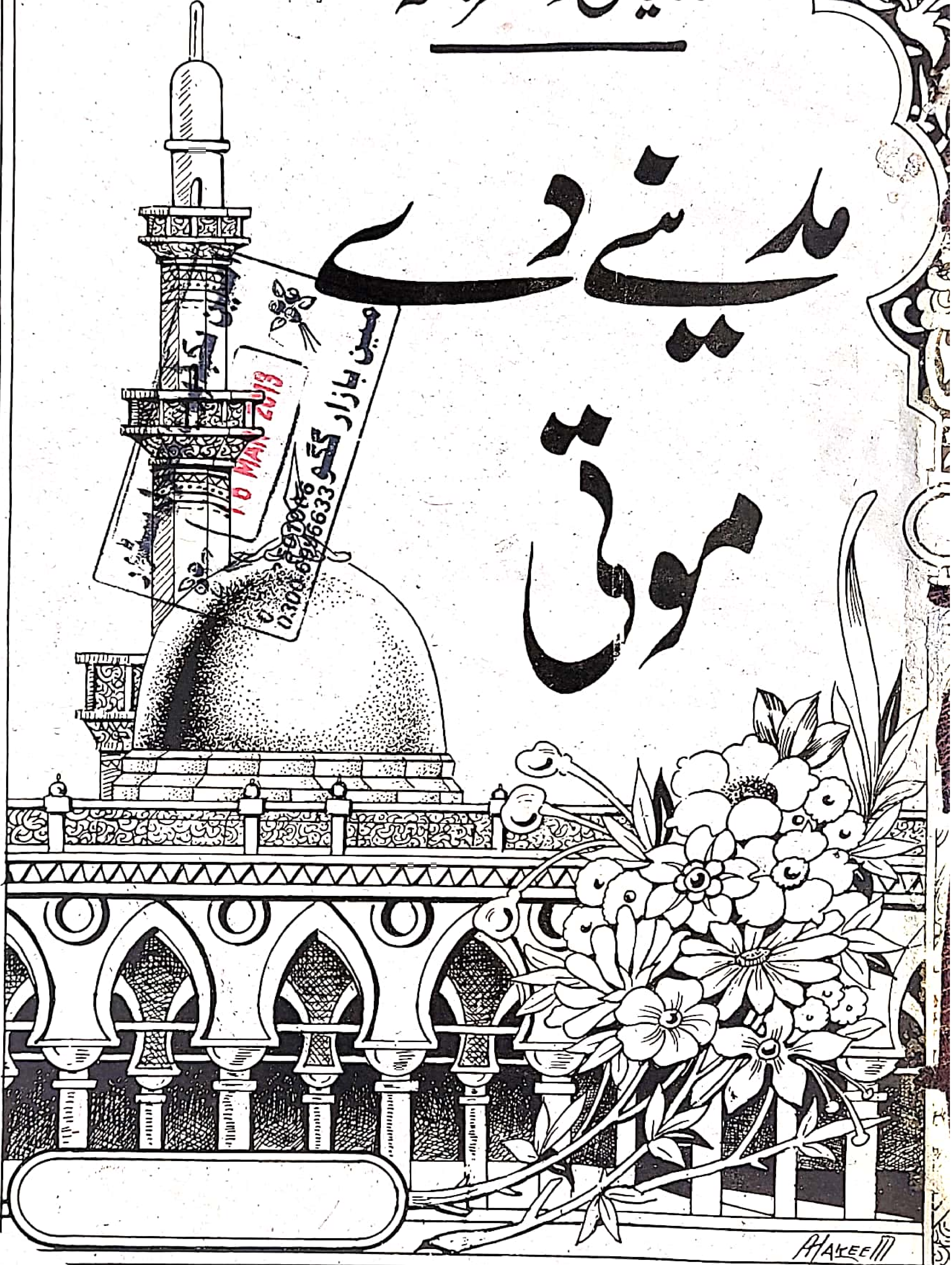

مین بازار گگو
10 MAR 2013

عازمین حج کیلئے ضروری معلومات

حج کے لیے گھر سے روانگی اس وقت ہونی چاہیئے۔ جب حکومت کی طرف سے اجازت نامہ مل جائے۔ اجازت نامہ ملتے ہی اپنے ضلع کے میڈیکل افسر سے ہیضہ اور چیچک کے ٹیکے لگوا کر سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ روانگی سے پیشتر ٹکٹ اور زرمبادلہ کا بھی انتظام ہو جانا ضروری ہے۔

حج پر تنہا جانے کی بجائے قافلے (گروپ) کی صورت میں روانہ ہونا بہت بہتر ہے۔ اس سے حج کا سفر پُرسکون منظم اور باکفایت ہو جاتا ہے۔ اس سے مکان، خیمہ، ٹیکسی اور کھانے کے انتظامات سہل اور سستے ہو جاتے ہیں۔ قافلے کے تمام افراد کا معلّم ایک ہی ہونا چاہیئے۔

جہاں تک ممکن ہو تھوڑا سامان ساتھ لے جائیں۔ اپنے سامان پر پکے رنگ سے اپنا اور معلّم کا نام اور پتہ ضرور لکھوائیں۔ پلگرام پاس، ٹکٹ اور سرٹیفکیٹ وغیرہ ہر وقت پاس رکھیں کیونکہ ان کا جگہ جگہ معائنہ ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ سے راشن کارڈ دکھا کر راشن وصول کر سکتے ہیں۔ سعودی عرب میں چینی اور دیگر اشیائے خوردنی بھی سستی ہیں۔ اس لئے ہمراہ نہ لے جائیں۔

اجازت نامہ پر دی ہوئی تاریخ کے مطابق حاجی کیمپ میں ٹھہرنے کے لئے دفتر استقبالیہ سے اجازت نامہ حاصل کریں۔ اور جس کمرے میں ٹھہرنے کی اجازت ملے، اسی میں قیام کریں۔ کیمپ میں باورچی خانہ، غسل خانہ اور پینے کے پانی کے لیے الگ کمرے ہیں۔

اپنے ضلع سے حاصل کئے ہوئے ہیضہ و چیچک کے سرٹیفکیٹ پورٹ ہیلتھ افسر کراچی کے سامنے پیش کریں۔ جو مناسب جانچ پڑتال کے بعد ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اگر یہ سرٹیفکیٹ کسی جگہ سے نامکمل یا ناقابلِ قبول ہوں تو دوبارہ ٹیکے لگوائیں۔ اگر یہ سرٹیفکیٹ جمع نہ کروائے گئے ہوں تو پلگرام پاس نہیں ملتا۔

پورٹ حج آفس کے کاؤنٹر سے جاری کردہ رسید پر درج شدہ تاریخ پر یا اس کے بعد متعلقہ جہاز ران/ہوائی جہاز کمپنی سے واپسی ٹکٹ اور ویزا شدہ بلگرام پاس حاصل کریں اور پھر متعلقہ بینک میں یہ کاغذات پیش کر کے زرمبادلہ حاصل کریں۔

پلگرام پاس صرف فریضۂ حج ادا کرنے کے لیے جاری کیا جاتا ہے اور سوائے سعودی عرب کے کسی دوسرے ملک کے لیے کارآمد نہیں ہے جو عازمین حج عراق۔ ایران۔ مصر اور شام کے راستے زیارتوں کے بعد پاکستان واپس آنا چاہتے ہوں۔ وہ پاکستان سے روانہ ہونے سے قبل ان ممالک کے لیے بین الاقوامی پاسپورٹ اور ویزے حاصل کر لیں۔

ایسے حضرات جن کے پاس سعودی عرب کے لیے کارآمد پاسپورٹ ہیں اور وہ گذشتہ تین سالوں میں بیرون ملک نہیں گئے۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان سے فارم پی پر اجازت نامہ حاصل کریں۔

ان کاموں کے بعد پی۔ آئی۔ اے اور دوسری ہوائی جہاز کمپنیاں پاکستانی کرنسی کے عوض سعودی عرب کے ٹکٹ جاری کر دیتی ہیں اور ویزا اور دوسری ضروری کارروائی کی تکمیل میں بھی سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔ حج واجبات کی سعودی حکومت کو ادائیگی غیر ملکی کرنسی میں کرنی ہوتی ہے۔

سعودی عرب میں سونا یا سونے کے زیورات جن میں نصف سے زیادہ سونا ہو، لے جانا یا وہاں سے لانا قانوناً منع ہے۔

ذاتی استعمال کے لئے جو اشیاء اپنے ہمراہ لے جا سکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

مذہبی کتابیں، مختلف اشیاء جن کی ارکانِ حج کی ادائیگی میں ضرورت ہوتی ہے۔ پہننے کے لیے کپڑے، کمبل یا پشمینہ کی چادریں، جوتے، بستر، سوٹ کیس، بکس ایک چھتری ایک قالین جو زیر استعمال ہو۔ پچیس روپے تک کا سامان آرائش، پچیس روپے تک کی دوائیں ایک قلم، خط لکھنے کا سامان، تمباکو، پاکستانی سگار اور سگریٹ، گرم مصالحہ، پان کے لوازمات عطر، خوشبو، سرمہ اور کفن و احرام کے لیے چالیس گز لٹھا سعودی عرب میں کتابوں اور

دواؤں کی درآمد پر پابندی ہے اس لیے یہ مناسب تعداد اور مقدار میں لے جائیں۔

جہاز پر سوار ہونے سے قبل محکمہ کسٹم کے افسران عازمین حج کے سامان کا معائنہ کرتے ہیں۔

جائز شکایات اور معلومات کے لیے کراچی میں پورٹ حج افسر، جہاز میں امیر الحجاج اور سعودی عرب میں پاکستانی سفارت خانہ سے رجوع کریں۔

میقات مکہ معظمہ کے گرد وہ حدود ہیں جن سے بغیر احرام باندھے گزرنا حرام ہے پاکستان کی طرف سے جانے والے عازمین حج کے لیے میقات یلملم کا مقام مقرر ہے اس لیے ہوائی جہاز سے جاتے والے حضرات جو پہلے مکہ مکرمہ جا رہے ہوں۔ کراچی ہی سے غسل کر کے احرام باندھ لیں۔ بحری جہاز کے لیے کراچی سے جدّہ جاتے ہوتے جدّہ پہنچنے سے دو روز قبل سمندر میں یلملم پہاڑی آتی ہے۔ جس وقت جہاز یلملم کے محاذات میں آتا ہے۔ جہاز میں سائرن بجا کر اس کا اعلان ہو جاتا ہے۔ اور جو عازمین حج پہلے مکہ معظمہ جا رہے ہوں، وہ یلملم کے مقام سے احرام باندھ لیں۔

احرام ایک بے سلی چادر اور ایک بے سلا تہ بند ہوتا ہے۔ خواتین احرام کے لیے عام سلے ہوئے کپڑے ہی استعمال کریں۔ احرام کے کپڑے سفید اور نئے ہوں تو بہتر ہے۔ بے سلی چادر کے بجائے بڑا تولیہ بھی استعمال ہو سکتا ہے جو گرمی میں پسینہ جذب کرتا ہے اور سردی میں عام چادر کی نسبت زیادہ گرمی پہنچاتا ہے۔

عازمین حج کے لیے جدہ پہنچنے سے پہلے معلّم کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ جدّہ اترتے ہی کسٹم شیڈ میں عازمین حج کو اپنے معلموں کے نام بتانے ہوتے ہیں۔ جدّہ میں معلموں کے وکیل موجود ہوتے ہیں جو ان کی طرف سے جدہ میں ضروری امور کی تکمیل کرتے ہیں۔ سعودی عرب کے حاجیوں کا انتظام معلّمین ہی کی وساطت سے ہوتا ہے معلم حضرات ہی منیٰ و عرفات میں قیام کا انتظام اور حج کے تمام احکام اور رسوم کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں۔

سعودی عرب حکومت کی طرف سے معلّم کی فیس مقرر ہے۔ اس میں معلّم کی فیس، جدّہ

ہیں معلّم کے وکیل کی فیس، زمزمی اور باربرداری شامل ہے مدینہ منوّرہ کے لیے مزدور کی فیس ۱۰ ریال مقرر ہے۔ اس رقم کے علاوہ عازمین حج معلموں اور مزدوروں کو کوئی رقم بطور فیس ادا نہ کریں۔ معلم کی فیس سعودی عرب حکومت کی طرف سے مقرر ہے۔

جہاز سے اتر کر کسٹم شیڈ آئیں جہاں طبی معائنہ ہوتا ہے اور پلگرام پاس وغیرہ دیکھتے ہیں سامان کی تلاشی ہوتی ہے اور اس کا کسٹم ہوتا ہے۔ ان کاموں کے بعد کسٹم شیڈ سے نکلتے ہی نقیب الوکلاء معلموں کے نام پوچھتے ہیں۔ اور معلموں کے وکیلوں کے دفتروں میں لے جاتے ہیں۔ سامان کی نگرانی کسٹم شیڈ، حاجی کیمپ مکہ میں معلم کے دفتر اور جائے قیام تک ہونی چاہیے۔ اپنا پلگرام پاس واپسی سفر کے لئے وکیل کی معرفت پاکستانی سفارت خانہ میں جمع کرائیں اور پلگرام پاس پر سفارت خانہ کی مہر لگوائیں۔ پلگرام پاس میں صرف جہاز کا ٹکٹ اور صحت کے سرٹیفکیٹ رکھیں۔ پلگرام پاس احتیاط سے اپنے پاس رکھیں۔

حکومت سعودی عرب نے جدہ میں بندرگاہ کے قریب اور ہوائی اڈے سے متصل بحری اور ہوائی جہاز سے آنے والے حاجیوں کے قیام اور سہولت کے لئے حاجی کیمپ تعمیر کئے ہیں جن کو مدینۃ الحجاج کہتے ہیں۔ حاجی کیمپ کی عمارتیں پختہ اور شاندار ہیں۔ رہائشی کمروں کے علاوہ پانی اور بجلی کا بھی بہت اچھا انتظام ہے۔ حاجیوں کے لیے ضروری نہیں کہ مدینۃ الحجاج میں قیام کریں مگر اس سہولت کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

عازمین حج کو جدّہ پہنچنے کے بعد مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ روانگی سے قبل روانگی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اجازت وکیل حاصل کرتے ہیں۔ جو حضرات سرکاری بسوں کے بجائے نجی سواری یا ٹیکسی میں سفر کرنا چاہیں۔ ان کو تنازل سفر کا خاص اجازت نامہ حاصل کرنا ہوتا ہے خریداری حج وزیارات سے فارغ ہو کر روانگی سے چند یوم قبل کریں بشرطیکہ آپ کے پاس تمام اخراجات کے بعد کوئی رقم بچ جائے۔

حاجی کیمپ جدّہ میں سرکاری امور اور واجبات کی ادائیگی وغیرہ کے لیے تھوڑا سا قیام ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد سرکاری بسوں یا نجی سواری اور ٹیکسی کے ذریعے حجاج کرام

کرام مکہ معظمہ روانہ ہو جاتے ہیں۔ مکہ معظمہ جدہ سے تقریباً ۴۵ میل ہے۔ راستے میں مختلف مقامات پر کئی بار تفتیش معائنہ اور اندراجات کے لیئے رکنا پڑتا ہے۔

حرم شریف مکہ کے درمیان میں واقع ہے۔ موجودہ عمارت بہت وسیع اور شاندار ہے تقریباً ۴۰ ایکڑ رقبہ ہے اور ایک وقت میں پانچ لاکھ سے زیادہ نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حرم شریف میں باب السلام سے داخل ہوں۔

حرم شریف کی زیارت اور عمرہ کے بعد مکہ میں اپنی رہائش کا بندوبست کریں حرم شریف کے قریب چند احباب مل کر کمرہ یا مکان لے لیں تو بہت سہولت اور کفایت رہتی ہے درمیانہ اور اعلیٰ درجہ کے ہوٹل بھی کثرت سے ہیں۔ کرایہ حج کے پورے موسم کے لیے ہوتا ہے۔

بوڑھے کمزور اور نازک طبع لوگ دوپہر کے وقت طواف نہ کریں۔ ان کے لیے صبح اشراق کی نماز کے بعد اور رات کو عشاء کی نماز کے بعد دو گھنٹے کا وقت موزوں ہے۔ جب بھیڑ نسبتاً کم ہوتی ہے۔

حج کی ادائیگی کے لیے پانچ دن یعنی ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک مخصوص ہیں۔ حج کے دنوں میں ادا کرنے والے فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات اور دوسرے آداب اس کتاب میں درج ہیں۔

تمام غیر ملکی حجاج کو حج کے بعد اپنے اپنے ممالک کو جلد واپس ہو جانا چاہیئے، حاجیوں کی واپسی اسی راستے سے ہوگی جس سے کہ سعودی عرب گئے ہوں گے۔ مثلاً بحری جہاز سے آنے والے بحری جہاز سے اور ہوائی جہاز سے آنے والے ہوائی جہاز سے اور خشکی کے راستے سے آنے والے خشکی کے راستے ہی سے واپس ہوں گے۔

سعودی عرب حکومت کے ایک مالیہ قانون کے مطابق ہر عازم حج کے پاس واپسی ٹکٹ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ واپسی ٹکٹ حجاز میں خریدنے پر اس کی قیمت سٹرلنگ، ڈالر یا ریال میں ادا کرنی ہوگی۔ پاکستانی کرنسی قابل قبول نہ ہوگی۔

فرضیتِ حج

اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔ ۱۔ توحید ورسالت ۲۔ نماز ۳۔ روزہ ۴۔ حج ۵۔ زکوٰۃ۔

چنانچہ حج کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا۔

ترجمہ: اور لوگوں پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کی (خوشنودی) کے لیے خانہ کعبہ کا حج کریں۔ جن لوگوں کو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔

اس استطاعت کی تفصیل یہ ہے کہ جس کے پاس ضروریات سے فاضل اتنا مال و دولت ہو کہ جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام کا خرچ برداشت کر سکے اور اپنی واپسی تک وہ اپنے اہل وعیال کا بھی انتظام کر سکے۔ جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ فرض ہے۔

حج کب فرض ہوا: حج ۹ھ ہجری میں فرض ہوا۔ اسی سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو امیر الحجاج بنا کر اُن کے ہمراہ تین سو صحابہ کرام کا قافلہ حج کے لیے بھیجا۔ اور ۱۰ھ ہجری میں خود آپؐ نے ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام کے ساتھ حج ادا فرمایا۔

حج کے فوائد: حج میں حق تعالیٰ کی خوشنودی اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کے علاوہ بے شمار دینی اور دنیاوی مصلحتیں مضمر ہیں۔ اسلام کا یہ دربارِ اخوّتِ اسلامی کا وہ مقام ہے۔ جہاں تمام شاہ وگدا، امیر وغریب، ہر مسلک اور ہر طبقہ کے لوگ ایک جگہ ایک لباس میں اور ایک حالت میں نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ بین الاسلامی سالانہ

Scanned with CamScanner

عالمگیر اجتماع باہمی تعارف و تعاون کے لحاظ سے دنیا کے اور کسی ملک میں کسی انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا۔

سال میں ایک دفعہ وہ دن آتا ہے کہ جب ہر بلندی و پستی سے عشاق دریاؤں اور صحراؤں کو طے کرتے ہوئے اس خشک اور ریتلی زمین پر جسے رحمت الٰہی کی بارش نے سیراب کر رکھا ہے۔ جمع ہوتے ہیں۔ بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس دربار خداوندی میں حاضر ہو کر یہاں کی برکات سے مستفیض ہوں اور حج ادا کر کے رحمت الٰہی کے پانی سے اپنے گناہوں کو ایسا دھو ڈالیں جیسا کہ ایک معصوم بچہ جو آج ہی پیدا ہوا ہو۔

اقسام حج

۱۔ قِرآن: وہ حضرات جو عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے ایک ہی احرام باندھیں۔ مکہ مکرمہ میں حاضر ہو کر عمرہ ادا کریں اور احرام نہ کھولیں اور اسی احرام سے حج کریں۔ اُن کا حج قِران ہو گا۔ یعنی کہ وہ حضرات جو ذی الحجہ کے پہلے ہفتے کے قریب حاضری دے رہے ہوں اور عمرہ و حج کا احرام اکٹھا باندھیں وہ حج قِران کرتے ہیں۔

۲۔ تمتّع: وہ حضرات جو عمرہ کا احرام باندھیں۔ مکہ مکرمہ حاضر ہو کر عمرہ ادا کریں اور احرام کھول دیں۔ پھر آٹھ ذی الحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھیں اور حج ادا کریں ان کا حج تمتع ہو گا۔

احرام: دو بغیر سلی چادریں یا تولیہ جو ایک تہ بند کی جگہ استعمال کریں اور دوسرا کندھوں کے اوپر ڈالیں اور بدن ڈھانپ لیں۔ یہی احرام ہے۔ جس دن آپ کو احرام باندھنا ہو۔ غسل کریں۔ مرد اپنے سلے ہوئے کپڑے اتار کر بغیر سلی ہوئی چادر تہ بند کے طور پر نیچے باندھ لیں۔ اور دوسری چادر اوپر ڈال لیں۔ چادر سر پر نہ رکھیں۔ سر ننگا رہنا چاہیے۔ عمرہ یا حج کی نیت کریں اور دو نفل پڑھیں۔ نفل پڑھنے کے بعد دعا کریں اور تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط (میں حاضر ہوں یا اللہ حاضر ہوں)

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں۔
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ۔ تمام حمد و ثنا تیرے لئے ہیں۔ اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں۔ اور سارا ملک تیرا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دُعا کریں کہ خداوند تعالیٰ آپ کا حج یا عمرہ قبول فرمائیں۔

مندرجہ بالا ارکان مندرجہ ذیل ترتیب سے ادا کریں۔

(۱) غسل کرنا افضل ہے، ورنہ وضو کر لینا بھی کافی ہے۔ (۲) احرام کا لباس۔ (۳) دو رکعت نفل بہ نیت احرام سر ڈھانک کر پڑھیں۔ (۴) بعد سلام سر سے کپڑا اتار دیں۔ (۵) نیت عمرہ یا حج۔ (۶) تلبیہ باآواز بلند۔ (۷) درود شریف آہستہ۔ (۸) دُعا۔

خواتین کا احرام: خواتین کا احرام اِن کا اپنا لباس ہے۔ البتہ ایک سفید رومال یا دوپٹہ سے وہ اپنے بال سمیٹ کر سر پر باندھیں۔ وہ عورتیں جو ایام حیض میں ہوں، غسل کر کے عمرہ یا حج کی نیت سے احرام باندھیں نفل نہ پڑھیں۔ البتہ تلبیہ جس کا ذکر آچکا ہے پڑھتی رہیں۔ اگر راستہ میں دورانِ سفر ناپاک ہو جائیں تو دوبارہ غسل کر کے دو نفل عمرہ یا حج کی نیت سے ادا کریں۔ اگر جدہ یا مکہ پہنچنے تک بھی پاک نہ ہوں تو اپنے مکان پر ہی رہیں اور پاک ہوتے کے بعد غسل کر کے خانہ کعبہ کی حاضری دیں اور عمرہ یا حج کے لیے طواف کریں۔

احرام کی پابندیاں: احرام حرام کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی احرام پہن کر چند حلال چیزیں بھی آپ پر حرام ہو جاتی ہیں۔ مثلاً خاوند کے لئے بیوی اور بیوی کے لئے خاوند۔ کسی جاندار کو مارنا یا شکار کرنا۔ سر اور چہرہ کو مردوں کے لیے اور چہرے کو عورتوں کے لیے کسی کپڑے سے ملنا ڈھانپنا، خوشبو لگانا، بال کاٹنا یا توڑنا، اکھاڑنا یا منڈوانا۔

سفر کے لئے چند دُعائیں

پہلی دُعا۔ جب سفرِ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے لگیں۔ تو یہ دُعا مانگیں۔

Scanned with CamScanner

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ۔

ترجمہ: یا اللہ تیری طرف متوجہ ہوا ہوں۔ تیری پناہ میں آیا ہوں۔ یا اللہ تو میرے اہم کاموں اور غیر اہم کاموں کے لیے کافی ہو۔ یا اللہ اس سفر کے لیے تقویٰ میرا زادِ راہ بنا۔ اور بخش دے میرے گناہ اور خیر و برکت میرے سامنے آئے جہاں کہیں متوجہ ہوں۔

سواری پر سوار ہوتے وقت: تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھیں پھر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پاک ہے۔ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر۔ پس مجھے بخش دے اس لیے کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔

سفر کی حالت میں عام دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا۔

ترجمہ: یا اللہ اس سفر میں تو ہمارا ساتھی ہے اور ہمارا خلیفہ اہل و عیال اور مال میں۔ یا اللہ اس سفر میں تو ہمارا ساتھی ہو اور ہمارے اہل و عیال میں ہمارا خلیفہ ہو۔

چند ضروری اصطلاحیں

میقات: میقات اس جگہ یا حد کو کہتے۔ جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے حجاج کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

یلملم: بحری جہاز کے راستے میں ایک خشکی کا مقام ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ پاکستان سے بذریعہ سمندری جہاز جانے والے یہاں پر احرام باندھتے ہیں۔

احرام: لغت میں حرام کرنے کو کہتے ہیں۔ جب میقات سے کوئی شخص حج کی نیت کرتا ہے اور احرام پہن لے تو اس پر چند حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو احرام کہتے

ہیں۔ احرام میں دو بے سلی چادریں ہوتی ہیں جو مرد باندھتے ہیں اور عورتوں کے لیے ان کا سلا ہوا لباس اور سر پر ایک سفید رومال جس سے بال ڈھانکے جا سکیں احرام ہے۔ عورتوں اور مردوں کے لیے احکام کی پابندیاں ایک سی ہیں۔

استلام : حجرِ اسود کو بوسہ دینا، یعنی دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر رکھ کر چومنا یا صرف ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا، استلام کہلاتا ہے۔ اگر ہجوم زیادہ ہو تو دور سے ہی حجرِ اسود کی طرف دونوں ہاتھ کر کے چوم لینے سے استلام کہلاتا ہے۔

حلق : بال منڈانے کو حلق کہتے ہیں۔ یعنی سر منڈانا۔

قصر : بال ترشوانے کو قصر کہتے ہیں۔

شوط : خانہ کعبہ کے گرد ایک چکر کاٹنے کو شوط کہتے ہیں۔

طواف : خانہ کعبہ کے گرد سات چکر کاٹنے کو طواف کہتے ہیں۔ کسی چیز کے چاروں طرف یا چکر کاٹنے کو طواف کہتے ہیں۔ یہاں طواف کا مقصد خانہ کعبہ کا طواف ہے۔

اضطباع : عمرہ یا حج کے طواف میں پہلے تین چکروں کے وقت مرد اپنے دائیں کندھے کو کھلا رکھتے ہیں اور احرام کی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔

رمل : طواف حج یا عمرہ کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے قریب قریب اور تیز قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنے کو کہتے ہیں۔ جس طواف کے بعد سعی نہ ہو اس میں رمل یا اضطباع نہیں ہوتا

سعی : صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

تلبیہ : لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

ترجمہ : میں حاضر ہوں۔ یا اللہ حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں تمام حمد و ثنا تیرے لئے ہیں اور سب نعمتیں تیری ہی ہیں۔ اور سارا ملک تیرا ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔ احرام باندھنے کے بعد تین مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ تلبیہ کے یہی الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے ثابت ہوئے ہیں تلبیہ تمام حج کے دوران اٹھتے بیٹھتے، سواری پر سوار ہوتے اور ہر وقت دہراتے رہنا چاہیئے۔

چند اہم مقامات جو حج اور عمرہ کا حصہ ہیں

۱۔ **بیت اللہ شریف**: یعنی اللہ کا گھر، اس مقدس گھر کو خانہ کعبہ بھی کہتے ہیں۔ روئے زمین پر سب سے پہلا یہ گھر ہے عبادت کا۔

۲۔ **حجر اسود**: پتھر کے ٹکڑے سیاہ لاکھ میں چاندی کے حاشیہ یا باؤڈر کے اندر لگے ہوئے ہیں۔ یہ پتھر کعبہ کی دیوار کے کونہ میں دروازے کے قریب لگا ہوا ہے۔

۳۔ **رکن یمانی**: بیت اللہ یعنی کعبہ کا جنوب مغربی کونہ جس کا رخ یمن کی طرف ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے وقت اس کونے کو کبھی کبھی ایک ہاتھ سے کبھی دونوں ہاتھوں سے چھوا تھا۔

۴۔ **حطیم**: خانہ کعبہ کا وہ حصہ جو مشرکین مکہ نے پیسہ کم ہونے کی وجہ سے کھلا چھوڑ دیا تھا اور پلاٹ کے اتنے حصہ پر تعمیر نہ ہو سکی تھی۔ پیسہ کی کمی کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مشرکین مکہ نے یہ اعلان کیا تھا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے چندہ میں سود کا پیسہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

یہ حصہ رکن یمانی اور حجر اسود کی دیوار کے بالمقابل دیوار کے باہر کھلا ہوا حصہ قوس کی شکل میں سنگ مرمر کی دو گز بلند دیوار سے گھرا ہوا ہے اُسے حطیم کہتے ہیں۔ بعض روایات کے مطابق حطیم میں حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کی قبریں ہیں۔ حطیم بھی خانہ کعبہ کا ایک حصہ ہے

۵۔ **ملتزم**: خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کے حصہ کو ملتزم کہتے ہیں۔ اس دیوار کے قریب مانگی جانے والی دعائیں بارگاہ الٰہی میں انشاء اللہ ضرور مستجاب ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دیوار سے لپٹ جاتے، کبھی اپنا دایاں اور کبھی بایاں رخسار مبارک اس دیوار پر رکھتے، خوب روتے اور خداوند کریم سے دعا کرتے تھے۔ آپ بھی اپنے لیے اپنے اعزہ واحباب قوم اور ملک کے لیے یہاں رو رو کر دعا کریں۔

۶۔ میزابِ رحمت : یہ خانہ کعبہ کا پرنالہ ہے۔ اور اس کا زیریں حصہ بھی قبولیت دُعا کا اہم مقام ہے۔ یعنی سنہری پرنالہ کے نیچے کھڑے ہو کر دُعائیں مانگی جاتی ہیں۔

۷۔ مقام جبرائیل یا معجن : خانہ کعبہ کے دروازے کے دائیں طرف فرش پر سیاہ پتھر لگا ہوا ہے۔ جب نماز فرض ہوئی تو حضرت جبرائیل امین نے حضور سرورِ کائنات کو اسی جگہ نماز کی ترتیب سمجھائی تھی۔

۸۔ بابِ سلام : فتح مکہ کے دن حضور سرورِ کائنات اسی دروازے سے داخل ہوئے تھے۔

۹۔ مقام ابراہیمؑ : یہاں وہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ جس پر چڑھ کر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے قدم مبارک کے نشان ہیں۔

۱۰۔ زمزم : یہ چشمہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قدم مُبارک کے نیچے جاری ہوا تھا اور آج تک تمام دُنیا کے زائرین حج اور مکہ مکرمہ کے مکینوں کو سیراب کرتا ہے۔ اور کرتا رہے گا۔ انشاءاللہ۔

۱۱۔ صفا : حرم شریف کے جنوب مشرق کی جانب ایک چھوٹی پہاڑی ہے۔ جہاں سے سعی شروع ہوتی ہے۔

۱۲۔ مروہ : حرم شریف کے شمال مشرق کی جانب ایک پہاڑی ہے۔ جہاں سعی ختم ہوتی ہے۔

۱۳۔ میلین اخضرین : یعنی دو سبز پتھر صفا اور مروہ کے درمیان دو فرلانگ کے فاصلہ پر دو سبز ستون جن کے درمیان کا فاصلہ حجاج امردوں کے لیے تیزی سے دوڑ کر طے کرنا سنت ہے۔

مکہ مکرمہ : مکہ مکرمہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی بس یا ٹیکسی تحصیل پر آکر رُکے گی۔ جہاں آپ کے عارضی پاسپورٹ رجسٹر میں درج کئے جائیں گے اور یہاں سے آپ کو معلم کے مکان پر لے جایا جائے گا۔ یہاں آپ کچھ دیر آرام کر لیں۔ وضو کر لیں۔ پانی افراط سے ہو تو غسل کر لینا افضل ہو گا۔ اس کے بعد معلم یا اس کا کوئی کارندہ آپ کو حرم شریف میں لے جائے گا۔

جیسے ہی حرم شریف کی عمارت آپ کو دور سے دکھائی دے۔ دُعا مانگیں اور تلبیہ پڑھتے جائیں۔ حرم شریف میں داخل ہوں تو خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے کے ساتھ دُعا کریں اس وقت کی مانگی ہوئی دُعا قبول ہوتی ہے۔
حرم شریف میں داخلہ کے ۲۳ دروازے ہیں۔ جن میں سے مشہور یہ ہیں۔
بابِ السلام۔ بابِ ابراہیمؑ۔ باب النبی۔ باب علی۔ باب صفا۔ باب جیاد۔ باب اُم ہانی۔ باب وداع۔ باب سعود۔ باب عتیق۔ باب عمرہ وغیرہ

حرم شریف دُنیا میں مقدس ترین مسجد ہے۔ یہاں پر پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہوتا ہے۔ صحن کے درمیان میں خانہ کعبہ یعنی بیت اللہ شریف ہے۔

Scanned with CamScanner

مدینے دے موتی
حصہ اول

رب دی تعریف

حمد ہزاراں خالق تائیں واحد ذات ربانی
عاجز بندہ کہ نہ سکے کدے تعریف ربانی

جس نوں چاہے عزت بخشے یا ہے ذلت دیندا
سخت کلام کرے کوئی بندہ اوہ نہ گلہ کریندا

جے چاہے رب ادنے تائیں اعلیٰ جلد بناوے
دیندا تخت غلاماں تائیں کیہڑا عذر لیاوے

رزق پوچاوے ہر اک تائیں روزی تار بتاری
دن تے راتیں کدی نہ سوندا آپ خداوند باری

اوہ صفتاں دے لائق مولا اللہ خالق سائیں
صفت ثنائیں لائق اوہنوں ہور کسینوں ناہیں

جس نے نبی محمدؐ سرور ساڈے پاس پوچایا
جس نے سانوں دنیا اتے سدھا راہ بتایا

پاک نبیؐ دی بعض شفاعتوں ہوگ خلاصی ناہیں
اول آخر ظاہر باطن شان دِتا رب سائیں

چارے یار نبیؐ سرور دے چارے تھم آسمانی
اِکو جیہی تعریف چوہاں دی شک نہ اسو چہ جانی

اس بھیں پچھے دستگیری میں پھر مدح سناواں
اس دی بھی ویکھ کرامت صدقے ہو ہو جاواں

چوروں قطب بنایا پھڑ کے ایسا کشف وکھایا
ذات خدا دی ولوں حصہ بے پرواہی پایا

پھر ماں باپ پیارے دی میں آکھ تعریف سناواں
شاید ایس وسیلے دنیاں میں بھی بخشیا جاواں

حج دیاں آساں

حاجی چلے حج نوں تے ہویاں منظوریاں
آساں کدی ساڈیاں دی ہون گیاں پوریاں

ایسے طرح ساڈا دی تاں وار کدی آویگا
رج رج ہون گیاں اسانوں حضوریاں
ہر ویلے آس ایہو لگی اے ملول دی
جتھے سجدہ کیتا خاکی ناریاں تے نوریاں
جدوں حاجی حج لئی سال پچھوں جاندینے
تدوں کہاں شالا کدوں دور ہویاں دوریاں
اِک واری ویکھ لاں مدینے دیاں گلیاں
رب دیوے ٹال سروں دکھ مجبوریاں
حاجیو جے چلے او نبی دے دربار نوں

رب سانوں نبیؐ دے دوارے تے بلاویگا
آساں کدی ساڈیاں بھی ہون گیاں پوریاں
ویکھ لواں کیڈی سوہنی بستی اے رسول دی
آساں کدی ساڈیاں بھی ہون گیاں پوریاں
ہنجواندے وچہ میرے نین ڈب جاندینے
آساں کدی ساڈیاں دی ہون گیاں پوریاں
گلیاں جو نوری سبھے جنت دیاں کلیاں
آساں کدی ساڈیاں وی ہون گیاں پوریاں
لے چلو نال ایس عاشق گنہگار نوں

راہ وچہ چھڈ کے تے پاؤ نہ بھسوڑیاں
آساں کدی ساڈیاں وی ہون گیاں پوریاں

نعت شریف

پڑھو صلّے علےٰ انبیّنا صلّے علےٰ محمّدٍ
صلّے علےٰ شفیعنا صلّے علےٰ محمّدٍ

صلّے علےٰ احبیبنا صلّے علےٰ محمّدٍ
صلّے علےٰ رحیمنا صلّے علےٰ محمّدٍ
نعت بشیر پڑھن سی لگا سندی مجلس ساری

صلّے علےٰ طبیبنا صلّے علےٰ محمّدٍ
صلّے علےٰ کریمنا صلّے علےٰ محمّدٍ
صفت محمدی سنکے یار و رقعت ہو گئی طاری

نعت شریف

سوہنے محمّد اتوں تن من وار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ

صدا نہیوں غافلا توں جگ وچ جیوناں   موت دا پیالہ پینا اوڑک نوں پیوناں
جیوندی جانے عقبہ دا کم کوئی سنوار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ

بھین تے بھراواں اوتھے کم نہیوں آوناں   چھڈ کے بہاراں ڈیرا قبراں وچہ لاوناں
ٹر گئے تے لکھاں اگے جگدا بازار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ

اکدن تیرے سارے ٹٹ جانے مان بھئی   مال تے جاگیراں دا نہ کریں گمان بھئی
عاجزی نوں پھڑ لے کرنا خودی تے ہنکار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ

ربدے حبیبؐ والی یاری نوں بھلاویں نہ   بحرِ غماں دے وچہ ڈب کتے جاویں نہ
نام محمدؐ لیکے کشتی نوں تار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ

سوہنا نام چُمکے تے اکھاں نال لاویں   پٹہ توں غلامی والا گل وچہ پالویں
ڈھوئی نہیوں ملنی عاصی سوہنے دا دوار چھڈ
ہادی دی غلامی وچہ وقت گذار چھڈ
سوہنے محمدؐ اتوں تن من وار چھڈ

رباعی

اے تقدیر نہ روک ہٹا مینوں سوہنے شہر مدینے نوں جان وی دے
اگ لگی جو ہجر فراق والی دید روضے دے نال بجھان بھی دے۔
روضے پاک دی پاک انوار جالی اکوار مینوں سینے لان وی دے
سوہنے پاک محمدؐ دیوچہ قدمیں ذرا عاصی نوں سیس جھکان وی دے

نعت شریف

جان والے حاجی اک لے جانا پیغام میرا
روضے نبیؐ تے جا کے آکھنا سلام میرا

دست بستہ خدمت وچہ عرض گذارناں　　کملی والے ماہی مینوں دلوں ناں وسارناں
قدماں دے وچہ آخر ہووے انجام میرا　　روضے نبی تے جا کے آکھناں سلام میرا
جان والے حاجی اک لے جا پیغام میرا

عرض کرنا آقا اک تساندا غلام ایں　　ہجر تساڈے وچہ روندا صبح شام ایں
آپؐ دی محبّت کہندا دین تے اسلام میرا　　جان والے حاجی اک لے جاتیں پیغام میرا
روضے نبیؐ تے جا کے آکھیں توں سلام میرا

دل نوں سکون ملجائے دور ہون دوریاں　　دل دیاں آساں مولا کر دیویں پوریاں
سوہنے دے غلاماں وچہ لکھیا جاوے نام میرا　　جان والے حاجی اک لے جانا پیغام میرا
روضے نبیؐ تے جا کے آکھیں توں سلام میرا

عرض کریو سوہنے اگے کرم کماوناں　　قدماں دے وچہ چھیتی عاصی نوں بلاوناں
لٹیا ہجر تیرے چین تے آرام میرا　　جان والے حاجی اک لے جانا پیغام میرا
روضے نبیؐ تے جا کے آکھیں توں سلام میرا
جان والے حاجی اک لے جانا پیغام میرا

نعت شریف

رابا جان کدھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جابین دے
اس کملی والے دلبر دے قدماں وچہ سیس جھکا لین دے

نہ ایہہ حسرت دل وچہ رہن دیویں — مینوں دید روضے دی لین دیویں
موہنوں کلمہ محمدؐ کہن دیویں — مینوں رسیا یار منا لین دیویں
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دیویں

ہو جائے اثر میری ایہہ کلاماں وچہ — میرا نام نہ رہے بدناماں وچہ
اس سوہنے دے در دے غلاماں وچہ — مینوں اپنا نام لکھا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دیویں

خالی پلڑا نہ کوئی دام پلے — اگے پینڈے نے خرچوں با ہجہ کھلے
اس سوہنے دے دربار ولے — مینوں جا کے اکھ جگا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دیویں

مل جائے جے خیر حضور ولوں — ہو واں لاپرواہ میں قصور ولوں
ڈراں مول نہ پینڈے دور ولوں — مینوں رستے دا خرچ بنا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دے

ایہہ نہ ہووے کہ ایتھے ہی جھور مراں — سوہنے دیاں نظراں توں دور مراں
ہو کے نظراں وچہ منظور مراں — مینوں مقصد دل دا پا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دے

ہوئی مدت اے آساں تکیاں نوں — دل وچہ امیداں رکھیاں نوں
میری ترسدیاں اہنا اکھیاں نوں — دیدار سوہنے دا پا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ توں میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دے

ربا لے چل مدینے عاصی نوں — کر دے دل دی دور اداسی نوں
پھڑ کے لوڑ لویں نہ پیاسی نوں — مینوں جام لباں تے لا لین دے
ربا جان کڈھیں نہ تول میری اجے مینوں شہر مدینے جالین دے
اس کملی والے دلبر دے قدماں وچہ سیس جھکا لین دے

نعت شریف

ایہہ دل کہندا چل کے میں دربار ویکھاں
مدینے دی گلیاں تے بازار ویکھاں

جاواں بھل حسیناں تے شمس وقمر نوں   محمد دا مکھڑا جے اک وار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

اے دل کہندا چل کے میں دربار ویکھاں   مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

نہر کوثر جس نوں جے سیراب کر دی   لگی سجن دی میں گلزار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

خدا گر دکھا دے روضہ محمدؐ   کدے بھی نہ رجاں بھاویں بار بار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

غلاماں دی وی ملجاوے جے غلامی   میں طالب ہو بنکے طلب گار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

جو فرقت وچہ ہر دم تپدا اے رہندا   سینے لا کے جالی میں دل ٹھار ویکھاں
مدینے دیاں گلیاں تے بازار ویکھاں

ہوون دور دکھ مولا عاصی دے سارے   جے اکواری تیرا میں دلدار ویکھاں
اے دل کہندا چل کے میں دربار ویکھاں
مدینے دی گلیاں تے بازار ویکھاں

☆

نعت شریف

بیڑے ڈبدے مدینے والے تارے سوہنے ہاشمی رسُول ہمارے
بی بی آمنہ دے راج دلارے جھدا پتھر بھی کلمہ پکارے

ہردم جسدے در اُتے فیض دے گنج لٹائی دے
بادشاہ بھی سائل بنکے بھردے نے دم گدائی دے
جھک دے ملک بھی آ دربار ے سوہنے ہاشمی رسُول ہمارے
بیڑے ڈبدے مدینے والے تارے
بی بی آمنہ دے راج دلارے جھدا پتھر بھی کلمہ پکارے

پاک نورانی زلفاں دی اللہ پاک قسم کھاوے
والضحٰی مکھڑے تیرے نوں چن بھی ویکھ کے شرماوے
سوہنے نور بھرے رخسارے سوہنے ہاشمی رسُول ہمارے
بیڑے ڈبدے مدینے ولے تارے

کر کے رحم رحمت والے بگڑی میری نوں بنا دینا
درتے کھڑے اس سائل نوں خیر دیدار دا پا دینا
عاصی در اُتے عرض گذارے سوہنے ہاشمی رسُول ہمارے
بیڑے ڈبدے مدینے ولے تارے
سوہنے ہاشمی رسُول ہمارے
بی بی آمنہ دے راج دلارے
جھدا پتھر بھی کلمہ پکارے

ژ

نعت شریف

کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
لگیاں نے جتھے سوہنے نبی دیاں تلیاں

جنہاں گلیاں دا جبریل دربان جے
صفت جنہاں دی خود کردا رحمان جے
جتھے نے توحید دیاں مہکدیاں کلیاں
کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
رہندے جنہاں گلیاں وچہ سوہنے اصحاب سی
ابوبکرؓ عثمانؓ علیؓ عمرؓ خطاب سی
پائی اے ولایت جا کے جتھوں سب ولیاں
کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
رحمت خدا دی جتھے کر دی اے بارشاں
ہون گنہگاراں دیاں جنہاں چہ سفارشاں
کرن تعظیماں جتھے حوراں رنت کھلیاں
کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
جنہاں وچوں جاری ہویا فیض مصطفائی اے
ترسدی ویکھن بدلے جنہانوں خدائی اے
نور دیاں لاٹاں جنہاں گلیاں وچہ بلیاں
کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
عاصی اوہناں گلیاں دی دساں کی میں شان نوں
بھیجیا خدا نے جتھے عربی سلطان نوں
جنت دیاں لوں جھیڑیاں لگدیاں بھلیاں
کعبے دیاں کعبہ نے مدینے دیاں گلیاں
لگیاں نے جتھے سوہنے نبی دیاں تلیاں

پڑھ لئو نبی دیو عاشقو صلے علے محمدؐ
رنج والم سب دور ہو صلے علے محمدؐ
مولا دا جو حبیب ہے
سب مریضوں کا طبیب ہے
جسنے لگائی توحید کی لو صلے علے محمدؐ
پڑھ لیئو نبی دیو عاشقو صلے علے محمدؐ
جس کی رسائی ہو گئی
اس کی رہائی ہو گئی

نقش قدم پر ہی چلو صلّے علےٰ محمّدٍ
پڑھ لئو نبیؐ دیو عاشقو صلّے علےٰ محمّدٍ

دم نہ خودی کا کبھی بھرنا　　راضی ہے اگر خدا کرنا
خادم محمد کے در کے بنو صلّے علےٰ محمّدٍ
پڑھ لئو نبیؐ دیو عاشقو صلّے علےٰ محمّدٍ

مٹ جائیں سارے غم و الم　　عاصیؔ کہے مولا مرتے دم
ذکر یہی لبوں پہ ہو صلّے علےٰ محمّدٍ
پڑھ لئو نبیؐ دیو عاشقو صلّے علےٰ محمّدٍ
رنج و الم سب دور ہو صلّے علےٰ محمّدٍ

معجزہ

اک روز سی آن کے کافراں نے سوہنے نبی دے اگے سوال کیتا
گل اک تساں کولوں پچھنے دا وعدہ اساں نے دوستاں نال کیتا
سوہنے آکھیا پچھو کی پچھنا ایں شیریں بول کے سخن گذاریا سی
اگے ہو سردار سی کافراندے اچی بول کے موہنوں پکاریا سی
جے توں ہیگا ایں رب دا نبی سچا دسیں رکھ نوں کول بلا کے تے
اسیں من جائیے سچا دین تیرا جیکر دیوے گواہی رکھ آکے تے
سوہنے مکھ وچوں سوہنا ہسکے تے شیریں سخن ایہہ بول سنا دندا سی
نال حکم خدا دے رکھ تائیں سوہنا مار آواز بلا وندا سی!
اکھڑ آیا سی رکھ زمین وچوں آکے نبیؐ نوں سیس نوا وندا سی
اللہ پاک دا خاص محبوب ہیں توں رکھ بول کے ایہہ فرما وندا سی

تد مانو چہ سی ٹہنیاں جھک گیاں نیوں نیوں نبیؐ نوں رکھ سلام کردا
دس سوہنیاں حکم تعمیل ہووے نال ادب درخت کلام کردا
سوہنے پاک محمدؐ دے گرد آ کے لیندا رکھ سی شوق دے نال پھیرے
کافر ویکھ ہو گئے قربان سارے دن جنہاں دے رب کمال پھیرے
اوسے دم ڈگ قدمیں رون لگ پئے سوہنے پھڑ سینے نال لائے جے
عاصیؔ تابع نبی دی جنہاں کیتی اوہناں در تے رب توں پائے جے

عقلمندی دا نتیجہ

اک مراثی پنڈ کسے وچہ بڑا غریب وچارا
ویکھ غریبی عورت اسدی بہت بڑا گھبراندی
عملی جیہا میراثی کدھرے منگن پنن جاوے
کہے میراثی لوکاں کولوں میں نہیں قرضہ لینا
توں تاں مینوں ٹکن نہ دیویں حیف جیونا میرا
عورت آکھے کھان پین لئی دیہ لیا کے مینوں
گھر بھیں نکل میراثی ٹریا عورت جدوں اکایا
جنگل بر بر دے وچہ دادا اڑ سکے ٹریا جاوے
راشک لگ پے چھالاں مارن بندہ نظری آیا
ٹہنیاں سبز درختاں لیکے پگڑے وچہ پھسایاں
تھم کھلوتے راشک اوتھے ویکھن اوہدے تائیں
کہے مراثی جے میں ایتھوں پیر پچھاں کھسکاواں
حکمت عملی کر کے ایتھوں اپنی جان بچائیے
راشک آکھن ایہ کوئی ظالم دسے آفت بھاری

ایتھوں سنو نتیجہ اسدی عقلمندی دا سارا
مالک نوں اوہ ٹکن نہ دیوے جنگی طرح دباندی
عورت اوہدی وڈھن پے جاندے جے گھر راتیں آوے
کراں سوال کدھروں مینوں آٹا چٹکی پیناں
چھڈ کے پنڈ کتے ٹر جانا اکیا ہویا تیرا
نہیں تاں میرے قبضے وچوں کون چھڈاوے تینوں
منہ جنگل ول کر کے دادے کاہلی قدم اٹھایا
اگے راشک کھلے لیٹڑے دادے نوں دسیاوے
دادے ہوراں ٹریاں جاندیاں ہور پکھنڈ بنایا
راشکاں وی بھجکے اوہنے دو تن چھالاں لایاں
آکھن لگے ایہ کوئی بندہ ساہڈھ ستا ناہیں
جیوندیاں ایہ نہ چھڈن مینوں میں کیوں جان گواواں
موتوں کسے بچا نہیں لینا سدھے سیس نوائیے
ٹھہر کھلوتے راشک اوتھے خوف پیا یکباری

اونے چرنوں چھالیں لونداکول میراثی آیا
اوہناں آکھ سنایا اگوں ایس جنگل دے راشک
لٹاں ماراں کردیاں ہُن تک گدیاں سال چھماہیں
خبردار ہن اجنوں پچھے دیر ذرا نہ لاوئنی!
میرا حصہ جلد نکالو ہن میں لے کے جاواں
جلد پپل دے ہیٹھوں راشک زیور پٹ لیائے
دومن پکی پنڈ میراثی زیور دی بنوائی
وچہ آبادی پہنچ میراثی آکھے راشک تائیں
راشک گیا میراثی پچھوں پنڈ سر تیتے چاوے
ویہڑے وچہ میراثن اُہدی بیٹھی جھنڈ کھلاری
کھولی پنڈ میراسن جس دم لگی کہن اٹھائیں
اُٹھ توہس اکٹھے کرکے کل وچہ اُہنے پلتے
گوڈیاں تیکر اوہنے پایاں آن پازیباں کڑیاں
اوس میراثی دا نزدیکی اک جلاہ ہمسایہ
کہے جولاہیا میرے اُتے اک احسان کماویں
لگا کہن میراثی آپاں کل سویرے جائیے
نال میراثی لے کے ٹریا اپنا یار جولاہیا
اوس پپل دے ہیٹھوں آپاں چٹکے مال لے جانا
کی ویکھن اک پاسیوں راشک کیتی آن چڑھائی
پپل اُتے چڑھ کے بیٹھے دونویں یار پیارے
ڈر دے نال جولاہیا کمبے آکھے شامت آئی
کئی ہزاراں راشک آکے اوتھے کٹھے ہوون
کون کوئی جے ایتھے پھر دے جذبے نال بلایا
کہے میراثی راشکاں اتے میں وڈا ابھریا شک
مینوں اجتک چندہ ٹیکس تساں پوچھایا ناہیں
ہر مہینے دی پہلی دوجی تساں اطلاع پوچانی
جیکوئی کرو خیانت وچوں پیش تساڈے آواں
آن میراثی اگے اوہناں ڈھیر جو فیرے لائے
اِک راشک دے سر دے اتے اوسے وقت چکائی
سٹدے پنڈ شتابی کرکے دوڑ پچھاں نوں جائیں
ہولی ہولی نال خوشیدے دادا گھر نوں جاوے
زیور والی پنڈ میراثی پھاہ کر دی جا ماری
اینال زیور ایس زمانے بادشاہاں کول ناہیں
ارکاں تیکر جوڑا پاکے ہار سنگار لگائے
دو تن نتھاں نکوچہ پا کے گز گز لالیاں چڑھیاں
پچھن لگا کیہڑی تھاؤں ایڈ خزانہ پایا
جے توں مڑ کے جانا ہووے مینوں لے لیجاویں
پپل ہیٹھوں پٹ خزانہ پنڈاں بنھ لیایئے
راشکاں والا پپل اوہنے دوروں آن وکھایا
پہنچے ہیٹھ پپل دے جاکے ویکھو ربدا بھانا
کہے میراثی پپل اُتے چھیتی چڑھ آ بھائی
اونے چرنوں ہیٹھ پپل دے آ گئے راشک سارے
مینوں ایس میراثی کنجر ماریا موت انائی
کئی وچالے چلھے کڈھن کئی پٹے دیگاں ڈھوون

کئی قسم دے کھٹے مٹھے اہناں چول پکائے — وڈے راشک دا بھرا دتھے منجا چک لیائے
وڈا سارا ٹل انہاں نے گل اوہدے وچہ پایا — ہیٹھ پپل دے آن شتابی اس دا منجا ڈاہیا
اک چولاندا برتن بھر کے رکھن اوہدے اگے — راشک سارے حاضر ہو کے عرض سناون لگے
پرسوں اک بھڑ باشک آ کے سانوں بڑا دبایا — منتاں ترلے کر کے استوں اپنا آپ چھڈایا
زیور دیکے اوہدے کولوں اپنی جان بچائی — استوں رب بچاوے سانوں ایہ نیاز پکائی
وڈے راشک آکھیا میرے دل وچہ بہت حیرانی — کیڈا اکو سی اوہ بھڑ باشک کیہو جہی نشانی
چھوٹا قد چالاکی بہتی چھالیں لاؤندا آدے — کیوں نہیں میرا ٹیکس بھریا سانوں آن دباوے
ایس پپل دیاں ٹہنیاں وانگوں سر تے شاخاں سائی — سارے راشک ویکھن لگ پئے پپل وٹے بھائی
نکلیا موت جولاہ دا وچے جدوں دھیان اٹھایا — اوہ بیٹھے جے پپل اتے ساریاں آکھ سنایا
کنب جولاہیا ڈگ پیا تھلے پل کھڑ کھڑاوے — ٹل والے نوں لیناں ایں جاندیاں ایہ ناں سکا جاوے
سارے راشک آپو اپنی جان بچا کے بھجے — ٹل والے دے سر وچہ آ کے بھاہ جولاہیا وجے
جدوں میراثی رولا پایا کسے نہ سرت سمہالی — دیگاں پکیاں رہ گیاں اوتھے جا کے کر گئے خالی
ٹل والا بھی رڑھدا کھڑدا اگر انہاں دے ڈھایا — اوڑنے چیر نوں اٹھ کھلوتا سرت سمہال جولاہیا
پپل اتوں لہہ میراثی پٹے مال خزانہ — کہے جولاہیا ایں تاں بھائیا چاول چک لیجانا

پٹ میراثی سونا چاندی بنھ سر تے چایا
میراں بخش جولاہیا اوتھوں چاول چک لیایا

بابا ماہی

اک لطیفہ ہور عجیبہ یاد قدرتی آیا — بھولے لوک زمانہ چنگا پہلوں لدھ دھایا
اوس زمانے دلو چہ ہیسی اک جولاہیا ماہی — اوہدی گل زمانے اتے ہن تک کرے لوکائی
لڑکے بالے کھیڈن کولے آپ انے پیایا تائی — اکدن جو کجھ واقعہ گذرے میتھوں سنو کہانی

جد اوہ گل سناوے کوئی لوک مناون ہاسا
پانی دے وچہ ڈگ پتاسہ اوسے ویلے کھُریا
ہائے پتاسہ کر کے لڑکا رو رو رولا پاوے
مٹی لیا پتاسہ میتھوں لڑکا رو کے آہندا
مٹی دے وچہ ڈھیں لگا جا کے بابا ماہی
اپنا نقشہ پانی وچوں اوہنوں نظری آوے
مٹی دے وچہ بہہ کے کنجر اکیوں پیا بال ڈراویں
بکّی اِٹ چلا کے ماری مٹی پھڑ کے بھنی
اِکدن بارش ہوگئی ڈاڈھی قدرت ویکھ ربّانی
شام ہوئی تے بارش ہٹ رات نکل پئے تارے
کھڈی وچہ کھلوتا پانی دسے چن آسمانوں
میری کھڈی دے وچہ لہکے چن آسمانوں آیا
لوکی آکھن ویکھو چل کے چن کھڈی وچہ لہتا
پانی جھٹ کھنگالیا اوہناں پھیر نہ نظری آیا
لڑکا اوہدا اصلوں بدھو ادت گیا اندا آوا
گڑ چوہ لاندیاں پنیاں اوہنے بھاجی ایہہ بنوائی
سوہر یانڈے گھر لاگی کیں کوئی نہ نال لیجائیں
ترڑ کے اُٹھ روانہ ہویا سر تے پنیاں چا کے
دن دیگر تے چن کھلوتا رات سویرا ترڑ کا
پیو نے آکھیا سی کوئی لاگی نہ توں نال لیجائیں
دو پنیاں پر چھاویں اُتے کڈھ شتاب ٹکاوے
اکثر جاوے نال بندیہے بندیدا پر چھانواں

بال ایاناں مٹی دے وچہ بیٹھا ڈیگ پتاشہ
روندا روندا بال ایانا بیو ول آدے ٹڑیا
کرے اشارہ مٹی ولے روڑے تے کرلاوے
بابا ماہی کھڈی وچوں اٹھ بچے نال جاندا
دھولی داہڑی اپنی اوہنوں وچوں نظری آئی
بابا ماہی نال غصے دے ایہہ گل آکھ سناوے
شرم نہ آوی بالاں کولوں کھوہ پتاسے کھاویں
میرا نقشہ مینوں دسے ایہ گل ادس نہ منی
اہدی کھڈی وچہ کھلو گیا گوڈے گوڈے پانی
بابا ماہی وقت عشا دے نظر کھڈی ول مارے
بابے ماہی رولا پایا ویکھو ملک جہانوں
آہنڈ گواہنڈی اُٹھ کھلوتے جاں اس رولا پایا
اوسے ویلے بھجا آیا کالو، منگو، نتھا
بابے ماہی کھڈی وچوں مر کے چن کڈھایا
بابے ماہی دا اوہ لڑکا لین گیا مکلاوہ
ٹردیاں ہویاں بابے ماہی اپنی گل سنائی
کل سویرے ٹر لیکے واپس گھر نوں آئیں
ماری نظر چوفیرے اس نے پنڈوں باہر جا کے
دیکھے جاں پر چھاواں اپنا دلوچہ سوچے لڑکا
مڑ جا بھائیاں میں کوئی تینوں نال لیجانا نائیں
لے دو پنیاں مڑ جا بھائی لڑکا آکھ سناوے
لڑکا آکھے میں بن حکموں کیکوں نال لیجاواں

دو پنیاں لے ہور بھرا وا چھڈ دیہ کھہڑا میرا
آداں جے مکلاوہ لیکے لاگ دیاں گا تیرا

منتاں ترلے کر کے لڑکا ٹھوڑی دور سدھایا
آکھن لگا ایہ نہیں مڑدا گھر نوں واپس آیا

گھر نوں مڑ کے واپس آوے ماہنے دا پت ولی
نال میرے اوہ لاگی بابا جاندا اے مَلّو مَلّی

منجی دتے پے گیا لماں کھس گیا پرچھانواں
پیو نے پچھیا کتھے لاگی آکھے چل وکھاواں

ولی نے پرچھاواں اپنا پیو نوں آن وکھایا
ایہہ نہیں مڑدا میرے نالوں مینوں بڑا کھپایا

پیو نے آکھیا ایہ تاں بیٹا ہے تیرا پرچھانواں
ہتاں نال برابر جاتا اہنوں کی سمجھانواں

حکایت عجیبہ

اک کہانی بہت عجیبہ مینوں کسے سنائی
اوس کہیا اک دولہ کھتری ساتھے رہندا سائی

اہدی ہٹی دلو چہ آکے دِہر کھلوتی چوہی
اوہ نہ استوں پکڑی جاوے کھتری درہیا ڈھوئی

پشم پرانڈے نالے اوہنے ٹک گوائے سارے
کھتری آکھے ایہ نہیں مردی ہیں کر بیٹھا چارے

کاناں پھڑکے دِنے دتے تاں کھتری پھرے بھجائی
رات پوے تے آکھے چوہی ہن نہیں خطرہ کائی

مونگ پھلی دیاں گریاں چوہی کتر کتر کے کھاندی
کھتری کرے بہتیرا چارہ پر کوئی پیش نہ جاندی

چوہی پھرے ہر دلیاں دیندی ٹانگر بسکٹ کھاوے
کھتری روز لیاوے پنجرا اوہ نہ قابو آوے

چوہی نکل دوپہراں ویلے اندروں باہر آئی
کھتری نے پنسیری پھڑکے اہدے وَل چلائی

دہندیاں نال شتابی چوہی پھیر پچھاں نوں بھجی
دولے دی پنسیری جاکے چاٹی اُتے وَجی

چوہی گئی ٹکانے اندرے پھیر نہ باہر آئی
اک پھنائی چاٹی اُسدی نالے دال ڈہلائی

بندے جڑے تے دولہ کھتری ایہ گل آکھ سناوے
پنج روپئے دیناں جیہڑا چوہی مار مکاوے

اک بندے نے سودا سوتر سارا باہر کڈھایا
پانی دا اک گھڑا لیاکے کھڈ دے اندر پایا

چوہی نکلی اوندیاں اوہنے نال چھتر دے ماری
دولت رام ہوراں دے سر توں لتھی گردش ساری

اک جنے تے کھتر باندا واقعہ ہور سنایا
رام لال نے پچھلے پوہ وچہ سانوں بڑا ہسایا

کھتری سوں گیا ہٹی دلو چہ نیندر اوہنوں آئی
بلی لڑ گئی اندر استوں اوہنوں خبر نہ کائی

جاگو بیٹی ہویا کھتری اوہنوں سفنہ آیا
نال تروہ دے رام لال دی جاگ اُگھڑدی جاوے
رام لال نے دل دے اندر پک یقین جمایا
اونے چیرلوں مرتبان چا ڈیگیا بلّی اُتے
جاں چوراندے ڈہبکے دینال رام لعل برکایا
چار چوفیرے آن ہٹی دا آدم مل کھلویا
لیف نہ مُنہ توں لاہوے کھتری اُنج پیا برکاوے
چڑھیا بیٹھا چیر میر تیتے آن شتابی لاہو
لوکی کہن رام لعل دی سنگھی چوراں گھٹی
چا ئن کرکے ویکھن لگے ہٹی دیو چہ وڑ کے
مرتبان اک ڈگا ہویا رام لعل دے اُتے
چھینے دا کی دھکڑ ٹکے جس دا مڈھ پرالی
منڈیاں دینال منڈا کھیڈن کھتریاندا آئے
اوہ کھتری دا لڑکا آکھے گل سناواں تینوں

چوراں آن دوکان میری دا جبڑا بوہا لاہیا
ہولی ہولی بلّی اودھر بلنے پئی کھڑکادے
لُٹی چور لیجاندے ہٹی اوہنوں نظری آیا
رام لعل نے ماریاں چیکاں اوسیطرح ہی سُتے
اوسے ویلے آسے پاسیوں آدم نکل آیا!
نہ سُنھ پاڑ کتے کوئی دسے کنڈا او جیا ہویا
سنگھی جویں کسے نے گھُٹی اک آوازہ آوے
میری جان نکلدی جاندی چھیتی آن چھڑاؤ
لنگھن نوں کوئی راہ نہ لبھے آخر چوچھتی پُٹی!
ہٹی وچوں نکلی ڈاکو بلی چوہا پھڑکے
ایس چور دے بدلے کنجر الوک جگاۓ سُتے
کھتریاں کی ڈاکو پھڑنے جاکے ہتھوں خالی
جٹ دا منڈا کول کھلو کے اوہنوں پیا دسائے
توں میرے تیتے رعب جماویں ماڑا سمجھیں مینوں

دھوتی مار کروں لک دوہرا جیکوئی زور دکھاویں
چنج والی اک ٹھیکری ماراں جیتوں اودھر آویں

لالچ بُری بلاء اے

اک دن سارے اکٹھے رلکے لگے کرن صلاحیں
اک کہے جے جیوندا جیوندا حلوہ رجکے کھاواں
دوجا آکھے حلوہ کھادیاں موت جنہاں نوں آوے

حلوے دینال اجتک سانوں کسے رجایا ناہیں
کھاندا کھاندا اوتھے مرجاں لگ ٹکانے جاواں
اوتھے بیٹھا ساری عمراں حلوہ کھادی جاوے

تیجا روکے آکھن لگا ہائے او میرے یار ربا
دل پیا کردا حلوے اُتے جیکر حلوہ ہووے
شادی ویاہ کسے دے اتے جیکر تقدیروں جاں
تھالاں دیناں کجھ نہیں بند اتھل پر اتاں پادن
چوتھا آکے جی پیا کردا ہائے حلوہ ہائے حلوہ
حلوہ ملے تے کھا کھا اوتھے لائیے اپنے چارے
منہ پیا ہوندا پانیوں پانی ناں حلوے دا لیتے
دھریا ہووے حلوہ اگے پھر میں لگھاں کڈھاں
پنجویں آکھیا کی کھادا جے اک پرات مکائیے
اک پرات بھر پچی ہووے ہتھگی چوتی لانویں
اک پرات ہوندی کجھ نہیں جے میں ہوواں بھکھا
چھیویں آکھیا حلوہ ہووے کھا کے پھیر وکھاواں
ڈھڈ دے وچہ گھڑپ گلیلہ پیا ٹیسے تھلے
ہل چلا کے پھیر ذرا کو ڈھڈ کراں چا اوناں
ستویں آکھیا میرے کولوں نہ رب جھوٹھ بلاوے
اک بندے نے دعوت کیتی مینوں سد لیجاوے
پچھوں دوڑی ہوگئی دہلی پھیر انہاں نے کہیا
قسم خدا دی دل پیا کردا جے حلوے تے ہوواں
اٹھویں آکھیا اٹھ سیر حلوہ کھا کے پانی پیواں
اٹھ سیر پکا میں کھا جاواں اتنا دائیا میرا
اک محلے دیوچہ ہیسی سانجھ تھوڑی جہی میری
کل ضروری ساڈے ولوں آکے روٹی کھائیں

پنج مہینے ہوگئے پورے کتوں کڑاہ نہ لبھا
ڈھڈ پاٹے یا حلوہ تکے ایویں کون کھلاوے
سال پچھوں تاں حلوے دیناں میں اکواری جاں
ایڈا ڈھڈ بھریجا ہووے پیر نظر نہ آدن
نیڑے نیڑے لبھدا ہووے مار لواں پھر حلوہ
رجکے کھادیاں ڈھڈ میرے دا وٹ نکل جان سارے
سچی مچی بل جائے حلوہ ہلکیاں وانگوں پیتے
بھری پراتوں قسم خدا دی برکی اک نہ چھڈاں
ایہ کوئی بھریا یا چھتنا بیندا اے اصلوں گل گوائی
پنج منٹ وچہ دہلی کر دیاں میرے ہتھ پھڑاواں
برکی اک نہ روٹی ٹھناں حلوہ کھا جاں رکھا
پایا پادے میں وٹ گلیلے منہ وچہ سٹی جاواں
تھلیوں لیکے گل توں آوے پھیر ذرا کو ہلے
الیس نہر دے نال بھراوا حلوہ کھا جاں دوناں
حلوہ ہووے کھا کھا بندہ رجن وچہ نہ آوے
تن پراتاں مٹھے چاول مینوں اوس کھولائے
روٹی ٹھرڈو گوا ہنڈیاں ولوں حافظ بھکھا رہیا
مردا مر جاں اوسے تھاں تے کھانوں نہ کھلوواں
دو تن ڈھڈ وچہ مار دھکے پھیر کراں چا انواں
بہت کراں تے اسد بنالوں کھالاں سیر دو دھیرا
اہنے آکھیا ساڈے ولے ہے اج روٹی تیری
رات نہ روٹی تے جی کیتا رج گیا میں جائیں

ہیں دوجے دن اُٹھ سویرے دوست دے گھر آیا
ایتھوں پایا کھادی جائیں تھالی اوس بھڑائی
دو تن تھالیاں مٹھاں بھر بھر ڈھڈ دلوچہ وگاواں
ایویں کر دیاں گھنٹہ گذریا چول نہ رہ گئے ادھے
اونے چر نوں دوست میرا ابندے سد لیایا
اوہ بیا آکھے چول چوی سیر سٹھ بندیاں دا کھانا
چاول دیکھ کے دوست میرا لگا کرن حیرانی
آخر میں نوں پچھن لگے چول نہ رہ گئے ادھے
جے تاں ہون چوی سیر چاول مٹھی دیگ پکائیے
توبہ توبہ کر کے اہناں ہتھ کناں نوں لایا
ناویں آکھیا ناں بھی بھائیا چاول لاندا کی کھانا
حلوے گوشت دی گل کریئے جیہڑے دین نظارے
حلوہ کھا کے پانی دی تھاں جیکر شورہ پیوو
سیر روے نوں اُٹھ چھٹاکاں گھیو حسابا لگے
حلوہ دست لگا کے پوری جے بنادین سائیں
جے حلوے توں دل اکتا وے شورے دا گھٹ بھریئے
مر جاواں تے وچہ کڑاہ دے دفن کرایا جاواں
دسویں آکھیا دسو بھائیا ایس طرح نہ کریئے
سارے اکٹھے لبوان وانگوں اُتے چھڈے جائیے
ہُن تک ساتوں دالاں کھاندیاں سال چھیایں لنگھے
تسیں ددھوپیا میں ددھ جاواں اہتاں جانے اللہ
اہتاں دس جنیاں نے جیہڑیاں گیتیاں بیٹھ صلاحیں

اہنے چاندیاں دوڑی اتے چاولاں کول بہایا
آپ گیا اوہ بندے سدن میری ڈیوٹی لائی
بُڑکی بھسے تے آسُو یلے پانی نال لنگھاواں
چولاں دے کول بہ کے ساڈے منہ نہ رہندے بدھے
نال خورشیدے بھیڑ پیرا تاں دوڑی وتّے آیا
ایہ نہ سمجھے ادھے وچوں کھا گیا حافظ ماناں
ایتھوں ہناں نہ ادھتے سی کوئی بندہ بشر زنانی
میں کیہیا توں ودھ جاواں بندے کاہنوں سدے
چارے حافظ دیگ شوتی سنے گھروڑی کھائیے
ماناں حافظ چاول بھکو میرا نام ٹکایا
جنگل خشک پیشاب زیادہ گھڑی مڑی پے جانا
چاول کھادیاں جے تیہہ پے جائے ہو دن نال اتارے
قسم خدا دی اوہ نہ بھلے جناں چر بھی جیوو
کھنڈ سوائی پانی پورا چارے سیر لگائیے
کھاندا کھاندا ایں نہیں ہٹدا روز قیامت تائیں
مر تاں جائیے بھانویں ایتھے موہنوں لس نہ کریئے
لوڑ کتے نہیں قبر کڈھن دی ایتھے وقت لنگھاواں
کھُرلی اک بنا کے پکی اوہ حلوے دی بھریئے
مُنہ دھسور کڑاہ وچہ سارا نال خورشیدے کھائیے
جے کوئی ٹنے وسیلہ ایسا دل پیا حلوہ منگے
ڈھڈ بنا کے بھرلاں ایتھوں جیوں توڑی داپلہ
بادشاہ رہیا سُندا گلاں خبر کسے نوں ناہیں

اوسیطرح دی جاندیاں شاہ نے کھرلی چاہنوائی
حلوہ بن کے کھرلی بھر گئی سد بلائے اُٹھے
کٹھے ہو کے آ گئے اُٹھے بیٹھے بن قطاراں
کھرلی اُتے کیتے اہناں پاہوں پھڑ پھڑ سارے
اوہ کرڑا ہ تے اوہا کھرلی اوہا آ گئے اُٹھے
دو تن مر گئے کھاندے کھاندے اوسے کھرلی اتے
شاہ نے آکھیا سہکدیاں نوں ہسپتال پوچاؤ
منجیاں اُتے پا کے اُٹھے نوکر چکی جاندے
اُٹھے آکھن مہنا دیندے لوکی بے بنیادہ
اوہناں تے کجھ کھادا حلوہ جیہڑے اوتھے مر گئے
آیا پھر کمپوڈر چھیتی گولیاں لے کے بھائی
وہلا ہوندا کوئی سنہہ ساڈا اک حافظ پیا کہندا
ڈھڈ وچہ گنجائش ہندی گولی کھاون دا ای
ایسطرح ہی ساریاں جنیاں بول جواب سنایا

حلوہ کر کے بھر دیہو کھرلی دیر نہ لگے کائی
آکھن لگے ساڈیاں عرضاں اج خدا پیا منے
حلوہ بھر گیا کھرلی دے وچہ وچے دن دے باراں
بہتا تھوڑ کھان والے دے لگے ہون نتارے
چاہیں جھیں کھان کرڑاہ نوں کیہڑا اٹیاں بنھے
کجھ پئے سہکن ملیں پیکے اوتھے ڈھڈ دُگتے
حکم دیہو چا ڈاکٹر انہوں سالٹ گھول پلاؤ
لوکیں آکھن اُٹھے پاگل تھوڑا حلوہ کھاندے
بول زباناں آکھن لگے اساں کرڑاہ کی کھادا
جیہڑے ایس کرڑاہ نوں کھا کے کوچ جہانوں کر گئے
اک اک گولی سارے کھالو، اس نے گل سنائی
کھرلی وچہ کرڑاہیا ساتھوں وادھو پیا نہ رہندا
ڈھکے دیکے کیوں نہ پوندے ہور کرڑاہ دی تھالی
ڈھڈ دیو چہ دوائی جوگا نہ کوئی تھاں بچایا

اوناں کھانا کھائیے بھائی بھس ڈکار نہ آوے
ہووے پھیر بیزار طبیعت جیکوئی وادھو کھاوے

بسم اللہ دی برکت

ملاں وچہ مسیتے بیٹھا اک دن وعظ سناوے
نال توکل پڑھ بسم اللہ لنگھ جاوے دریاؤں
لنگھیا جاندا اسی اک اسدے کولوں لکڑ ہارا

بسم اللہ دی ایڈی برکت خبر حدیثوں آوے
پانی ڈوب نہ سکے اسنوں ہرگز فضل الہٰوں
کن لگا کے اوس میئں توں سنیاں مسئلہ سارا

لکڑ ہارے مسئلہ سُن کے ڈاہڈا دل تے لایا
روز محصول بھراں دو پیسے بیڑی والے تائیں
اُٹھ سویرے لکڑ ہارا لکڑیاں نوں چاوے
بسم اللہ نوں پڑھدا پڑھدا لنگھ گیا دریاؤں
جنگل وچوں بالن چُن کے مڑ کے واپس آوے
ایس طرح ہی کردیاں اسنوں لنگھیاں سال چھمائیں
آکھن لگا واہ میاں جی مسئلہ حق سنایا
جسدن دا مسئلہ پھڑیا تیرا نیک اصولوں
بھانویں ہووے دور کنارا جس تھاؤں چاہوں
لکڑ ہارے توں گل سُن کے مَیں نیت دھاری
آیاں بھلکے اٹھ سویرے ہے دریا تے جاناں
جاں دن چڑھیا ملاں صاحب گل شاگرد بلائے
سنے شاگرداں ملاں صاحب پہنچے ندی کنارے
اوہ کہندا بسم اللہ پڑھ کے لنگھ دریاوں جانا
میں بھی ہے آزمائش کرنی بسم اللہ دی بھائی
پگاں گندھ گندھا کے میاں لمی رج بناوے
دوجے پاسیوں پگڑی مَیں لک دے نال بھائی
کرے تاکید شاگرداں تائیں ایتھے کھلے رہیا جے
پکی کر شاگرداں تائیں پیر ندی وچہ پایا
اکھڑے پیر میئیں دے تھلیوں غوطے آون لگے
کھچ کھچا میئیں تائیں اُہناں باہر لیاندا
مینوں تے بسم اللہ پھڑ کے ماردتا سی جانوں

نال خورشیدے آکھن لگا میئیں کم بنایا
پڑھ بسم اللہ وچدی لنگھاں پیسے بھرنے ناہیں
پہنچ کنارے نال توکل خوف ذرا نہ کھاوے
کمر کمر تک پانی آیا اسنوں حکم الٰہوں
پڑھدا پڑھدا پھر بسم اللہ لنگھ شتابی جاوے
اِک دن میاں متھے لگا لکڑ ہارے تائیں
بسم اللہ دریاؤں مینوں پار اورار لنگھایا
میں شکریہ کراں خدا دا بچیا روز محصولوں
بسم اللہ نوں پڑھدا پڑھدا لنگھ شتابی جاواں
جلدی نال شاگرد بلا کے گل سناوے ساری
بیٹھی نوں مڑ واپس آیئے سیر کرو من بھانا
سب دریا دی سیر کرن نوں ملاں نال سدھائے
ملاں آکھے گل سنائی مینوں لکڑ ہارے
امن سلامت پار لگاوے مینوں رب توانا
میں تے تیہہ سیپارے پڑھناں روز کلام الٰہی
ہتھ شاگرداں دے اک پاسہ کر مضبوط پھڑاوے
پانی دے وچ وڑیا میاں کر بسم اللہ بھائی
جے وچکارے ڈبن لگا مینوں کھچ لیا جے
بسم اللہ نوں پڑھدا پڑھدا جاں کجھ دور سدھایا
اوسے وقت شاگرد دوچارے پگ نوں کھچن لگے
بسم اللہ کی پار لگونا ایہہ گل میاں آہندا
میں دریاؤں نکلیا جے اج مر کے ملک جہانوں

پڑھیا علم تے عمل نہ کیتا قائم توکل ناہیں
جے تاں رب دا تقویٰ لئے ربدی ذمہ داری
جدوں توکل پورا کرے عاصی اوگنہارا

کیکوں پار لگاوے اسنوں اللہ خالق سائیں
فضلوں اسنوں پار لگاوے اللہ خالق باری
اسنوں پار لگاوے مولا دیکے آپ سہارا

گڈی دا واقعہ

گڈی دے وچہ گذریا ہویا واقعہ ہور سناواں
اِک زنانی دے سر برقعہ کچھڑ بال اَیّا ناں
بیٹھی اوہ مرداویں کمرے دھرنا مار زنانی
اک دیہاتی بندہ اس نے کینٹھا گل وچہ پایا
بھیڑ بھڑکا کمرے اندر ڈاہڈا اودل گھبراوے
اوہ لڑکا سستا گیا رونوں جد اس گودی چایا
جد لڑکے نوں پکڑے عورت بھیڑ بڑا اچھلاوے
جا کینٹھے دے لالچ لگے اوہ بے سمجھ ایاناں
نال زنانی جڑکے بیٹھا لڑکا اس دا چایا
پھیر زنانی لڑکے تائیں اپنی گودی چاوے
لڑکے دے گل کینٹھا پایا اوس لبشر نے لاہ کے
مٹھیاں مٹھیاں گلاں کرکے عورت پئی وساہوے
اگلے ٹیشن اُتے ہویا ایسا حکم الٰہی
ویکھ لیا جے دس منٹاں نوں ہور سیاپہ پینا
جسدم خیراں نال بھراؤ اگلا ٹیشن آیا
گل منڈے دیوں لاہ کے کینٹھا عورت گلوچہ پاوے

جیونکر لوکاں گل سنائی وچہ بیان لیاواں
ٹکٹ خریدی اوس لاہوروں لائلپور نوں جانا
لڑکا اوہدا رووے ڈاہڈا لوکی کرن حیرانی
اوہ بھی لیکے ٹکٹ شتابی اوسے کمرے آیا
روندے لڑکے نوں اوہ بندہ سیٹی مار بلاوے
اوس بے سمجھ ایانے لڑکے ہتھ کینٹھے نوں پایا
بندہ پھڑے تے اوسیو یلے اسنوں چپ کراوے
اک دو ٹیشن اگے پچھے ہیسی اہناں جاناں
بال ایانے اگے وانگوں ہتھ کینٹھے نوں پایا
اس بھائی دے کینٹھے والے لڑکا ہتھ لیجاوے
عورت ویکھو کینٹھا لیندی کیکوں شور مچا کے
دلو چہ آکھے ایہ نہ کینٹھا گل لڑکے دیوں لاہوے
ڈبہ خالی ہو گیا سارا نویں سواری آئی
کینٹھے والے بیلی جاکے اگلے ٹیشن لہناں
عورت پھڑکے منڈا اپنا برقعے وچہ لوکایا
کینٹھا بھیناں لاہ دے مینوں بندہ آکھ سناوے

گڈی کھلی تے بندہ آکھے لاہ دے کینٹھا میرا
بڈھی آکھے ہائے ہائے بھائی ئیں کی دینا تیرا
میرا لوکو ایہ دن دیہاڑے کینٹھا لاہون لگا
اچھل اچھل ایہ گل پیندا کنجر ڈھورو ڈھگا
اک بندے نے اُٹھ شتابی جوڑ گھسن لگایا
باری وچوں دھک دھکا کے لوکاں باہر دگایا
بڈھی آکھے کتھوں آیا ئس کے داؤں ڈاکو
ہائے ہائے مینوں دکھی دلوچہ مارن لگا چاقو
اوتے پھر لوں گڈی ٹرپئی جاں اوس رولا پایا
اوتے پھر لوں آن سپاہی اوہنوں خوب دبایا
رولا ہوندا رہ گیا بڈھو جس نوں گل سناوے
ہر کوئی آکھے ایہ گل ساڈے منن وچہ نہ آوے
جے کوئی آکھے بڈھی کتھوں آکھے پتہ نہ کوئی
بعضے آکھن ایویں چنگی جیہوں تیرے نال ہوئی
بعضے آکھن اپنے گل بھیں کیوں توں کینٹھا لایا
اوس بیگانی عورت دے گل کیوں توں لاہ کے پایا
مرد وچارا جھوٹھا بنیاں چاتر بنی زنانی
کینٹھا لے گئی بندے کولوں کر کے بے ایمانی
جیہڑا اس عورت دی کردا ٹھیک حمایت
سچے اُتے ہر کوئی بندہ کردا گلہ شکایت
کوئی پیا آکھے اس عورت نوں ہیں چھڈاواں جاکے
کینٹھے والا گیا وچارا ایتھوں دھکے کھاکے
سچے واقعہ ویکھ داناواں جیکوں چوناں چنیاں
اوہ نہ جھوٹھیاں ہون کدائیں بھاویں ٹلجاے دنیا
کہن سیانے مرد وچارا جے کر منگے آٹا
اوس غریب نمانے تائیں آٹے دا بھی گھاٹا
بڈھی منگے ادھی راتیں جے کر لڈو پیڑے
اوسے وقت لیا کے دیون اوہنوں لوک بتیرے
ایسی ایں مکاراں کولوں فضلوں رب بچائے
باہجہ فضل توں بچنا مشکل آکھ چراغ سنائے

نمازی جٹ

اک نمازی لڑکا ہیسی کسے زمانے بھائی
ایہہ حکایت اسدے بابت مینوں کسے سنائی
روزے اُتے نماز دا ہیسی پنج وقت دا عادی
گھر جاہلاں دے اس لڑکے دی ہوگئی یاروشادی
بیوی اسدی وڈی جاہل رب رسول نہ جانے
دین اسلام دی خبر نہ کوئی ایسے رہی ٹکانے
پہلے روز دیاہی جاں اوہ گھر خاوند دے آئی
ہو یا وقت نماز دا ملاں بانگ صلوٰۃ سنائی

سُنی اذان تے لوٹا پانی والے کے بہ جاوے
پانی لے کے بیٹھا جسدم ڈٹھا اوہدی زنانی
جاہل مینوں ملیا خاوند ایہہ گل معلم ہووے
تھوڑی دیر ہوئی اے کھا کے گیا اے روٹی
منہ ہتھ ارکاں دھو کے جسدم پیراں تائیں آیا
سوچ سوچ کے دل وچہ اس نے ایہ حساب لگایا
تتے تا اس پیر نے دھوتے عاقل معلم ہووے
کر کے وضو مصلّے اُتے نیت نماز کھلویا
کیوں ایہ کھڑا مصلّے اُتے چھاتی پیا دباوے
جسدم گیا رکوع دے اندر سوچاں کرے بیچاری
فارغ ہو رکوع توں جسدم وچہ قیام دے آیا
ہوئی عورت ٹکانے اس دی مینوں نظری آوے
ڈب ڈب جائے وچہ حیرانی دلدے اندر کہندی
پچویاں گھنٹیاں دیوچہ اس نے پنج نمازاں پڑھیاں
دن دوجے جاں ڈولی اسدی واپس میکے آوے
ماں کہے ہن چپ کر بیٹھی توں کیوں اتنا روویں
دھی کہے میں اندر بہ کے تینوں حال سناواں
نالے کچھ بیماری اسنوں نالے مرگی پیندی
مڑ مڑ اسنوں دورہ پیندا ایس کی دساں تینوں
اماں کہندی چپ کر بچہ کراں نصیحت تینوں
لین گیا مکلاوہ جسدم گھر جا قدم ٹکاوے
وہڑے دے وچہ ڈاہ کے منجی لیٹا جلد وچھاوے

وضو کرن نوں لوٹا پھڑ کے وہڑے دے وچہ بہ جاوے
جاہل عورت دے دل اندر لگی بہت حیرانی
لوہڑے ویلے وہڑے دیوچہ بہ کے منہ ہتھ دھووے
آن لگا ہن منہ ہتھ دھوون قسمت میری کھوٹی
عورت نے پھر دلدے اندر ایہ کیافہ لایا
پہلاں پینڈا کر کے تھکا ماندہ ہیسی آیا
ٹھنڈا ہو کے نال آرام دے ہن پیا منہ ہتھ دھووے
جاہل کہندی ہائے ہائے رہا ہن کی اہنوں ہویا
ہووے پیڑ کلیجے اسدے مینوں نظر آوے
خیر میرے مالک تائیں کھچدی پوے بیماری
جاہل نے پھر دل اپنے وچہ ایہہ حساب لگایا
اوسے ویلے خاوند اسدا سجدے اندر جاوے
کھچدی نالے پوے بیماری نالے مرگی پیندی
جاہل ہتھ متھے تے مارے کہے بہ اتاں سڑیاں
آن لگی گل ماں دے جاہل اُچی رونی جاوے
رو کے کہڑیاں چپ ہو جاواں توں کیوں چپ پئی ہوویں
مالک میرا ہائے میرے کوئی دن دلہے پروہناں
ساہ نہیں پٹن دیندی ہائے مڑ مڑ پیندی رہندی
اوسے نال ویاہ کے مینوں ڈوب دتا ای بینوں
لین آوے مکلاوہ جسدن پھیر دکھاویں بینوں
ادبوں اپنی سس دے تائیں لوں اسلام سناوے
آدر دے نال جوائی تائیں شربت شکر پلاوے

آپ گواہنڈیاں دے گھر بڈھڑی دانے پون چلی
وقت نماز ہویا تے لڑکا لوٹا بھرکے بہندا
دھندیاں سارا ہی لڑکی اسنوں بھجی گئی پچھاڑی
جدوں نمازوں فارغ ہویا بڈھڑی لاگے آئی
کتے چہرہ دی ایہہ بیماری لگی بچہ تینوں
لڑکے نے پھر مائی اگے ادبوں عرض گذاری
لڑکے آکھیا اماں مینوں ہے نہیں کوئی بیماری
جاہل بڈھی لڑکے تائیں اگوں بول سنا رے
کی تعریف خدا دی اماں دساں کر تہانوں
نام خدا دا سکے مائی دلوں قیاس دوڑا دے
اوسے تائیں جوائی میرا ہے خدا پیا کہندا
پنڈ انہاندے اندر ہیسی نمبردار نہ کوئی
ڈیرا ڈنڈا چک کے بچہ جے ایتھے آجاویں
ایتھے نہ کوئی ذات خدا دی تے نہ ہے خدائی

ایہہ کول منڈے دے اسدی لڑکی رہی اکلی
کرکے وضو وچھا کے بیڑا نیت نماز اوہ لیندا
آجا اماں ویکھے اکھیں پیندی کویں بیماری
کی بچہ تینوں بچہ پچھنا اس نے لائی
تیری حالت ویکھ کے پتر چین نہ آوے مینوں
سمجھ نہ لگی میرے تائیں کیہڑی کہن بیماری
میں تے پاک خدا اپنے دے کردا شکر گذاری
کیہڑا ہے خدا دے بچہ مینوں سمجھ نہ آوے
جیہڑا اپنی رحمت کرکے رزق پہنچاوے مینوں
پنڈ دا نمبردار اہنانوں خبرے رزق پہنچاوے
اہدی شکر گذاری اندر ایداں کردا رہندا
کہندی بچہ گل سن میری کرلے چارہ جوئی
اہناں وختاں ویدیاں کولوں توں بچہ بچ جاویں
جان سیاپا یا ندلوچہ بچہ توں کیوں اوتھے پائی

ایہو جیہے وی جاہل بندے دنیا دیوچہ کافی
برکت اتے نظام خدا توں ہر دم منگن معافی

چٹکلہ

اک عورت دے خاوند دا ناں رحمت اللہ جو ساہی
سس اہدی حج کرکے آئی پڑھے نماز ضروری
اس حاجن نے نونہہ اپنی نوں سب نماز پڑھائی

لڑکی دا ناں اختر دھریا قدرت نال الٰہی!
نونہہ نوں اوس نماز پڑھن دی آکیتی مجبوری
التحیات درودوں پیچھے ایہ گل دسی ساہی

نیت نماز لئی اس بی بی نیکوکار سیانی
اوس سلام پھیرنا ہیسی بعد رکعتوں جانی

السلام علیکم رحمت اللہ جاں اوہ آکھ سناوے
نام نہ اپنے مالک دا اوہ ہرگز لینا چاہوے

ٹھہر ٹھہر کے اوس اخیری ایہ طریقہ لبھا
کہن لگی اسلام وعلیکم اے اختر دے ابا

سس اوہدی کول پنج چھ بڈھیاں ملنے کان آیاں
ہس ہس اوہناں ساریاں بڈھیاں ڈھڈیں پیڑاں پایاں

چٹکلہ ابوجہل

ابوجہل نت یاراں تائیں کہے نبیؐ نوں مارو
اک سو اوٹھ انعام دیاں گا جے ایہ کم سوارو

اک دن اوہ مردود کمینہ گوشے مجلس لاوے
پاک نبی دے مارن خاطر ایہہ تجویز بتاوے

جیہڑی گلیوں لنگھن راتیں نبی رسول پیارے
کھوہ کڈھیا اس رستے اندر شاموں بعد نکارے

اُوپر اُسدے چادر تانی گھٹا دھوڑ بچھائی
راتو راتیں ایہہ کم کیتا خبر کسے نہ پائی

نیڑے کھوہ دے کوٹھیاں اُتے چار شریر بٹھائے
قائم کیتا حضرت کارن پتھر مارن والے

آکھن لگا جس دم کھوہ وچ جھڑے رسول ربانا
اتوں جلدی تساں چوفیروں پتھراں نال اڈاناں

حال پکار نہ سنّی کوئی جدتک نہ مر جاوے
مارن ولوں دیر نہ کرنی بڑی تاکید کراوے

پچھلی راتیں حضرت اٹھے جیونکر عادت آہی
بیت اللہ وچہ آون لگے سوہنے نبی الٰہی

کھوہ کڈھیا گیا رستے اندر خبر نبی نوں ناہیں
اکثر اپنے نبیاں دی خود کرے حفاظت سائیں

چلدے چلدے کھوہ دے نیڑے جس دم حضرت آئے
جبرائیل وحی نوں مولا فوراً حکم سنائے

جلدی پہنچ حبیب میرے نوں کھوہوں چک ٹپاویں
اک قدم وتھ رہگئی ساری بہتی دیر نہ لاویں

جبرائیل فرشتہ پلکیں آیا سی آسمانوں
حاضر ہو کے پاک نبیؐ تے کیتا سخن زبانوں

یا نبی اللہ پاسے ہونا کھوہ وچہ نہ جھڑ جانا
اس کارن میں عرشاں اُتوں آندا حکم ربانا

سچ کہن جو نال کسے دے کوئی فریب کماوے
برا نتیجہ اوہدے اگے رب کریم لیاوے

غیر ربدی ابوجہل نوں پچھلی رات جگایا
بور نشے دی مستی اندر اوسے رستے آیا

راتیں ایتھے کھوہ کڈھایا عقل وجوددوں ماری
اجّن چپیت ہویا سی کھڑکا جاں اوہ کھوہ وچہ چھڑیا
رو رو کرے پکاراں ظالم سُنّے نہ ہرگز کوئی
رو رو کرے پکار دہایاں میں سردار تہاڈا
جتنے پتھر حضرت کارن ظالم جمع کرائے
فجر ہوئی تے ڈٹھا آکے ساریاں دست یاراں
اوہ آکھے میں سوسو واری حال پکار سنائی
آکھے جلد نکالو مینوں دیر نہ لائی جاوے

گلٹے پرنے کھوہ وچہ ڈگا پئی مصیبت بھاری
سُن کے جاگے پتھر انوالے آکے شامت پھڑیا
رات جنہانوں مارن بدلے ڈاہڈی پکی ہوئی
جیوں جیوں چیکاں مارے اتوں پتھر پین زیادہ
پورا مال امانت وانگوں اوسے دے کم آئے
ہائے افسوس اندھیرے اندر ایہ کی ہویاں کاراں
تساں خیال نہ ہرگز کیتا سُن کے شور دہائی
جیسی کرے کوئی پھل پاوے حرف حدیثوں آوے

چٹکلہ کُتّا تے ککڑ

اک کُتّا تے ککڑ دونویں بیلی بن گئے بھائی
باہر جھل دے اندر دوہاں نے رہنا اک بنایا
کتے آکھیا لے بھئی ککڑ ایہن ہن پنڈ نوں جانواں
توں اس بیری اُتے چڑھ کے بہ رہو بے گمراہیا
جیکر بھیڑ لوے کوئی تینوں ہرگز نہ گھبراویں
آنا تُرپیا واہو داہی دیر نہ ذرا لاوے
بلکہ دھوکا کرے نہ کُتا اہتاں میں آزماواں
ککڑ چڑھ کے بیری اُتے جلدی بانگ سنائی
بانگ سنی جد کُتّے اوتھوں دوڑ شتابی آیا
ککڑ آکھے ہرگز مینوں خطرہ خوف نہ کائی
کُتّا پھیر پچھاں نوں مڑیا ویکھ ککڑ دے تائیں

دو جنیاں نے آپس اندر بڑی محبت پائی
آپس اندر دوہاں جنیاں نے سی ایہ متا پکایا
روٹی ٹکڑا کسے بہانے میں کجھ لیکے آواں
میں اس پنڈوں چکر لگاکے ویکھ شتابی آیا
آن ملاں گا جلدی تینوں اُچی بانگ سناویں
ککڑ چڑھ کے بیری اُتے ایہ دلیل دوڑاوے
کرلاں میں تسلی پوری مت میں چھلیا جاواں
پنڈ کول پہنچ گیا سی کُتا سن توں میرے بھائی
ککڑ تائیں اوندیاں اوہنے خطرہ خوف نہ پایا
صرف بھرادا ایں تاں اینویں کیتی ہے آزمائی
بانگ سنی تے گدڑ بھجکے آوے دوڑ اٹھائیں

گدڑ آکھے جھاڑے اندر ککڑ کیسکر آیا
ہووے نہ تے اہنوں کھا کے جاوے جھٹ لنگھایا

ککڑ بیٹھا بیری اُتے گدڑ جی للچاوے
کرے بہانہ بیری اتوں ککڑ تھلے آوے

سوچ سمجھ کے ککڑ تائیں گدڑ گل سناوے
دیکے بانگ تے بہ رہیوں اُتے تھلے آجا بھائی

آ نماز ادا لیئے رلکے وقت گذر دا جاوے
تھلے آ کیوں بہ رہیوں اُتے گدڑ آکھ سناوے

ککڑ آکھے ہاں میں بانگا بانگ سناون والا
میاں آن جماعت کرادے خُطبہ پڑھے نرالا

دوجی بانگ ککڑ نے مڑکے زوراں نال سنائی
کُتا سنکے بانگ شتابی اودھوں دوڑیا سائی

گدڑ آکھے دس بھئی ککڑ اہن کیوں بانگ سناویں
اوہ کہے بانگاں دو جمعے دیاں توں کی مغز کھپاویں

ککڑ آکھے میں تاں گدڑا دوجی بانگ سنائی
مئیں آکے خطبہ پڑھنا تینوں خبر نہ کائی

میاں ٹریا آوندا ہوسی توں نہ کاہلیں پاویں
باجماعت نماز ئیں ٹھہر ذرا کو جاویں

اونے چیرنوں وبرڑ دبرڑ دا واج گدڑ نوں آیا
ویکھ کتے نوں آوندیاں دوروں پیر چھپاں کھسکایا

ککڑ آکھے کھڑ جا گدڑا اکٹھے چلیائیں بھائی
میاں آیا خطبہ سنئے کدھر کیتی دھائی

ٹٹا وضو بھرا او میرا گدڑ آکھ سنایا
ککڑ آکھے کی پیا آکھیں میں کجھ پتہ نہ پایا

مگر امام نماز ادا کے پاویں اجر دو دھیرا
گدڑ آکھے پد نکل گیا وضو درست نہ میرا

خطبہ پڑھو میں ٹریا آوناں بہتی دیر نہ لاواں
وضو کراں تے اوسے ویلے جلدی ٹریا آواں

چھتّا مار گدڑ نے چھیتی اپنی جان بچائی
کُتّا آکے مگر گدڑ دے پینڈا کر کے دھائی

اگے گدڑ پچھے کُتّا تان لگاوے سارا
آخر کُتا مگر دوں ملیا بھجکے اوہنوں یارا

خوب درست ہاضمہ کیتا کُتّے مل کے بھائی
کُتّے آکے گدڑ والی چنگی رگ وگائی

چٹکلہ مئیں دی تاکید

اک میاں جی گھر اپنے وچہ ایہہ تاکید کراوے
شاماں تیک اڈیک جھاک کے آٹا پھیر گنھاوے

فجروں لیکے شاماں تیکر رکھے آس بیگانی
چالیہ ساتا گل وغیرہ یا کوئی ملے احسانی

اِکنے آکھیا ساڈے مئیں شام نماز نتانی
آن کھلی اک پاسے عورت مئیں صاحب تکایا
فاتحہ پچھوں چھوٹی صورت مئیں صاحب پڑھائی
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ مئیں آکھ سنایا
روٹی رکھی کھلا یوہارہ عورت توں جاندا
گھر جاوے تاں بیوی تائیں ایہہ تاکید کراوے
ایہہ نہ ہووے کتنے ضیافت پکی ہووے میری
اس کارن توں پچھ لیا کرگھل کے لڑکے تائیں
پچھ پچھا کے بیوی اہدی جان کجہ وقت لنگھایا
بیوی اہدی دلدے اندر بڑی حیرانی کھاوے
اودھر کسے پکایا ککڑ نالے کھیر بنائی
آکھن لگا مئیں تائیں مومن مرد سیانا
وقت ہویا تے مئیں صاحب بانگ صلوٰۃ سنائی
میاں دلوچہ خوشی مناوے گھبرتے گوشت کھایئے
عربی وچہ پنجابی پڑھکے لڑکے نوں سمجھایا
اس طرح دیاں گلاں کردے اَجکل دے ملوانے
اگے صاحب نے بھی کجہ حال سنایا
اوس کہیا جو مال حراموں ہک لقمہ کوئی کھاوے
اک بندے نوں ایہہ گل سنکے آیا خوف ربانا
عمل خراب اساڈے کیکوں بخشے رب اسانوں
کر افسوس وچارے ملاں اپنا حال سنایا
اکدن ڈاہڈی پھنڈ اندھیری سختی نازل ہوئی

اک زنانی روٹی لے کے وچہ مسیت دے آئی
عورت روٹی موڑ لیجاوے جے بہتا چر لایا
اوسے وقت رکوعے جاندا اسن تومیرے بھائی
یعنی روٹی رکھ حجرے وچہ عورت نوں سمجھایا
اللّٰہ اکبر اُچی کہہ کے بِتی نوں دبکاندا !
شاموں پچھے اپنے گھر وچہ آٹا گنہیا جاوے
توں بھی گھروں پکا دیں آیا عقلمندی کی تیری
بن پچھیاں نہ میرے کولوں روٹی گھروں پکاویں
اک دیہاڑے بیوی دے کول نہ کوئی لڑکا آیا
کسنوں بھیجاں مئیں کولوں جا کے خبر لیاوے
ختم دلواون مئیں تائیں سدن آگئے سائی
شام پڑھکے تساں میاں جی ساڈے گھرنوں جانا
نیت نماز کھلوتا میاں سن توں میرے بھائی
ادھر منڈا اچھن آیا روٹی کھیریں پکایئے
ککڑ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْ اخبثُ لاَ فرمایا !
سارے اکو جہے نہیں ہوندے بعضے مرد ربانے
اوہنے لکھیا ہے اک ملاں مسئلہ ایہہ فرمایا
برس دناندی زہد عبادت اسدی ضائع جاوے
بچن محال عدالت اندر کرے خیال نمانا
تساں حرام نہ کھاہدا ہوسی مسئلہ یادتوہانوں
مینوں بھی تقدیر ربانی اک حرام کھوایا
پھانڈے طبق زمیں دا چایا دے آواز نہ کوئی

پئی غباری بجلی چمکے گرڑا طوفان لیایا
مثل حرام جنہاں نوں گھر دا ٹکڑا ہووے بھائی
لس چراغ ملانیاں والی ختم کہانی ہوئی

دتی ہار نصیباں اُسدن آٹا گھر دل پکایا
اوہ کی حق سناون مسئلہ بھلی پھرے لوکائی
ہور سنا گل ہاسے والی دیر نہ لاویں کائی

مسلمان دے کارنامے

چند سو سال حکومت ہند وچہ مسلماناں نے بھائی
راجپوتاں مرہٹیاں دینال ہویاں بہت لڑائیاں
ہند ملک سی مسلماناں نوں ملیا کھارے بھائی
کتے شہاب الدین غوری نے چھکے آن چھڈائے
ہند تے ہوئے مسلماناں دے حملے ہین ہزاراں
ایپر مسلماناں دے ہتھوں رہے شکستاں کھاندے
آگرے دہلی بادشاہاں دے سان پیدائشاں پایاں
تاج محل دی زیبائیت ایسی میناکاری
عہد حکومت مسلماں دے ہندو اکثر آہے
ہندواں دے ہتھ راج حکومت سُن تالیوں آئی
اکبر ہندواں راجیاں تائیں دتیاں شان جاگیراں
مسلماناں نے راج حکومت ایسطرح نال کیتی
جاں برطانیے کولوں ہندواں راج حکومت پائی
ہندو سچے ہو نہیں سکدے ہرگز کسے قانونوں
دس دیہو بھائی مسلماناں نے تھوڑے صبر کمائے
مسلماناں دیاں لاشاں تائیں کُتیاں کانواں کھاہدا

خاندان مغلیہ ایتھے حکمران سی بھائی
ایپر فوجاں مسلماناں دیاں ہر تھاں غالب آیاں
جیہڑا اُٹھیا ایسے پاسے کر دا رہیا چڑھائی
کتے محمود غزنوی مڑکے سومنات تک چلئے
وار و وار لڑائی کیتی راجپوت سرداراں
ہندو راجے اکبر تائیں ڈولے رہے پوچاندے
بہت وسیع عمارتاں اوتھے شاہجہان بنایاں
جسنوں ویکھ ویکھ کے دُنیا عش عش کر دی ساری
حق بجانب مسلماناں نے عہدے دار بنائے
مسلماناں دینال انہاں نے بڑی مخالفت چائی
ثابت کرو تاریخاں وچوں کرنا پیش نظیراں
ہندواں تائیں فیض پوچائے ویکھو حالت بیتی
مسلماناں دی سخت تباہی انہاں نے کروائی
ندیاں لال جنہاں کروایاں مسلماناں دے خونوں
ٹکڑے ٹکڑے بدن تمامی سکھاں نوں کروائے
پاکستان اندر نہیں کیتا مسلماناں کوئی وادھا

لتاں باہیں وڈھ وڈھ سکھاں پانی وچہ چلایاں
طور مثال چراغ انہانوں پچھلی گل سنائی
جلال ارائیں سی اک کھائی اہدا ذکر سناواں
ہر تھاں اُتے جتھے لیجا کے ہندے سکھ دیوانے
پہنچے نوہاں چنجے پُتر شیراں ورگے سائی
گڈیں دو نہہ تے اہنے اپنا مال اسباب لدھایا
مجھیں چار لویریاں سجر گڈدے مگر نبھایاں
بیکانیر والی جد نہروں اہنے گڈ ٹپائی
چھاؤنی ولوں پھردا پھردا جتھہ سکھاندا آیا
چار چوفیرے آن گڈیں دے سکھاں پالیا گھیرا
سنو حقیقت جتھہ سکھاں دا حملہ کر کے آیا
جالی سکھ تے پندرہ چوہڑے حملہ آور ہوئے
بڑی لڑائی ہو کے اوتھے اک گھنٹہ بھر ہوئی
نونہہ جالے دی سکھ دھروہ کے لیگئے اوتھوں بھائی
لے پستول بندوقاں آیاں اگل واہنڈی پیئے
نونہہ اسدی دی بہت بیعزتی سکھاں کیتی سائی
سکھاں آن حسینی والیوں تن بندوقاں لیاں
ہیڈ گنڈا سنگھ والے پاسے جاں اوس گڈ لنگھائی
سکھاں دور کھلو کے گڈوں جسدم فیر چلائے
پتاں اہدیاں گڈ دے اوہلے ہو کے جان بچائی
پنجاں وچوں دو نہہ نوں سکھاں گولیاں مار گرایا
تن مرے دورہ گئے باقی اڈیاں ہوش ہوائیں

مسلماناں تکلیفاں ایسیاں کسنوں سان لوچایاں
کھائی بھمیے والیوں کیکوں نکلیا جالا ارائیں
نالے ایتھے مسلماندی غیرت مندی پاواں
جالا آرائیں آکھن لگا پہنچاں پاکستانے
پاکستانے پہنچن یدے ٹرن لگے اوہ ساہی
جیا جنت اپنا سارا اُتے اوس بٹھایا
ہیڈ گنڈا سنگھ والے رستے گڈاں اوس پوایاں
اگاں حسینی والا اسٹیشن دسدا اگوں سائی
آکھن لگے آہ مسلم کیوں گڈیں لد لیایا
جالے آکھیا اہناں کوں نکلیں بہت اوکھیرا
ایہہ اہدے پتراں اگوں ڈانگاں مار بھجایا
اوہ پہنچو نجہ تے اوہ پنجے ڈانگیں جُٹ کھلوے
پُر پُر زخمی ہو گئے سارے ثابت رہیا نہ کوئی
سکھاں آکھیا نہ ڈانگاندی ایتھے کرو لڑائی
جیونکر اِسناں ماریا سانوں اس دا بدلہ لیئے
بہت بے پڑدی کر کے انہاں اہدی عزت لاہی
پھیر سکھاندیاں ڈھانیاں بھجکے اگل واہندی پایں
پکڑ بندوقاں پھیر سکھاندی ڈھانی بھجی آئی
جالا مر گیا پہلے فائروں گڈتوں ہیٹھاں آئے
سکھاں جرڑکے گولیاں دی پھر آن بوچھاڑ چلائی
اک انہاں وچوں زخمی ہویا جیکوں لیکھ لکھایا
معلم ہویا سکھاں سانوں جیوندیاں چھڈنا ناہیں

زخمی بھائی دو جہاں دوہنہ نوں ایہ گل آکھ سنائی
اک دو منٹاں تیکر بھائی میری ہے زندگانی
زندیاں کدے تہانوں سکھاں ہرگز چھڈنا ناہیں
صغراں پھاماں بھیناں تیریاں دونویں ہین جواناں
ہتھیں مار دیا جے پھڑکے نہ غیراں ہتھ آون
ایہہ گل کر دیاں اوس بشر دی نکلی جان پیاری
گولی لگی سینے دے وچہ آ عبداللہ تائیں
جان محمد رہ گیا اکو پنج بھایاں دا بھائی
ماں پیو جایا ساڈا ویرا بہت بُری گل ہوئی
دو دوہنہ میلا ننتے رہ گیا ایتھوں جداں پاکستانی
ہتھ بیگانے دیکے سانوں تساں شہادت پونی
تیرے ہتھوں جیکر ویرا اسیں شہادت پائیے
کلمہ پڑھدیاں جا کے کیکوں داہگورو آکھ سنائیے
ساڈی عزت کافراں ہتھوں جیتوں ویر بچاویں
گڈوں ہیٹھاں دونویں بھیناں جلدی اُتر آیاں
لے ویرا انہیں آپاں ملنا مڑکے بھین بھراواں
اک اکلا رہ گیوں ویرا بھائی ماں پیو جایا
سکھ کفاراں جو گیاں سانوں نہ ویرا چھڈ جاویں
جان محمد آکھے بھیناں ایہ گل جری نہ جاوے
امن سلامت پہنچن دی ہن آس امید نہ کائی
ماں پیو جایاں بھیناں تائیں ہتھیں مار نہ سکاں
صغراں پھاماں رو کے آکھیا ویرا ماں پیو جایا

ایہ گل میری سن عبداللہ ایتھے کھڑکے بھائی
معلم ہویا مینوں گولی لنگھی سینے تھانی
اکو گل اخیری بھائی کہاں تہاڈے تائیں
غیر بندیدی شکل نہ ویکھی ویکھ اللہ دیاں شاناں
کافراں دے ہتھیں جا کے نہ تکلیفاں پاون
پھر اک رکھدے اُتے چڑھ کے گولی سکھ نے ماری
اکو بھائی رہ گیا زندہ باقی مرے اتھائیں
صغراں پھاماں دوہنہ جنیاں نے رو کے عرض سنائی
باہجہ خدا دے والی وارث ساڈا ہور نہ کوئی
اوتھوں تیکر پہنچ نہ سکی ایہ ساڈی زندگانی
غیر قوم نے خبرے سانوں کی تکلیف پہچونی
کافراں کول نہ جا کے اسیں عزت کیوں لہائیے
کافراں ہتھیں آکے ویرا کیوں تکلیف اٹھائیے
ساڈے قتلوں مولا دے کول نہ توں پکڑیا جاویں
جان محمد بھائی اگے عرضاں رو سنایاں
چار بھرا تے پنجویں پیو دا دفتر دل لہہ گیا ناواں
تیرے باہجھ سانوں ویرا سارا دیس پرایا
ساری عمراں دا نہ ساڈے گلوچہ واعدہ پاویں
سکا بھائی بھیناں تائیں کیکوں مار مکاوے
پکڑ بندوقاں فوج سکھاں دی چار چوفیرلوں آئی
نہ دل چاہوے جیوندی جانے کافراں دے دیکھاں
کی خیال تیرے دل اندر ابڈ کمینہ آیا

دن محشر دے چل ملانگے ماں پیو ویر پیارے
مارنا ساڈا توں برداشت نہیں کر سکدا بھائی
سانوں لنگ لوہا دن نالوں بہت چنگیرا مرنا
گڈ دے پہئیے ادھے بر کے روندیاں دونویں بھیناں
جان محمد آکھے بھیناں کیوں خون گذاراں
بھاماں بھین وڈی نے کہیا ویرا صدقے جاواں
کسے زمانے سی اک عورت ڈاہڈی نیک سیانی
نیک مرد کوئی اسدے اتے عاشق ہویا سائیں
عورت منہ دھیانے ٹر کے جاں گھر اپنے جاوے
اس عورت دے آ دروازے بہ گیا مومن سائیں
گولی تائیں عورت جا کے بھلے ترت پوچھایا
اوس مسافر کولوں گولی آ کے گل پچھائی
کہے مسافر گولی تائیں ایہ میں عرض سناواں
بی بی سمجھے عاشق ہو کے واقعہ آن کھلویا
کہے مسافر اکھ تیری میں ہویا دیکھ دیوانہ
سجی اکھ تیری میں ویکھی اپنے آکھ سنایا
سجی اکھ دا عانہ عورت جلدی کڈھ لیاوے
بی بی اوس مسافر دے عانہ تلے وگایا
جیہڑا ویکھ لیا توں عانہ میرے کم دا ناہیں
شرمسار جیہا ہو کے بندہ مڑ کے واپس آیا
جیکر آ کے کافر ساڈے ہتھ بدن نوں لاون
کیوں دوزخ دا بالن ویرا ہتھیں آپ بناویں

کیوں نہ کافر پکڑے جاسن ظالم کرن جو بھارے
سکھاں کولوں لنگ لوہا دیں ایہ تیری وڈیائی
جو کم سانوں بہتر دسے اوہ کم توں نہیں کرنا
اسیں سکھاندے ہتھیں آیاں ساڈا ستر نہ رہنا
واقعہ کہن توہاڈے اتے میں کیکوں چا ماراں
شرع نبی دا تینوں مسئلہ میں اک کھول سناواں
لنگھی جاوے رستے رستے حکمت ویکھ ربانی
ہرگز بی بی نوں اس گلدا پتہ نہ لگا کوئی
عاشق مومن ہولی ہولی مگرے ٹریا آوے
عورت بوہا ڈھو کے اپنے کوٹھے چڑھ گئی بھائی
پچھے مسافر کولوں گولی ایہ کس کارن آیا
کس کارن توں آن کھلوتا اس دروازے بھائی
عاشق ہاں میں اسدے اتے تن من گھول گھماواں
کیہڑی چیز میری تے شخصا میں توں عاشق ہویا
عورت آکھے سجی کھبی اس بھی دس نادانہ
گولی کولوں اس بی بی نے چاقو جھٹ منگایا
باری دیو چہ کھڑ کے بی بی ایہ گل آکھ سناوے
جس عانے تے عاشق ہویوں لے بھائی اوہ آیا
ایہ دوزخ دا بالن بنیاں کٹ دتا میں تائیں
توں دس ویرا دل دے اتے کی خیال لیایا
ایہہ بھی دوزخ داہی بالن آخر نوں بن جاون
ہتھیں کریں شہید اسانوں کیوں پیا دیر لگاویں

اوہنے چرنوں جتھا سکھاں دا بالکل نیڑے آیا
جان محمد دل دے اندر پھیر خیال لیایا
اگے پھڑ کے زینب بی بی لیگئے سکھ اکالی
کی تکلیف اٹھاوندی ہوسی وقت بہتیرا حالی
ایہ گل سوچ سمجھ کر کے غیرت دل وچ جوش لیاندا
ٹوکہ کڈھ بھنڈاری وچوں شیر مرد نے آندا
بھیناں اپنیاں نوں ہتھیں آپ شہید کریندا
رو ہڑیاں وچ نہر دے دونویں نظر سکھاں نوں پیندا
غصے نال سکھاں نے دوروں اوہنوں فیر چلایا
جان محمد گولی کھا کے پھاڑ زمین تے آیا
ڈگدیاں نال زمیں تے اہدی ختم ہوئی زندگانی
ایس طرح نال ورتی آ کے ایہہ تقدیر ربانی
پنجے پتر تے چھیواں بابل رستے وچ کوہایا
دل دے اندر حسرت کر دے واہ وا یار خدایا
ایہ حسرت جیکر جیوندے پاکستانے جاندے
مسلمان کوئی ساڈے تائیں قبریں چا دفناندے
بھانویں ڈردیاں جاناں دتیاں نہیں سکارتھ آیاں
پاکستان وساویں خیریں یا رب خالق سایاں

صدائے روح

جاندے روح پکاراں کردے یا خالق رحماناں
ساڈے پاکستان ملک دا تینوں ہی خصمانہ
پاکستان بناون بدلے ایہہ ساڈی قربانی
پاکستان نہ ویکھیا اکھیں ختم ہوئی زندگانی
جے رب خیریں مہریں سانوں پاکستان لیجاندا
قسم خدا مردی واری نہیں سی دل ترساندا
اسیں تے پاکستانے آوندیاں راہے ساتھ لٹایا
قدم نہ پاکستانے پایئے ایہ نہیں لیکھ لکھایا
رب تینوں مضبوط بناوے ساڈا پاکستانہ
جاوے نت عروج اتے چرچہ کرے زمانہ
ساڈی قیمت وچ نہ ہویا تیرا دانہ پانی
چار چوفیر ودھاوے تینوں واحد ذات ربانی
دہلی آگرہ تیکر تیری رب کرے بادشاہی
سب کشمیر تیرے ہتھ آوے روح نے عرض سنائی
اک گل ساڈی پاکستاناں توں نہ دلوں بھلاویں
تیرے بدلے جاناں دتیاں توں ساڈا مل پاویں
قسم خدا دی ساڈے خونوں لال ہوئی سب دھرتی
جیوندے ہوئیے آکھ سنائیے جو ساڈے سر ورتی
کٹ کٹ ساڈیاں لتاں باہیں پے سٹدے دریاویں
ساڈے خون ڈلہے تے آ کے قبضہ کدے جماویں

نہ کوئی گور جنازہ ہویا کفن نہ سانوں ہلیا
اکھیں وہندیاں بال ایانے نیزیاں تے ٹنگوائے
جاں بنیاد رکھی جے تیری اندر سن سنتالی
لالو لال زمیں سب ہوئی نظر جدھر نوں کریئے
چھیڑ ٹوبیاں دلوچہ لاشاں مسلماناں دیاں پیاں
بھر بھر بوریاں اسلحہ گھلے نابھے تے پٹیالے
جتھے جتھے خون ڈلہیا ساڈا یا رب سایاں
تیل مٹی دے پا کے سانوں دشمن اگاں لاون
عوض تیرے لوچہ اسیں ہتھے سینے گولیاں کھایئے
پاکستان بنا کے رہانگے اساں جو حلف اٹھایا
رب سچے نے دکھری کیتی مسلماناں دی شاہی
وچہ تقسیم جنہاں تے شالا کمر کے بے ایمانی
پاک نبیدے ملزم ہوئے اوہ بدکار کمینے
ترن کروڑ بندے دا حصّہ ہندوستان دبایا
ہائے گورداسپور ہ اجنالہ جے نہ ادوہر جاندا
پھر جالندھر تے لدھیانہ نال تحصیل نکودر
حصّے نال اسانوں جیکر ایہ ملدا حق سارا
ست لکھ بندے بڈھیاں بچے دتیاں راہ وچہ جاناں
مسلماناں دیاں لاشاں تائیں کھادکتیاں کانواں
بھیناں پھڑ پھڑ سکھ لیجاندے کول کھلوتیاں ویراں
اپنے وطنوں ہجرت کر کے ٹریا نکل زمانہ
چاہ تیری تے پاکستاناں ٹرپئے ہجرت کر کے

تاں تیرا ایہ پاکستاناں پھل گلابی کھلیا
رستیاں اندر تھاں تھاں اتے اپنے خون چوائے
مسلماناندے بھاء دی آکے چڑھی اندھیری کالی
دل تاں ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے کیکوں صدمے جریئے
پاکستان حکومت ساڈیاں نہیں سی خبراں لیاں
تھاں تھاں دشمن سفر لمیرا کون بنے رکھوالا
قسم خدا دی اوسے تھاں تے بھرے زمین گواہیاں
نوجواناں لڑکیاں ساتھوں جبراً کھوے جاون
بے تقصیرے ظالماں کولوں ناحق سیس کٹایئے
واقعہ رنے ہندوستانوں پاکستان بنایا
ہندواں سکھاں اسدے اندر بڑی مخالفت چائی
ہندوستان ولے چایا یا رقبہ پاکستانی
ایسی خبر تشدد والی گئی نہیں خبر مدینے
جسدے اُتے مسلماناں دا تھاں تھاں خون چوایا
امرتسر تے ترنتارن کیوں ایڈے ظلم کماندا
کل علاقہ پاکستانی ایہ کیوں مل گیا اودھر
وہندے پھر سکھانوں کیکوں ظلم کماندے بھارا
مینہ دلوانگ سکھاں برسایاں گولیاں تے کرپاناں
پُتر برچھیاں تے ٹنگو کے اُف نہ کر دیاں ماواں
جو کجھ لیکھ لکھیا ربنوں وہہ ملیاں تقدیراں
اسیں مسافر راہ وچہ کسے سکھ وسیں پاکستاناں
کاش اساں نہ ویکھیا اکھیں پیر تیرلوچہ دہر کے

ٹریاں اوندیاں کافراں ہتھوں ختم ہوئی زندگانی
تینوں تیرا دین سلامت سوہنیاں پاکستاناں
اسیں تے کر کے سرنذرانہ اپنی توڑ نبا سی
سن سنتالی اندر تیری جاں بنیاد دھری جے
اساں تے سرنذرانہ دیکے پاکستان بنایا
خون تے گوشت دیکے اپنا قیمت تیری تاری
رکھے رب حفاظت تیری لگیاں رہن گلزاراں
کی سنیاں رہنے ساڈا پاکستان بنایا
طلب تیرے وچہ آون دی سی کوئی گل کہی نہ جاندی
جو گل نامنظور خدانوں قدرت دلوں ہوئی
ایسے طعن تنوڑے کر کے ہویا روح روانہ
ایپر اک سنہوڑا تینوں آیا دین اتھائیں
خون اساڈے تیرے اتے اکدن رنگ چڑھوناں
لال قلعہ تے جامع مسجد رو رو مارن ڈہائیں
لاٹ قطب دی آکھے قابض ہوگئی قوم کفاری
تاج محل اجمیر تے کلیر کھڑے اڈیکن تینوں
توں پیراں سر کھڑیاں ہو کے اتوں پھیرا پاویں
ایہہ نہیوں گل بھلاون والی نہ توں دلوں بھلاویں
روح پیغام لوچا کے ایناں جاندا مار اڈاری

تھاں تھاں اتوں ظاہر ہووے خونوں لال نشانی
اسیں مسافر راہ وچہ آوندے دیکے ٹر گئے جاناں
توں جانے یا استوں اگے جانے ذات الٰہی
تیہہ اکتوبر تیکر دنیا ہند وچہ بہت مری جے
ویکھ لوا نگے خون ساڈیدا ال جدوں توں پایا
اسیں اخیر سلام لوچایئے تینوں جاندی واری
سانوں پُرہ پُرزخمی کیتا ہند دیاں تلواراں !
اکھیں دیناں ویکھن والا نہیں زمانہ آیا
راہ وچہ ختم ہوئی زندگانی نہیں تشریف لیاندی
اسدے اندر پیر پیغمبر دخل نہ دیوے کوئی
تینوں تیرا وطن سلامت ہووے پاکستاناں
رکھیں یاد نصیحت میری ایہ نہ کدے بھلائیں
جیکوئی ویلا رب لیاوی توں ساڈا اُل پونا
کافراندے اوہ ہتھ وچہ آیاں مسلماناندیاں بھائیں
دن تے رات کرے پئی بیٹھی تیری انتظاری
ایہ پیغام پہنچا کے جانا فرض ہویا سی بینوں
مسلماناندیاں یادگاراں تے ختم درود پوچاویں
جتھے خون مہاجراں ڈوہلے اوہ تھاں ویکھن جاویں
آکھ سلام علیکم اوتھوں ٹریا جاندیا واری

اک دُکھیا دی پکار

بہت بُری گل ہوندی یارو بھائیا ندا مرجاناں
بھائی مرن جنہاندے یارو سمجھے بھجیاں باہواں
بھائیاں باہجھوں کوئی نہ آکے دوجا پیڑ ونڈادے
لکھیں ہتھ نہ آون کدھروں ماپیو جائے بھائی
لکھ بیگانہ کرے محبت پر اوہ لطف نہ آوے
باہجہ بھراواں پاپی دل نوں سُنجیاں دسدیاں تھاواں
سانوں چھڈ فرید کوٹ توں پاکستانے آیا
چھالاں مار ٹرک تے چڑھیوں لکھیں ویکھیا تینوں
نہیں سی پتہ حسینی والے ہے توں ماریا جاناں
اکٹھے مردے اکی تھاں تے کوئی افسوس نہ رہندا
ایسے گلوں میرے دل وچہ بہت ہووے پچھتاوا
خون تیرا پھر کیکوں ڈکیا پٹڑی نہر کنارے
علی محمد ساتھی تیرا جیہڑا بچ کے آئیا
اس نے آکھیا چالی بندے اسیں ٹرک تے آئے
سانوں جدوں حسینی والے آن اتارن لگے
پنج ٹرکاں اُتے بندے دو سو اسیں ضروری
سکھاں نہر وڈی دی پٹڑی آن کھلاریا سانوں
میں قدرت نال گھس گھسا کے نال سکھاندے رلیا
پھیر سکھاں نے ساریاں تائیں گوڈیں ہتھ رکھائے
پھیر لعیناں اک جنے نوں چاکر پان بھڑائی

وطنوں نکلے ہو پردیسی چھڈ ملک ٹکاناں
مجلس لگی سوہجے ناہیں سکیاں باہجہ بھراواں
بھائیاندی تھاں بھائی آکے اپنا خون دکھاوے
بھائیاں جیڈا ساک نہ گوہڑا دنیا اندر کائی
خاص محبت بھائیاں والی ٹھنڈ کلیجے پاوے
نقشہ کیتا غیب سکھاں نے کتوں نظر ٹکاواں
میں ٹرک لیاواں جاکے ایہ توں آکھ سُنایا
کل لیجاواں آن تہانوں ایہہ گل کہہ کیوں مینوں
دونویں بھائی اکے تھاں تے بہندے مل ٹکاناں
ہن اوہ تیرا درد وچھوڑا نہ میرا دل سہندا
برچھیاں نال تیری جند نکلی کیکوں ویر بھراوا
لاش تیری نوں کیکوں ٹھیڈے پھیر سکھاں نے مارے
موت تیری دا اُس نے مینوں آکے حال سنایا
پنج ٹرک فرید کوٹ تھیں شاموں بعد بھرائے
سی پٹڑی تے تکیا بیٹھا جتھہ سکھاندا اگے
پالاں بنھ کھلارن سانوں کر کے کوشش پوری
کہندے پاکستان پچاییئے ایسے وقت تہانوں
باقی دو سو آدمی تائیں آن جتھے نے ولیا
جو نماز رکوع وچہ جلیئے سب قطار بنایئے
اوہ اک پاسیوں پھیر انہاندیاں دھوناں جاندا لاہی

بھُڑک بھڑک کے مسلماناں دے سڑ گئے وچہ پانی
ایس طرح دی حالت ہوندی ویکھ اکھیں نیں آیا
میں اج پاکستانے آ کے ہو بیٹھاں دِلگیرا
میں تاں تینوں اپنے دلوں پاکستان پوچایا
جے اکواری ملدوں ویرا گلو چہ پا کے باہیں
بھاویں لکھ دوائیں کرئیے ہن اوہ زخم نہ ملدے
ایسطرح دے دل پھٹیاں دی کون کریندا کاری
آن قصور کیمپ وچہ بیٹھا عاجز درد رنجاناں
قسم خدادی ایسے واقعہ لکھ ہزاراں پائے
دِرد ناک کئی ایسیاں گلاں کرناں وچہ شماراں
گُٹاں کولوں ہتھ کٹیجے دونویں اُسدے بھائی
ہیٹھ درختاں لا دوائی اسنوں سی بٹھلایا
اوہ پئی آکھے لڑکے میرے تِن سکھاں نے مارے
ساڈے پنڈ دا سکھ نریناں اسدے کول سی آیا
بن گیا وکھرا ساڈے نالوں پاکستان تساڈا
اوہنے آکھیا چنگا بھائیا میرا عذر نہ کوئی
پُتر اُہدے برچھیاں پھڑ کے نال اوہدے سن آئے
مینوں اج الاہماں دِتا آ کے چاچے بھکو
سانوں اج کمیٹی دلوچہ اوہناں بھیڑ لولایا
روز الاہمے ساڈے کولوں ہرگز جان نہ چھلے
ٹٹ کے پین بگے گل اسدے جاں اوہ برچھیاں پھڑ کے
پھٹ پنجابی دی اک چاندیاں اہدے ہتھیں آئی

دھڑتڑ فے پیا پارے اُتے ایسی حالت جانی
اوتھے میرے ویر پیارے سر صدقے کر دایا!
کیکوں حالت گذری تیری میتھوں چھوٹیا ویرا
ہائے ہائے تینوں ظالماں سکھاں راہ وچہ مار مکایا
قسم خدادی سڑ کے نہ دل ایڈیاں مارے آہیں
جیہڑے زخم جدایاں والے لگ چکے وچہ دلدے
نہ کوئی ملے حکیم سیانا اندر دنیا ساری
ویلا بیتیا ہتھ نہ آوے رو رو کرے بھُراناں
کویں چراغ وچارا لکھ کے وچہ بیان لیلاتے
کمپوں باہر اک بڈھی مائی رو رو کراں پکاراں
ہسپتال اندر نہ اسنوں جا گہ ملدی کائی
میں اَن پانی اسنوں جا کے ہتھاں نال کھوایا
چوتھا میرے سر دا مالک بکریاں پیا چارے
آکھے بکوتوں کی ساڈے نال مخول بنایا
ہن توں ایتھوں نکل کنجرا کھیہڑا چھڈ اساڈا
بال بچہ میں لیکے اپنا فجرے ہوساں راہی
اوہ لے آکھن لاگی کیں ساریاں مار مکائے
اوہ آہندا نہ گیا تساں تھیں ماریا تیلی بگو
بگو تیلی دا گھر اوہناں ذمے ساڈے لایا
کیوں نہ مارئیے پھڑ کے اوہنوں چھکئے کیہڑی گلے
اوہ ماری دا لگے بھجا جند بھیلنے ڈر کے
کھڑ گیا اوتھے مرد خدادا حوصلہ کر افزائی

جٹ نہ ریناں پُتر اوہدے تیتے آ دن بھجے !
منہ پرنے اوہ ڈگا آکے ہوش نہ رہ گئی کائی
وچہ جہنم اک جنے نوں پھڑ اوس پوچھایا
جٹ نہ اہے پنڈ وچہ جا کے دتی پھیر دوہائی
پھیر جٹاں ند ڈھاہ نہ بن کے جاں میرے گھر آیا
جاں اوہ لوہوں باہر ہویا برچھی اک نے ماری
مڑ کے دوجا لڑکا پھڑ کے اوہناں مار مکایا
میں سینے نال لگا اوہنوں رو رو کر دوہائی
میں لڑکے نوں سینے لا کے لکی جند بھیا نے
لڑکا کھچن میرے کولوں میں اوہ چھڈاں ناہیں
ہتھ میرے کر جا کٹے اوہناں مورچیا نتوں دونویں
آخر اوہناں لڑکا میتھوں زور دھگانے کھوہیا
اکھیں وہندیاں لڑکے تنے وہڑے وچہ کوہائے
میریاں اکھیں لگے ویرا جد اوہ نقشہ آوے
اچھا سانوں خداوند کولوں اینویں لیکھ لکھائے
ہتھ نہ رہ گئے نال جنہاں دے برکی منہ وچہ پاواں
موت منگاں میں مولا کولوں موت نہ مینوں آوے
یا مولا ہن دنیا اتے حیف میری زندگانی
اس مائی نے گذریا حالا سانوں آکھ سنایا
کیمپ قصور دے آ کے بیٹھی خلقت کئی ہزاراں
ڈھاہ کے دنیا نویں بنائی رب نے پھیر دوبارہ
دو نہہ چونہہ روزاں اندر ایتھے دو لکھ آدم آیا

خاوند میرے دی اوہ لاٹھی اکدے سر وچہ وجے
دوجی لاٹھی نال شتابی اپنے پھیر وگائی
دوجیاں دونہہ نے خاوند میرا جانوں مار مکایا
تیلی ماریا پتر میرا ہوگئی جمع لوکائی
وڈے پُتر میرے تائیں مار آواز بولایا
سینہ چیر دو سلو کر گئے ختم ہوئی گل ساری
تریجا لڑکا چھ سالاں دا بھج میرے ول آیا
ماں تساڈی مردی پہلوں دکھ نہ وہندی ساری
سکھاں آ دروازہ توڑیا کر کے زور دھگانے
جیوندی جانے دیواں کیکوں میں اس لڑکے تائیں
پھر بھی چھاتی دے نال لڑکا لائی رکھیا اوڑنویں
ظالم سکھاں لڑکا میرا ادانگ قصاباں کوہیا
میں عاجز مسکین نتی نوں موت اجے نہ آئے
قسم خدا دی جھوٹھ نہ آکھاں سل کلیجے پاوے
اکھیں وہندیاں وہڑے دے وچہ تنے لعل کوہائے
نہ کوئی سنگ نہ ساتھی میرا کسنوں حال سناواں
جیہڑے لائق حیاتی دے سن موت انہاں نوں آئی
میں پاپن نوں گور نہ جھلے ایہہ تقدیر ربانی
درد کہانی سنی نہ جائے نیر آکھیں وچہ آیا
نویں حکومت نویں شگوفے ویکھ ریدیاں کاراں
اون مہاجر ہندوستانوں کردے شور پکارا
شہر قصور دیاں لوکانے بھی کجھ کجھ ہتھ بٹایا

لوک تمام شہر دے جا کے کر دے خدمتگاری — اَن پانی ورتاون والا سلسلہ ہو گیا جاری
دردناک ایہہ واقعہ سارے وچہ بیان نہ آون — سننے والے دوست اُتھیں بہت بڑے گھبراون
یاراں دوستاں ندی میں اُستوں اگے گل سناواں — اوہدوں لبعد کبوتر بھلے دا ہیں کجھ حال سناواں

کبوتر اور جال

سنو حقیقت جدوں مہاجر دو لاکھ ایتھے آیا — باغ اسٹیل کیٹی دے وچہ اپناں ڈیرا لایا
آپس اندر گلاں کردے بہ بہ درداں مارے — ایس طرح دے نال سکھاں نے ظلم کمائے بھارے
جال کبوتر دی اک بندے دسی درد کہانی — مینوں ایتھے کرنی پے گئی اوہ کجھی گل پرانی
بادکرانہ دا اک بھائی واقعہ بہت پرانا — ایہہ کہانی پوری کر کے پھیر میں اگے جاناں
اوس کہیا اک کوّا بیٹھا اک درختے بھائی — ویکھے پیا بہار جنگل دی رند وچار نہ کائی
گھنے درخت جنگل دے سوہنے سوہنی گھاس پیاری — سرد ہوا دے جھونکے آون دسے ابر بہاری
جاں اس کاں نے بیٹھیاں ہویاں اگاں دھیان وگایا — دوڑیا آوندا آدمی اگوں اسنوں نظری آیا
قد میلنے دا اک بندہ آوے واہو واہی — جال موہڈھے تے سٹی اوہنے کیتی آوے دھائی
توبرا اک تے رسی موٹی ہتھ وچہ پکڑی آوے — کوّا اپنے دل دے اندر ایہہ دلیل دوڑاوے
کیوں اس قدر شتابی آوے تُریا ایہہ جرواناں — شاید ہووے اسے مینوں اندر جال پھنساناں
اسدے کولوں بڑا چوکناں ہو کے رہنا چاہیے — ایہہ شکاری معلم ہووے مت کوئی دھوکا کھائیے
چوکس ہو کے بہ گیا کوّا ویکھ رہیا اس وِتے — اوتے چِرنوں جلدی شکاری آگیا رُکھ دے تھلے
دلنے کجھ بھیر زمیں تے اس نے جال بچھایا — سرا رسی دا پھڑ کے اوہنے کر مضبوط بٹھایا
سرا رسی دا پھڑ کے بیٹھا جا جھاڑی دے اوہلے — کوّا آکھے ایس شخص نے ایہوں دانے ڈوہلے
میں تاں ایتھے نہیں ہن پھسدا اپنا زور لگاوے — اپنے چِرنوں قدرت ربدی ایسا رنگ وکھاوے
رسی پھڑ کے جھاڑی اوہلے لکیا جدوں شکاری — جھٹ کو پچھے پھیر کوّے نے نظر اگانوں ماری

ڈار کبوتراں دی اک اوتھے اُڈدی آئی
ویکھے جدوں زمیں تے بکھرے سان کبوتراں دانے
سمجھدار اک سب توں اگے اک کبوتر آوے
اک کبوتر اگے بڑھ کے اسنوں عرض سنائی
دانے پئے زمیں تے بکھرے سانوں بھکھ ستایا
ساڈی جان بچاون کارن روزی رب کھلاری
ایپر مینوں معلم ہووے آپاں نہ پھس جائیے
ایہ نہ ہووے جلدی کر کے آپاں پھسدے ہوئیے
کہن کبوتر ایہ گل سارے کر لو تسیں تسلی
دانش مند کبوتر سوچے اہناں مننا ناہیں
چپ کر رہیا کبوتر وڈا بات نہ کیتی کوئی
سب اکٹھے ہو کبوتر اتر آئے تھلے
دانے چگن لگے آ کے نال شتابی سارے
اک اک دو دو دانے اہناں اجے نہ منہ وچ پائے
پھیر کہیا سردار اہناں دے ہن دسو گل بھائی
کہن کبوتر ساڈے تائیں بھٹی ساعت بھلایا
بھکھ نے ساڈی عقل نہ ہرگز دتی رہن ٹکانے
جلد بازی دا مزہ اسانوں چکھنا پیا ضروری
ایہ برداشت کرنی پیسی گئی ہتھیں جویں سہیڑی
اوہنے چیرنوں جھاڑی اوہلیوں آیا نکل شکاری
اوس سردار کبوتر نے پھر ایہہ گل آکھ سنائی
نا امید تسیں نہ ہووُ رب دی رحمت دلوں

اڈدیاں جاندیاں جدوں کبوتراں نظر تھلے ول پائی
دلو چہ خوشی منائی ڈاہڈی وچلے بھیت نہ جانے
اوہ سردار کبوتراں وچوں نظر اندر دیاوے
اے سردارا ساڈے دلو چہ بہت خوشی ایہ آئی
حکم دیہو تے چگئیے بہ کے اُہنے آکھ سنایا
کہے سردار میں حکم دیوں ہتھیں کر دا نہیں انکاری
سوچ سمجھ کے آپاں ایتھوں اپنی جان بچا لیئے
اطمینان تسلی کر کے ایتھے ذرا کھلوئیے
بھکھ دے ہو لوٹوں اے سردارا جان اساڈی چلی
نہ ہن کرے نصیحت فائدہ ہرگز اہناں تائیں
سمجھ کبوتر بیٹھے سانوں امرا جازت ہوئی!
ڈاہڈی خوشی منائی اوہناں ویکھیا دانیاں ولے
اوہ شکاری جھاڑی اوہلیوں کھچ رسی نوں مارے
وچ جال دے پھس گئے سارے کیہڑا آن چھڈائے
کاہلی وچ نہ قابو آئیے میں جو آکھیا سائی
عقل ٹکانے رہی نہ ساڈی آ تقدیر پھسایا
اکھیں اتے پردہ پے گیا قدرت نال ربانے
آپے اساں خریدی ہتھیں ایہ مصیبت پوری
ایہ نہیں ہرگز پاسے جانی سر تے ٹنگئی جھڑی
کل کبوتر پھڑکن لگے تڑفی جان پیاری
جو ہونا سو ہو گیا بھائیو فکر نہ کرنا کائی
شاید کوئی اٹھائیے فائدہ آپاں ایسے گلوں

ہے اک منٹ اجے بھی مہلت بات سنو اک میری
شاید جال اکھڑ جیئے او پر زور لگاون پارو ن
حوصلہ ہاریاں کجھ نہیں بندا رلکے زور لگایئے
جدوں کبوتراں رلکے سبھناں اپنا زور لگایا
جدوں درختاں نالوں اچے ہوتے کبوتر ساہی
نظروں غائب ہوئے کبوتر وہندا رہیا شکاری
جال میرا بھی لیکے اڈ گئے جا کے ہور بناواں
کوا ویکھ تماشا اتنا دل وچہ کرے حیرانی
نال سلوک کبوتراں دکھیاں لیگئے جال اٹھاکے
ایہہ گل ٹھان دلیو چہ کوا جاندا مار اڈاری
کافی دور نکل گئے جسدم اوہ کبوتر بھائی
کردے عرض کبوتر سارے اوس کبوتر اگے
اگے اساں نصیحت نہیں سی منی جویں تساڈی
پھر بھی حکم تساڈے اتے رلکے عمل کمایا
ہن بھی آپاں قیدی سارے دیوے رب رہائی
اگے اساں حماقت کرکے ڈاہڈا دکھ اٹھایا
کہے سردار کبوتر اگوں کی کریئے تدبیراں
مشکل بہت رہائی سانوں اتھیں نظری آوے
کوئی ہمدردی دوست ساڈا سانوں مدد لو چاسی
ذرا تحمل رکھو بھائی ہرگز نہ گھبراؤ
ہے اک دوست چوہا میرا ایس جنگل وچہ رہندا
ایتھوں تھوڑے فاصلے اتے ہے بل اسدا بھائی

آپاں زور لگایئے رلکے سارے اکسے ویری
موت دے نکل موہنوں جایئے جے شاید اسکاروں
نہیں تے اوہ شکاری آوندا موت مصیبت پائے
جال اکھڑ زمینوں اونہاں اتلی طرف اٹھایا
پھیرا گانوں اڈے اوتھوں رہیا نہ خطرہ کائی
کہن لگا ایہہ قدرت ربدی اوتر گئی دیہاڑی
ہو مایوس گھرانوں تریا دل وچہ کرے صلاحواں
کہے اتفاق بڑی شے ہوندا مدد ساتھ ربانی
جانوں کویں کبوتر نکلن ایہہ میں ویکھاں جاکے
مگر کبوتراں دے اوہ جاندا ویکھن حالت ساری
کوئی شکاری دا نہ خطرہ رہیا اونہانوں کائی
کوئی تجویز بتاؤ سانوں سارے آکھن لگے
وچہ مصیبت پھس گئے سارے بنگئی مشکل ڈاہڈی
پھیر شکاری دے اس ہتھوں سانوں رب بچایا
کوئی تجویز بتاؤ سانوں سوچ سمجھ کے بھائی
ہن کوئی سانوں سوچ سمجھ کے جاوے حکم سنایا
سانوں گھیر بنایا قیدی ویہ ملیاں تقدیراں
انشاءاللہ آپ خداوند کوئی سربندہ بناوے
نال وسیلے اسدے ساڈی مشکل حل ہوجاسی
مینوں فکر تو ہاتھوں بہتا مت کوئی فکر لیاؤ
اوہ کوئی مدد کرے گا ساڈی اوہ کبوتر کہندا
اوتھے اتر پیا جے چلکے جے اوہ مل گیا ساہی

ایس مصیبت وچوں سانوں جے تاں رب بچاوے
جاں کجھ دور کبوتر پہنچے بل چوہے دا آیا
لوہن موقعہ آ گیا بھائی ایتھے اترو تھلے
اوہ سردار کبوتر جا کے بل تے بہ گیا ساہی
غوطاغوں غوطاغوں کرنے لگا بل دے کول کھلوے
اپنا دوست پھسیا ہویا جال اندر جد پایا
چوہا کہے کبوتر بھائی ایہ کی بن گیا تینوں
سمجھدار جے تیرے جیہے آن پھسے وچ پھاہی
بول جواب کبوتر دیندا پھیر چوہے دے تائیں
کہے کبوترا ایہہ گل چوہیا ساری دنیا کہندی
میں تے تاج لیا سی خطرہ بھی میں گل سنائی
اوہ بیتاب بھکھوں سن سارے چگن لگے دانے
جے میں اکلا رہواں علیحدہ تاں بھی لے وفائی
پھر بھی شکر خدا دا کر یئے رلمل جال اٹھایا
بچ گئے اوس شکاری کولوں کول تیرے ہن آئے
چوہا کہے کبوتر تائیں ہرگز نہ گھبراؤ
ابھی نکالاں پھندے وچوں بہتی دیر نہ لاواں
چوہے دی پھر کرے کبوتر بیحد شکر ادائی
سنو حقیقت اس تھیں اگے آکھ سناواں بیتی
جھٹ کبوتر چوہے تائیں ایہ گل آکھ سنائی
میتھوں پہلے میرے ساتھی کل رہائی پاون
چوہے نے پرواہ نہ کیتی نہ کوئی گل دہرائی

لطف آزادی دا پھر سانوں دوجی واری آوے
چٹیل اک میدان پیاسی نظر انہاں دی آیا
شاید دوست بل پئے سانوں ٹھہر کھلے اس گلے
چوہے دوست نوں اوہ جا کے کہن لگا گل کائی
چوہا دوست نکلیا باہر بڑا چوکنا ہو کے
کہن لگا ایہ کی گل بھائی کس نے جال پھسایا
کویں مصیبت دے وچ پھسیوں آکھ سنا گل مینوں
ہور کسے دا کہاں ٹھکانہ سن توں میرے بھائی
جاں تقدیر کسے تے آوے جاندیاں ورتاں قضائیں
کسے وجہ بھی نہ ٹل سکے ہونی ہو کے رہندی
ایپر میرے ساتھیاں میری گل نہ منی کائی
اوتھے روک نصیحت میری کیہڑا بھلا کچھانے
اس کارن میں نال انہاں دے خود تکلیف اٹھائی
پنجے اوس شکاری دے تھیں سانوں رب بچایا
شاید نال وسیلے تیرے سانوں رب بچاوے
جو ہویا سو ہو گیا پچھلے ہن نہ فکر لیاؤ
انشاء اللہ دو گھڑیاں توں پہ پکڑ آزاد کراواں
نال امید تیرے کول آئے جان پیارے بھائی
کٹنی کرہ جال دی چوہے شروع شتابی کیتی
اے دوست توں میرے ولے کریں خیال کجھ کائی
تاکہ اے کوئی میرے اتے نہ اعتراض لیاون
کٹی کرہ کبوتر دی اس ساری طاقت لائی

چوہے آکھیا بے شک بھائی ایہہ توں حق ادا یا
ہیں جو اپنا چارہ کرنا صرف بدولت تیری
جان دے نال جہان تمامی سن توں دوست یارا
پھیر کبوتر چوہے تائیں ایہ گل آکھ سنائی
سب توں پہلے فرض میرے تے انہاندی نگہبانی
جے خودغرض بناں ہیں آپے میں غدار سداواں
اگر چھڈوندیاں مینوں پہلے کوئی تھکاوٹ آوے
جے میں اینویں رہ گیا پھسیا پھر توں کریں چارا
ایہ گل سن دوست دی چوہا بہت خوشی وچہ آیا
ویکھ وفاداری سب اُسدی بڑی تعریف سنائے
سب پھٹیں پچھے دوست اپنا چوہے پھیر چھڈایا
پھیر کبوتر رخصت لیکے ہوندے سب روانہ
اوہ کوا جو اوس جنگل بھیتیں حالا ویکھن آیا
جال سمیت کبوتر آئے جیونکر ماری اُڈاری
ایہ کبوتر سارے کیکوں جالوں ہون رہائی
چوہے جدوں کبوتراں تائیں پکڑ آزاد کرایا
جویں کبوتر کرشکریہ ساہن پچھانوں دھائے
کسے نہ کسے دقت جے مینوں بنے مصیبت بھاری
ہیں بھی اسدا بیلی بن کے اپنا وقت لنگھاواں
ایسے دوست دی ہر ویلے لوڑ ضرورت رہندی
ہیں بھی دوستی کرنا پیدا کول چوہے دے جا کے
ایہ گل سوچ سمجھ کے کوا اڈ درختوں آیا

واقعہ کہن بیجا سی تیرا جو توں آکھ سنایا
تینوں سب توں پہلاں کڈھاں ایہ ہے مرضی تیری
اس کارن میں تیرا پہلوں کر دیناں چھٹکارا !
میں سردار کبوتراں اُتے توں سن میرے بھائی
اس کارن میں آکھیا تینوں حق میرا ایہہ جانی
ایہہ بھائی میں اپنے سر تے کیوں اعتراض لیاوا
دم لیتے دی لوڑ ضرورت پھر کی کیتا جاوے
توں آکھیں گا جلدی کر لاں پھسیا یار پیاریا
کہن لگا میں دوست تیرا عالی حوصلہ پایا
اک اک کر کے کل کبوتر اوس آزاد کرائے
کل کبوتراں اوس چوہے دا جاندیاں شکر ادا یا
چوہا اپنے بل وچہ جا کے کرے آرام ٹکاناں
کویں کبوتر جالوں نکلن مگر انہاندے دھایا
کوا مگر انہاندے آیا ویکھن حالت ساری
ایسے کارن مگر انہاندے لگا کر کے دھائی
ٹکیاں گرہ شتابی کر کے بہتا نہ چر لایا
ایہ سب حالا ویکھیا کوے دل وچہ متاپکائے
چوہا کرے ضروری آ کے میری مددگاری
ہیں بھی نال چوہے دے جا کے بھائی چارا پاواں
بناں وسیلے کم نہ کوئی ساری دنیا کہندی
ہیں بھی ایتھے کراں ٹکاناں چوہا یار بنا کے
بل چوہے دے اگے آ کے اس نے قدم جمایا

نال حلیمی چوہے تائیں مار آواز بولاوے
ہے کی نام تمہارا چوہا جلد پتہ چھپاوے
نام پتہ جد دسیا کوّے اسنوں بول زبانی
بڑا دانا اوہ چوہا ہیسی بڑی تجربہ کاری
چوہا آکھے تیرا میرا کیا تعلق بھائی
کوّے حال کبوتراں والا آکھ سنایا سارا
پھیر اتفاقوں اُڈّے جکیر اوہ بھی ذکر سنایا
موہنوں موت دیوں بچ جاناں ایسطرح نال بھائی
ویکھ تیری ہمدردی ایہ میں دلوں خیال اٹھاواں
دوستی تیری دا ہیں سجناں خواہشمند بھلیرا
چوہا آکھے تیرا میرا انگ ملے نہ کائی
ایہ خیال نکال دلے توں ایہ گل بندی ناہیں
یار تیرا میں بن نہیں سکدا نہ کر اینویں چارا
تسیں قدیمی دشمن سادے توڑوں لیکے بھائی
کوّے آکھیا سن بھئی دوست نہ کر ایڈ بیزاری
نہ دل توڑ میرا توں بھائی ایہ تیری مہربانی
میں محبّت تیری اندر خوب طرح پھس چکا
میں ہمدردی تیری لُتے دوست بننا چاہواں
چوہا بولے توں سن کانواں نہ کر حیلہ سازی
مکر فریبی میرے بدلے نہ کوئی جال کھلاریں
میں شکار تیرا ہوں کانواں توں شکاری میرا
ہرگز تیرا دوست بن کے میں نہ دھوکا کھانواں

چوہا بل دے اندر بیٹھا ایہ گل آکھ سناوے
کوّا بول زبانوں اگے ایہ جواب سناوے
نال تیرے اک کم ضروری مینوں یار پچھانی
اوہ پیا سوچے کوّا میرا وڈا دشمن بھاری
تیری میری آپس اندر ملاقات نہ کائی
پھسے جدوں اس پھاہی اندر میں اوتھے ساں یارا
صحی سلامت بچکے نکلے اینھوں تیکر آیا
ایہ تیری ہمدردی چوہیا مینوں نظری آئی
جہاں تک ہووے نال تیرے میں دلی محبّت پاواں
آیاں دونویں بیلی بنیے جے دل چاہوے تیرا
خام خیال تیرے دل اندر نہ کر کھیہڑا بھائی
کیوں مجبور کریں پیا مینوں ناحق میرے تائیں
اگ پانی اگ تھاں تے رکھے کیوں کرن گذارہ
تیرے نال نہ ہرگز میری نسبت ملدی کائی!
میں وچہ تیری خدمت آکر ادلوں عرض گذاری
دیکھ مینوں ازما کے کدھرے نہ دل گھت حیرانی
نہ دھتکار مینوں در اتوں ایہ سب جھگڑا مکا
کریں قبول میری ایہ خدمت ایہ میں عرض سناواں
تینوں یار بناواں کیکر چت نہ میرا راضی
میں نہیوں تیرا دوست بننا نہ کوئی چارہ ماریں
میں کیوں اینویں دھوکا کھانواں بیلی بنکے تیرا
تیرے جہیاں فریبیاں تائیں کیوں میں یار بناواں

چوہے کھاندیاں کانواں تائیں ویکھیا میں کئی واری
نہیں توں باز چکورنی والا قصہ سنیاں بھائی
کوّے آکھ سنایا اگوں مینوں خبر نہ کوئی
چوہے آکھیا بہ جا ایتھے گل سناواں تینوں
اک پہاڑ دے دامن اندر رہے چکورنی بھائی
نال خوشی دے نعرے لا کے اپنا دل بہلاوے
بانکی چال چکورنی دی جد ویکھے باز نگاہوں
آکھے باز چکورنی تائیں تیری چال نیاری
جسدم باز چکورنی دلے دل اپنے نوں لایا
باز ارادہ دل وچہ کر کے پاس چکورنی جاوے
اے چکورنی دل میرے نوں بہت بڑی توں بھاویں
باز جدوں نزدیک پہنچ کے ادبوں عرض گذاری
باز کہیا میں دوستی کارن پاس تساڈے آیا
میری دوستی کر کے کوئی فائدہ جلد اٹھاویں
کہے چکورنی تیری میری نسبت ملدی ناہیں
میرا تیرا جوڑ نہ ملدا میری نسل علیحدہ
اگ بارود کدوں رہ سکدے اک تھاں تے رل دونویں
میں خوشامد کیوں پیا کرناں تینوں خبر نہ کوئی
میں شکار کرن لئی تیرا درگ نہ لاواں تینوں
نہ بیکار پنجہ کوئی میرا نہ طاقت کمزوری
ایہہ بانکیاں چالاں تیریاں میرے دل نوں موہیا
میں خوش طبع تیری نال آپے دلنوں نت لبھاواں

توں خطرے توں خالی کانواں مینوں جان پیاری
دھوکے دے وچہ آکے اپنے کیکوں جان گوائی
باز چکورنی والی اوہ گل خبرے کیکوں ہوئی
واقعہ ایہہ گل سچی دسے اوّل آخر مینوں
لٹک مٹک دے نال ہمیشہ رہندی بہندی ساہی
اِک دن پھردا پھردا اودھر باز قدرتی آوے
اوہ تاں اس تے عاشق ہویا حکم جویں درگاہوں
دل میرے وچہ کر کے ٹکانہ تیری شکل پیاری
دوستی پیدا کرنے خاطر باز خیال دوڑایا !
ادب اداؤں حاضر ہو کے ایہہ گل آکھ سناوے
میرے نال جے شادی کر لئیں بیٹھی چین اڈاویں
اوہ دراڑ پتھر دی اندر جا کے چھپی وچاری
توں کس کارن دس چکورے میتھوں مکھ چھپایا
نال احسان مندی دا میرے سر تے بوجھ اٹھاویں
تیرے کولوں فیض نہ مینوں جا توں ٹریا جائیں
دوستی نال لگا کے تیرے مینوں ہے کی فائدہ
باز جواب سناون لگا نال شتابی اونویں
ایہہ پر میرے دل دے اندر چاہ ملن دی ہوئی
مکر فریب بناون دی کوئی نہیں ضرورت مینوں
جھپٹہ مار کے میں کہہ سکنا ہر دم سینہ زوری
ایس غرض لئی تیرے اگے آن سوالی ہویا
ہور چکورے غرض نہ مینوں ایہہ میں عرض سناواں

نال میرے جد بھر دیاں ویکھن شکرہ لگڑ شکاری
کہے چکور تیری گل سچی جو تنوں آکھ سنائی
کسے موقعہ اتے کوئی میتھوں جیکر غلطی ہووے
باز کہیا معشوق پیاری ایہ کی بات سنائی
بری بات جے دوست کولوں سرزد بھی ہو جاوے
پھر چکورنی ایہہ گل آکھی کہے کسے دے اتے
مگر باز نے کئی دلیلاں پیش گذاریاں آکے
کوئی جواب نہ دے سکی اوہ سخت دلیلاں اگے
نکل دراڑ پہاڑی وچوں جلد چکورنی آوے
سنو حقیقت اوہ چکورنی باز جدوں گھر آندھی
اک ہفتے توں پچھے لگ پیا باز متھے وٹ پاون
آن طبیعت دگڑی اسدی ڈھونڈے کوئی بہانہ
جے چکور کرے گل کوئی نفرت باز لیاوے
باز کہے میں کس گستاخیوں اہنوں مار مکاواں
لگی کرن چکور وچاراں بری میرے نال ہوئی
اپنی بیوقوفی اُتے بہت بڑی پچھتاوے
باز تائیں خوش رکھن والی کوشش کرے بیچاری
اکدن باز بڑا اجھنجھلا کے ایہ گل آکھ سناوے
میں وچہ دھپ دے سڑناں ایتھے توں بیٹھی وچہ سائے
اوہ کنہدی سرتاج بہادر جیونکر حکم سناؤ
رات حضور فرق کی ہووے دھپ کیا یا سایہ
اے بدبخت میری گل ٹوکیں شرم نہ آوے تینوں

میرے ڈر تھیں ویکھ نہ سکن ڈردے شکل تمہاری
اپر خوف تیرے تھیں میری جان لباں پر آئی
ایہ چکور وچاری کدھرے جانوں نہ ہتھ دھووے
بڑی محبت اُہنی ہوندی تینوں خبر نہ کائی
پھر بھی دوست دوست نہ اعتراض لیاوے
فرق محبت دے وچہ آوے گئی پیارو گتے
اطمینان تسلّی دتی سو سو قسماں کھا کے
نال کونسگی دے سنگ ویکھو ہون قدرتی لگے
نال خوشی دے باز اکابر اپنے نال لیجاوے
اک دو روز خوشی دے اوتھے ہنسی وچہ لنگھاندی
ہر گل نوں گستاخی سمجھے لگ پئے غصے اوہن
چار دناں دے اندر اسدا چلیا ٹٹ پیرانہ
کیوں ماردیاں میں اسنوں حیلہ پیا تکاوے
ڈھونڈے کوئی بہانہ ایسا جسدا عذر لیاواں
باز مارے گا مینوں جلدی ڈھونڈ بہانہ کوئی
نبیاں جاندا لاگو باز ہن کوئی پیش نہ جاوے
ایپر نہ کجھ فائدہ ہویا کوشش کیتی بھاری
سن توں بیوقوف چکورے تینوں شرم نہ آوے
ایہ گستاخی میرے کولوں ہرگز جری نہ جاتے
ایس وقت تے رات چانی غور ذرا فرماؤ
ایہ گل سنکے باز بہادر غصہ بہت لیایا
دس شتابی ایسے ویلے کی سمجھیں توں مینوں

باز چکور پکڑے اوتھے جانوں مار مکائی
ایہ چوہے نے کوّے تائیں دسی عجب کہانی
میں چکورنی وانگوں کانواں کیکوں جان گواواں
کوّا آکھے دانشمندا میرا عذر نہ کوئی
تیرے ماردین وچہ میرا موڑ سکے کجہ نائیں
جیکر تینوں زندہ رکھے اللہ خالق سائیں
میں بیوطن مسافر بن کے کول تساڈے آیا
مینوں کریں محروم نہ ہرگز دوستی ولوں بھائی
ذاتی کوئی عداوت ناہیں ہرگز تیری میری
اتے کدورت دل میرے وچہ ہرگز نہیوں کائی
چوہا کہن لگا بھئی کانواں کرنائیں توں مجبوری
میرے دلدے وچوں ہرگز نہیں اندیشہ جاندا
دشمن بھانویں عہد پیمانے کھاوے قسم ہزاراں
جے اعتماد کراں میں تیتھے ایہو فیض اٹھاواں
کوّا آکھے جو توں کیتا شتر سوار اشارا
شتر سوار دی کی گل کیتی مینوں سمجھ نہ آئی
چوہے آکھیا ہے بھئی کانواں میں اوہ گل سناواں
سن بھئی کانواں ٹریا جاوے شتر سوار سپاہی
سانڈنی اُتے اوہ سپاہی خوشیوں چڑھیا جاوے
کالا ناگ جھاڑی وچہ گھریا اسنوں نظری آیا
شتر سوار نہ ایہ گل سمجھی نہ ایہہ بات پچھاتی
ایہ مثال پرانی اسدے دلوچہ یاد نہ آئی
جیہر پھاڑ کے کھا گیا اوہنوں دیر نہ لاوے کائی
توں بھی میرا اوس طرح دا ہیگا دوست جانی
میں کیوں جانی دشمن تائیں دوست یار بناواں
جو آکھیں توں سچی آکھیں دلدی رکھ صفائی
کب تک بھک رُکے گی میری جے کھاواں ناہیں
بہت اسانوں فائدے پہنچن جھوٹھ اہدے وچہ ناہیں
نا اُمیدی کرکے مینوں توں چا دُور ہٹایا
میں کوئی مکر فریب نہیں کردا نال تیرے ہن کائی
کر اعتبار میری گل اُتے نہ کر ایڈ دلیری
میرے دلدی تیرے دلنوں معلم ہوگ صفائی
قسم خدادی میرے دلوچہ نہیں تسلی پوری
ویر پُرانا کدے کدائیں اپنا رنگ وکھاندا
پھر بھی نہ اعتبار لیا تیتے کی جانے کوئی ساراں
شتر سوار دیوانگوں میں بھی آخر ماریا جاواں
مینوں اسدی سمجھ نہ آوے حال سناوے سارا
مینوں اسدا واقعہ سارا آکھ سناناں بھائی
شتر سوار سپاہی دا ایں حالا لکھ وکھاواں
جھل نوں اگ کسے نے ہیسی چا اک پاسیوں لائی
اک جھاڑی نوں اک چوفیروں آکے لانیو لاوے
حیدوں برابر تے اوہ آیا سپ نے آکھ سنایا!
سپ دے نال بھلا نہ کریئے ایہ ہے دشمن ذاتی
پیر ہے پنجائتاں اندر دیوے جویں اکھان لوکائی

تمُوں نہ تربوز ہنیدا بھانویں لیجاؤ مکّے
کوڑے کھوہ نہ مٹھے ہودن لکھ مناں گُڑ پائیے
مورکھ نوں کی پندھ نصیحت پتھر نوں کی پالا
ہیت سیانے رت نہ بندے خطا انہاں توں کھائیے
ایہ مثال نہ جانے ہرگز شتر سوار وچارا
توبرا نیڑے دیناں اس نے ٹنگ کے اگاں بڑھایا
شتر سوار جدوں اس سپ نوں اگوں باہر لیاندا
جان تیری میں آن بچائی جاہ توں جتول جاناں
سپ کاٹھی دے مہُرنے اُتے ہو بیٹھا سی بھائی
جاہ بھئی سپا جتول جانا تینوں کڈھیا اگوں
سپ کہے میں جانا کتھے سن بھئی شتر سوارا
تینوں تے میں اونٹ تیرے نوں جد تک ڈنگ نہ لاواں
شتر سوار حیرانی کرکے ایہ گل آکھ سنائی
اگ وچہ سڑ کے توں مرجاندوں اوہ یادلوں بھلاویں
گھریا ہویا اگ وچہ سیں توں تینوں آن بچایا
ایہ نیکی دا بدلہ مینوں خوب پوچاون لگوں
سپ نے آکھیا شتر سوار دیر نہ لاویں مینوں
واقعہ شتر سوارا میتھے توں احسان کمایا
میں جد تیرا ذاتی دشمن توں کیوں نیکی کیتی
اس نیکی دا ایہو بدلہ ملنا تیرے تائیں
نال بداں دے نیکی کرنی ایہو ہی پھل پاوے
غلطی کرکے توں تاں مینوں اگوں باہر کڈھایا

وید حکیم سیانے سبھے چارے کرکر تھکّے
بد اصلاں توں اصل نہ بندے گوشے بہ سمجھائیے
لکھ صابون کمبل نوں لائیے انت کالے دا کالا
بھانویں بھر کے ٹُلیاں دیناں کچے دودھ پیائیے
رحمدلی نال سپ نوں لگا اوہ بچاون یارا
سپ توبرے وچہ آکے بیٹھا اُسنے پچھاں ہٹایا
شکر خدا دا میں آپہنچا ایہہ گل آکھ سناندا
توبرے وچوں سپ نکل کے کھڑا ہویا جرداناں
شتر سوار حیرانی دیناں ایہ گل آکھ سنائی
ہن کاٹھی دے مہرنے اتے کس کارن آ لگوں
توں نہ جانے میں تساڈا وڈا دشمن بھارا
اوناں چر میں شتر سوارا کیہڑے پاسے جاواں
نیکی کیتی دا پھل مینوں ایہ توں دیناایں بھائی
مینوں ڈنگ چلاون لگا ہرگز شرم نہ کھاویں
الٹا مینوں مارن بدلے ہے توں پھن پھولایا
نیڑے دیناں توبرا ٹنگ کے تینوں کڈھیا اگوں
میں تاں جان کدی نہ دیواں ڈنگ کراں گا تینوں
ایویں توں بے موقعہ اُتے مینوں پکڑ لیایا
اس نیکی دے بدلے مینوں کرنی پئی بدنیتی
تینوں تے اس اوہٹھ تیرے نوں دیواں سخت سزائیں
اج سزا جو تیرے تائیں ایتھے دتی جاوے
میں کیوں غلطی کراں تیرے نال سپ نے آکھ سنایا

اس کارن میں کتیاں باجھوں جان نہ دلیساں تینوں
شتر سوار کہیا بھئی سپا غور ذرا فرماویں
کسے مذہب دے اندر ہرگز ایہ نہیں جائز بھائی
شتر سوار بہتیرا سپ نوں ہر لمحے سمجھایا
سپ نے آکھیا شتر سوارا گل اخیری بھائی
جے نیکی دے عوض بدی توں چھوٹیاں کر دے مینوں
دونویں ٹر پئے پھیر اگانہوں لئے کتوں گواہی
سپ نے آکھیا شتر سوارا بھینس کولوں پچھ لئے
شتر سوار بھینس نوں جا کے سارا حال سُنایا
سُن کے گل بھینس نوں جا کے سارا حال سُنایا
میں ثبوت دیاں اس گل دا بیتیا حال سناواں
ہر اک سالے بچہ جمی میں دیندی رہی بھائی
ویچ ویچ کے دودھ گھیو میرا کنبہ اپنا پالے
مینوں نہ دے سکے ہرگز پھر اوہ دانہ پانی
ایس جنگل دے اندر جیہڑے میں پئی کراں گزارا
کہن لگا میں کل لیجا کے دلیساں ہتھ قصایاں
ہور ثبوت کیا میں دیواں استوں اتے بھائی
سپ نے آکھیا شتر سوارا ہن دس میرے تائیں
پہلوں اوہ تیرے نوں کتاں یا میں کتاں تینوں
شتر سوار کہیا بھئی سپا جلدی نہ کر بھائی
کم از کم توں اک گواہ تے ہور لیو جے میتھوں
سپ کہیا بھئی چنگا شخصا ہور گواہ کوئی آوے

توں کیوں لگوں اگ دیوں جیوں پھڑ کے کڈھیا مینوں
نیکی کیتیاں بدی کریں توں الٹی رسم نہ پاویں
نیکی کر دیاں بدیاں لیسے ایہ کس لکھیا ساہی
اے پر سپ نہ باز خیالوں کسے طریقے آیا
میں زمانے تے سازی کرنا لے کتوں گواہی
سپ تے آکھیا میں پھر ہرگز کجھ نہ آکھاں تینوں
بھینس جنگلوں جیہڑی پھر دی نظر انہاں نوں آئی
جو کجھ کہدے فیصلہ ہووے فکراں وچ نہ پئے
ایس طرح میں سپ نوں پھڑ کے اگوں باہر کڈھایا
ایہ دستور موافق بدلہ آدمیاں لئی ساہی
میں مالک دے گھر دے اندر خوشیوں وقت لنگھاواں
دودھ گھیو ولوں میں سایاں گھر کیتی بے پرواہی
جد میں بڈھی ہو گئی اصلوں مینوں گھروں نکالے
پھٹڑ وچھتا پا نہ سکے پاواں دکھ نمانی
سائیں میرے کل ویکھیا مینوں ہن پیا لاوے چارا
نیکی کر کے اسدے کولوں میں نہیں بدیاں پاواں
شتر سوار جھوٹا اس گلوں سپ دی ہے سچیائی
اگاں ثبوت لین دی ہرگز لوڑ ضرورت ناہیں
ہن کوئی بہتی دیر نہ لاویں ایہ میں پچھاں تینوں
اک گواہ دے اتے ہرگز فیصلہ کرے نہ کائی
پھر توں بیشک ماریں مینوں میں نہیں بھجدا ایتھوں
جے اوہ ووٹ میرے حق دیسی پھر تاں ماریا جاوے

Scanned with CamScanner

سپ نے آکھیا رُکھ بیری دا اسنوں گل سنائیے
شتر سوار بیری نوں جا کے ساری گل سنائی
حال حوالہ سن کے سارا بیری آکھ سُنایا
ہیں ثبوت دیاں اس گلدا جھوٹھ نہ اسوچہ کائی
پہلوں بیر میرے توں لاہون مارن اِٹاں وٹے
بیٹھے سوچن ایس لکڑ دا ایہہ کجھ بنے بناوے
سکی لکڑ میرے اتوں بالن لاہ بناون
دو گواہ ہن گذرے بھائی سپ نے آکھ سنایا
کٹ کھاواں ہن تینوں شخصا دیر نہ لاواں کائی
اک گواہ ہور گذر لین دے فیصلہ جلد نبیڑیں
ادنے پچہ نوں لومڑی کدھروں کول انہاندے آئی
شتر سوار مقدمہ اسدے پیش گذاریا ساہی
توبرا میرے دینال ٹنگ کے اسنوں میں وچہ پایا
لومڑی آکھے میرے تائیں ایہ اعتبار نہ آوے
چھوٹے توبرے دے وچہ ایڈا ناگ کدی نہیں پیندا
پہلوں مینوں توبرے دے وچہ پیکے سپ وکھاوے
رائے میں اینویں دے نہیں سکدی ہرگز تیرے تائیں
سپ نے آکھیا ایہہ کی مشکل ہُنے یقین دلاواں
جا وڑیا سپ توبرے اندر کیتی ایہہ چترائی
توبرے دا منہ بند کر چھیتی ہن کیوں دیر لگاویں
شتر سوار شتابی اُسدا منہ بند کردا ساہی
بند بند چوری ہو گیا سپ دا نکلی جان اُتھائیں

اہدے کولوں فیصلہ آپاں ایسے وقت کرائیے
ایس طرح میں ناگ اس نال ہے نیکی جان کمائی
او ہنتے بھی اس گلدا اوتھے پھیر ثبوت پوچھایا
میں کھلوتی رستے اُتے جد کوئی لنگھے راہی
نالے میری چھانویں بیٹھن نالے ٹہنیاں کٹے
کسے دیہاڑے ٹکولے کے میرے ٹاہن اڈاوے
ہریاں شاخاں توڑ میرے توں بکریاں نوں پاون
کیوں نہ تینوں ایس نیکی دا جاوے مزا چکھایا
شتر سوار اگوں پھر سپ نوں ایہ گل آکھ سنائی
دور دراز کہانیاں اگوں پھیر بیشک نہ چھیڑیں
چھاڑی اوہلے کھڑے اسنے حالت سنی سنائی
ایس طرح ناں اگو چہ سڑ دیاں اہدی جان بچائی
ایس طرح ناں میں استائیں اگوں باہر لیایا
توبرے دے وچہ سپ نہیں پوندا جھوٹھ مینوں دیاوے
شتر سوارا گل تیری نوں کیہڑا سچیاں کہندا
پھیر تساڈا فیصلہ کوئی ایتھے کیتا جاوے
جد تک سپ نوں توبرے اندر ویکھ لواں میں ناہیں
ایسے توبرے دے میں اندر وڑ کے ہُنے وکھاواں
شتر سوار تائیں پھر لومڑی ایہ گل آکھ سنائی
ایسے نادر موقعہ وچوں کیوں نہ فیض اٹھاویں
پٹخیا نال زمیں دے پھڑ کے جان توبرے نوں بھائی
رب دا لکھ کرے شکرانہ مار موذی دے تائیں

حکمت لومڑی دی توں بچیا شتر سوار وچارا
چوہے آکھیا لے بھئی کانواں ایہ حالت سی بھائی
کاں تے آکھیا سن بھئی چوہیا یار تجربے کارا
بہت بھروسہ میں تیرے تے رکھاں یار پیارے
میں رفاقت تیری اُتے ہاں مشتاق نماناں
مینوں قسم جے میں اج تیرا نہ دوست بن جاواں
میں تیرے اس بل دے اُتے دیواں جان پیاری
چوہے آکھیا چنگا بھائی میں دوست بن جاواں
معلم ہوگئی تیرے دل دی مینوں یار صفائی
بہوں چر رہسی انشاء اللہ دوستی تیری میری
بل دے وچوں پھیر چوہے نے منہ نکالیا ساہی
کاں نے آکھیا کیوں نہ باہر توں تشریف لیاویں
چوہے آکھیا کسے قسم دا رہیا اندیشہ ناہیں
اگر برادری تیری کانواں رہی جے دشمن میری
قوم میری دا ایہ ہے خاصہ سن توں میرے بھائی
اک دا دشمن سب دا دشمن اسنوں سمجھیا جاوے
اطمینان تسلی کر کے چوہا باھر آیا
دیر بڑی تک گلاں باتاں اوتھے ہوندیاں رہیاں
کاں نے اک درختے کیتا دوجے روز بسیرا
ایس طرح نال رہندیاں بہندیاں مدت بہت وہائی
اے سیاہ پوشا میں تینوں ایہہ گل آکھ سناواں
تیرے بال بچے توں تیرا آخر دل ترساوے

ایہ چوہے نے کاں دیتائیں حال سنایا سارا
شتر سوارا تے جو ورتی سو میں آکھ سنائی
واقعہ ایہ توں سچا حالا آکھ سنایا سارا
بامروت کتوں نہ ملدے تیں جیہے دوست بھالے
میں بھی بنکے دوست تیرا ایتھے کراں ٹکانا !
اُن تے پانی منہ اپنے وچہ میں نہ ہرگز پاواں
دلدی حالت کوّے جسدم آن سنائی ساری
رکھ امید کدے نہ تینوں ہن میں جھڑک سناواں
توں میں بیلی بن گئے پورے نہ کجھ خطرہ کائی
ہوگ محبت ایدوں اگے استوں ہور ودھیری
ایپر رکیا باہر آؤ نوں کوّے عرض سنائی
آپاں بن گئے دوست پورے خوف کدے توں کھاویں
ایپر اک گل بہت ضروری پچھاں تیرے تائیں
پھر تاں مینوں حاصل ہوئی اکو دوستی تیری
اک دا دوست سب دا دوست نہ کجھ خطرہ کائی
چوہے آکھیا چنگا بھائی چین دے نوں آوے
نال خوشی گل ملدے دونویں سب کجھ دلوں بھلایا
دونویں کرن بسیرا اوتھے جدوں نکالاں پیاں
روزمرہ اوہ رہندے دونویں لنگھے وقت چنگیرا
چوہے اکدن تائیں ایہہ گل آکھ سنائی
ایہہ میں اپنے دلدے اندر وڈا فکر لیاواں
بال بچہ سب تیرا بھائیا ایتھے آندا جاوے

توں دس تیری ہے کی مرضی جو میں آکھیا تینوں
سر متھے تے مناں کہناں جو ئیں تسیں فرماؤ
نہیں امانده دانہ پانی ایس جگہ تے بھائی
آمد و رفت زیادہ ایتھے آدمیاں دی رہندی
میرا وطن نہایت ہر جا دانہ پانی
خورد و نوش لئی ہر چیزاں انت شمار نہ آوے
سچا دوست بھی اک کچھوا رہندا جان اتھائیں
نال لطف دے زندگی گذرے خطرہ خوف نہ کائی
چوہے آکھیا ایہ بھی ہرگز وطن قدیم نہ میرا
میں اک خاص ضرورت بدلے ایس جگہ تے آیا
وطن تیرا تے دوست تیرا ایں سنیاں جد بھائی
میں بھی وطن اپنے دی تینوں کر کے بات سناندا
کاں نے آکھیا ایہ گل من کے مینوں کیتا راضی
باغ باغ ہویا دل میرا ایہ گل سن کے تیری
کوشش کرساں رستے اندر نہ تکلیف پہنچاواں
چوہے آکھیا کوّے تائیں کریئے سفر تیاری
کاں نے اپنی گردن اُتے چوہا پکڑ اٹھایا

کوّے آکھیا سن بھی مٹھوں سب گل معلم مینوں
ایہ جگہ نہیں دلکش ایسی ایہہ خیال لیاؤ
خطرہ لوں خالی نہیں ایہ جاگہ کوّے گل سنائی
فرحت بخش ہوا نہیں ملدی خوشبو نظر نہ پیندی
سبزہ زار چہ پھرے دسدا کثرت نال پچھانی
بھیڈ بھاڈا گوشت واہ والا اوتھے لطف و کھاوے
بڑی امن دی جاگہ اوتھے اپنا وقت لنگھائیے
نال آرام لیچلاں تینوں جے توں آکھے بھائی
خاص میری دلچسپی کوئی نہیں جو ئیں ارادہ تیرا
عرصہ ہو گیا ایس جگہ تے آکے وقت لنگھایا
دل پایا کمدا اوتھے چلیئے دیر نہ لائیے کائی!
ایہ پھیر کسے دن اُتے ہاں تاریخاں پاندا
ہن میں تینوں وطن لوچاواں کر کے حیلہ سازی
آپاں سفر تیاری کریئے من نصیحت میری
نال آسانی سفر دوراڈا تینوں طے کراواں
پہنچیئے وطن پرانے آپاں نال خدا دی یاری
پہنچ وچہ اسدی پوشل پھڑ لئی ایہ سر بند بنایا

مسلماناں دی شہادت تے لڑکیاں دا کھوہ وچہ چھالاں مارنا

روپڑ کھرڑ نوگھانواں دا ایں لکھ کے حال سناواں
سکھ علاقہ بہت زیادہ اوس جگہ تے بھائی

جو کجھ حالت گذری اوتھے وچہ بیان لیاواں
ہندو ساہو کار زیادہ روپڑ اندر ساہی

ادس علاقے مسلماناندیاں بہت ہویاں قتلاماں
مالوہ گیا تمامی اوتھے لٹن مارن بھائی
کجھ روپڑ دے ہندواوہناں اپنے ساتھ رلائے
مسلماناندی گھٹ آبادی روپڑ اندر یارا
ماہ اگست ستاراندے دن اوتھے تاراں آیاں
نہ مسواک بنادن جوگا ہرگز چاقو چھڈو
دن چڑھدے نوں پلساں آکے سخت پابندی لائی
مسلماناں نوں نال حقارت ویکھن ہندو سارے
کھرڑ کرالی وچوں نکل مسلم لوک تمامی
پنڈ نوگھانواں دا بھی تگڑا سکھ آبادی ساری
وچہ نوگھانواں مسلم ساڑھے تن سو بھائی
اُہناں مسلماناں نوں آکے بہت لوچائی تنگی
پنڈوں نکل توہاڈیوں جائیے ہور کہو کی سانوں
جان دیہو پھر ساڈے تائیں کیوں تکلیف لوچاؤ
آخر آپاں رل کے ایتھے ساری عمر گزاری
سکھاں آکھیا اساں توہانوں جان نہ ہرگز دینا
مجھیں گائیں مسلماناں نے ہتھیں آن پھڑائیاں
مسلماناں نے جاون بدلے کیتی جدوں تیاری
ساڈھے تن سو مسلماناں داہیسی آدم سارا
گوردوارے وچہ سکھ تمامی آن اکٹھے ہوئے
سکھ کسے نے مول نہ کہنا جیکر مایتے ناہیں
پیشی ویلے کٹھ سکھاں دا آکے ہویا بھارا

مسلماناں تے حملے ہندے ویکھے لوکاں عاماں
نالے لڑکیاں چک لیائے سکھ سن کائی
غنڈے تے بدمعاش تمامی کٹھے ہو کے آئے
ہندواں سکھاں دا سی اوتھے آخر پلّہ بھارا
مسلماناں توں چھریاں چاقو جلدی جان لٹایاں
کوئی تہانوں نہیں رکاوٹ بیشک پھڑ کے ڈھو
مسلماناں دی کرن تلاشی دیر نہ لاون کائی
مگر سکھ گئے جدا اوتھے برے ارادے دھارے
روپڑ دے وچہ آگئے سارے رکے خاص عوامی
اہناں مسلماناں نال کیتی بہت بری بدکاری
دوجی سکھ آبادی ساری نو سو سکھ عیسائی
مسلماناں نے آکھیا سکھو ایہ گل نہیں ہے چنگی
مجھیں گائیں بیل چوپائے دیتے اسیں توہانوں
نام خدا دے ساڈے اُتے ایہ احسان کماؤ
جاندی وار نہ اکد وجے نوں دکھ لوچائیے کائی
کہے توہاڈے اسیں سکھی توں کیکر لائیے جہناں
پھیر زراعت کھیتی والیاں سکھاں ونڈیاں پایاں
ہور زیادہ چائل چڑھ کے ساری قوم کفاری
پنج سو سکھ نکلیا پنڈوں جتھا بنا کے بھارا
گلاں کردے جے ساڈے توں مسلمان نہ موئے
پاکستانے جان نہ دیئے زندے اسیں کدائیں
گوردوارے وچہ آدم آیا نکل سکھاں دا سارا

پتہ لگا پھر مسلماناں نوں اج سکھاں نے پیناں
سوٹے لکڑ انہاندے کول ہور چیز نہ کائی
چوکیدار ہیسی اس پنڈ دا اک جہاناں بروالہ
پتہ لگا بھئی اج سکھاں نے ہے کجھ کرنا کارا
جو کرنا جے کر لو بھائی اپنا چارہ کوئی
اپنے مارن بدلے اہناں قسماں ہین اٹھایاں
مسلماناں نے آکھیا ایتھے واہ نہ چلدی کائی
مسلماناں نے وچہ نوگانواں اک مکان تکایا
دیگر ویلا ہو گیا اتوں ویکھ اللہ دا بھانا
تیویاں انہاں اک کوٹھے وچہ کر کے وکھ بہایاں
لکڑ سوٹا اِٹاں وٹے مسلماناں نے جوڑے
مسلماناں نے شاماں ویلے جدوں نمازاں پڑھیاں
پتہ لگا پھر مسلمان بھی اک تھاں کٹھے ہوئے
گورو گرنتھ دیاں کھا قسماں ہوئے سکھ روانہ
چوکیدار جہانے نوں جا کے سکھاں آن بلایا
چوکیدار جہانے نوں سکھاں اکو گل پچھائی
کوئی صلاحیں نہیں سردارا اوہنے آکھ سنایا
پھیر سکھاں نے مسلماناں نوں ایہ گل آکھ سنائی
مسلماناں نے آکھیا بوہا اساں نہیں کھولنا بھائی
خطرہ جان ہٹا دیواں گے جدوں اسیں لنگھ آئے
سکھاں بالنسی لوڑیاں لیکے چار چوفیرے لایاں
مسلماناں نے ڈانگاں دینال اس طرح پھڑکایا

اہناں ساتھوں اگلا پچھلا ہے اج بدلہ لیناں
نہ اسلحہ نہ برچھی ٹکوا مسلماناں کول بھائی
اوہنے آن سکھاں دا ڈٹھا جتڑیا گھالا مالا
اوہنے جا کے مسلماں نوں حال سنایا سارا
قوم سکھاں دی کل اکٹھی گوردوارے ہوئی
اسلحہ گولیاں بھی کجھ اُہناں جیتو تھیں منگوایاں
پلساں ساڈی گل نہ سننی دشمن کل خدائی
موچی تیلی شیخ جولاہیا اوتھے کل بُلایا
مسلماناں نے اک مکانے لایا آن ٹکانا
بندے بیہے صحن وچالے ربدیاں بے پرواہیاں
مسلمان سی سکھاناں لوں اصلوں بالکل تھوڑے
اوسے ویلے آن سکھاندیاں فوراً فوجاں چڑھیاں
برچھے تے کرپاناں لیکے جاں سکھ اُٹھ کھلوئے
بجلی وانگوں پئے لشکادن برچھے تے کرپاناں
اوہ تاں پاگل بھل گیا باہر نکل کے آیا
کی صلاحیں کر کے ایتھے جڑ بیٹھے جے بھائی
تائیں اک نے برچھا اہدے سینیوں پار لنگھایا
بوہا کھولو بوہا کھولو سارے دین دوہائی
سانوں خطرہ جان اپنی دا سچی گل سنائی
نال غصے دے سکھاں اگوں لول جواب سنائیے
دونہہ دونہہ جنیاں چڑھ کے اُتے نظراں تلے گایاں
وچہ حویلی ڈیک تناں نوں دوزخ وچہ پوچایا

باہر ڈگے جو زخمی ہو کے کر دے حال دہائی
ڈھوہنی کندھ شروع چا کیتی پھیر سکھاں نے یارا
پھر بھی مسلماناں نے اگوں اِٹاں وٹے مارے
پھیر اہناں نے تیل مٹی دا بوہے تے چھنکایا
گھنٹے پچھوں لوہا سڑ کے کوٹھا ڈھیہہ پیا بھائی
مسلماناں نے بلدیاں بلدیاں کرڈیاں ہتھ اٹھایاں
ادھی رات ہوئی سی پوری ایویں کر دیاں بھائی
دور کھلو کے پھیر سکھاں تے گولیاں سان برسایاں
گولیاں اگے مسلماناں دی واہ نہ چلے کائی !
جس کوٹھے وچہ بڈھیاں سیٹن نالے بال ایانے
پیپا تیل مٹی دا لیکے اُتے پلٹیا بھائی
تیویاں نکل کوٹھے وچوں باہر شتابی آیاں
پھیر سکھاں نے غلبہ پا کے مسلماناں نوں پھڑیا
گولیاں دیناں مسلماناں دے بندے مرے ستائی
بندے پینتی مسلماناں دے سکھاں پھڑ پھڑ تاڑے
آکھن لگے مسلماں نوں ہن دسو کھاں بھائی
کیہڑی موت تہانوں ماریئے سانوں آکھ سناؤ
جیکوں اوہ آکھے گا آکے انویں دیہو سزائیں
جتھے دار نے ایہ گل آکھی سچی بات سناواں
مسلماناں نوں جتھے دار نے ایہہ گل آکھ سنائی
حکم گورو دا جیہڑا کوئی مذہب اساڈے آوے
سکھاں آکھیا مسلماناں نوں جیکر زندگی چاہو

ایہ کی کیتا مسلماناں نے آکے دُھم مچائی
مسلماناں نے پھر بھی اوتھے خوب لگایا چارا
اندر داخل ہون نہ دتے مسلماناں نے سارے
لا کے تیلی پھیر اہناں نے لانبو خوب مچایا
بوہے دے لے قوم سکھاں دی لنگھن بدلے آئی
نال اہناں دے کل سکھاں دیاں سنگتاں دور بھجایاں
سکھاں اپنے والی ساری واہ تمامی لائی
آنقصان اُہناں نے کیتا ربدیاں بے پرولیاں
کافی بندے زخمی ہو تے گولیاں دیناں بھائی
اہدی چھت سکھاں نے پٹی کر کے زور دھگانے
پھر کوٹھے نوں لے ایماناں اگ شتابی لائی
جد کوٹھے نوں تیل پلٹ کے سکھاں اگاں لایاں
مسلماناں دا کٹک اہناں نال دس منٹاں تک لڑیا
یاراں سکھ اہناں نے مارے کر کے سخت لڑائی
پچھے رہ گئے بڈھیاں بچے یا کجھ بندے ملے
کیکوں کیتی نال اساڈے ڈٹ کے تساں لڑائی
اِک نے آکھیا جتھے دار نوں جلدی نال منگاؤ
جتھیدار نوں سد لیا ندا دیر لگاؤندے ناہیں
پچھلا لیکھا دوہاں دھراں دا ہو چکا ہے ساواں
جس نے موتوں بچنا ہووے امرت چھک لے بھائی
کل گناہ معافی اہنوں قتل نہ کیتا جاوے
امرت چھکو کیھرے پاؤ بانا سکھ سجاؤ

ہتھ بھڑ و کر پاناں آکے تیں اسیں سب بھائی
سکھاں تائیں مسلماناں نے ایہ گل آکھی یارا
بیشک قتل کر و چا سانوں ساڈا عذر نہ کائی
موتوں خوف مسلماناں نوں ہرگز ناہیں آوے
اس زندگی توں لکھاں حصے سانوں موت چنگیری
اساں تو ہاڈے کولوں سکھو امرت چھکنا ناہیں
موت اڈیکاں لگیاں سانوں آس جیون دی لاہی
موتوں ڈر کے اساں نہ ہرگز اپنا مذہب گوانان
جیکر مریئے دین اپنے تے موت شہادت پایئے
جو کرنا جے کر لؤ سانوں دیر نہ لونی کائی
ایہ گل سن کے سکھاں تائیں ڈاہڈا غصہ چڑھیا
پھیر زنانیاں کولوں اہناں جبراً بچے کھوہے
مسلماناں نے آکھیا پہلوں سانوں پھڑ کے مار دو
ایہہ معصوم ایانے بچے نہ کوئی کم گوایا !
سکھاں آکھیا گورو گوبند سنگھ دا ایہ وَیر پرانا
بچے مار اہناں دے سکھاں پھیر ایہہ متا پکایا
سکھاں آکھیا ہن نہیں دینا لشر اہناں دا کائی
دو جے بندے بڈھیاں تائیں فوراً مار یا جاوے
وچہ حویلی دے کھوہ ہیسی وڈا اگا سجری بھائی
نیکوکاراں لڑکیاں سمجھن ہن کی چارہ کریئے
لڑکیاں آکھن عزت اپنی غیراں کنوں لہلیئے
اگر بچالئی اپنی عصمت دینا اتوں بھیناں

رہ سکدے جے ایس جگہ تے نِند وچار نہ کوئی
زندگی بدلے کیکوں چھڈیئے اپنا دین پیارا
اپنے دین اندر مر جایئے کریئے شکر ادائی
بیشک پھڑ کے ایسے ویلے سانوں ماریا جاوے
کرو شہید اساڈے تائیں ہن کیوں لاؤ دیری
جو کرنا جے کر لو سانوں کیوں پے کرو صلاحیں
ایہں ضروری پہنچیا نوانگوں آن پھسے چہ پھاہی
سے برساں جے زندہ رہیئے اوڑک نوں مر جانا
مر کے سدا حیاتی لونی کیوں پیئے چت ڈولایئے
یا مار و یا چھڈو سانوں گل کرو اک دائی
لے ایماناں سکھاں نے پھر ایہ طریقہ پھڑیا
ٹنگ کے اہناں برچھیاں اُتے ونگاں تھایا کوہے
بچیاں دے نہ الویں پھڑ کے ناحق خون گذارو
اہناں نوں کیوں ناحق جاندا پھڑ کے مار مکایا
کیوں نہ لیا تو ہاتھوں جائے کر کے زور دھگاناں
ہن کی نال انہاندے جاوے ایہ سلوک کمایا
نوجواناں لڑکیاں رہ جان لوڑ جنہاندی آہی !
لڑکیاں پھڑ کے پاسے کر لو سکھاں متے پکائے
کسے زمانے وگداسی اوہ جاتے کل توکائی
لے دیناں دے کی ہتھ اوناں کھوہ وچہ ڈِگ کے مریئے
اسدے نالوں بہتر سانوں ڈُب کھوہ ہے مر جلیئے
سب توں چنگی ایہ گل سانوں ہور اساں کی لیناں

کافراں دے ہتھیں آکے آپاں دکھ اٹھایا
اس جاگہ مارے سکھاں ساڈے ماں پیو بھائی
نوجواناں لڑکیاں آکے کھوہ وچہ چھالاں مارن
چالیاں نوجواناں لڑکیاں گھم گھم چھالاں لایاں
سکھ حیرانی دل وچہ کردے ایڈی دیکھ دلیری
کجھ مویاں کجھ پانی اُتے زندیاں ہیسن تریاں
رہندی حالت اک لڑکی دی مرکے پھیر سناواں
پینتی بندے پھڑ کے جیہڑے سان سکھاں تے تاڑے
یا تے پھڑ کے مارو سانوں یا تے دیہو رہائی
اسی شہادت پاون بدلے دلوں بجانوں راضی
اُس چھوہڑا اتے دو سکھ مرکے جتھیدار نے گھلے
مسلمانداں آکے اُنہاں مرکے گردناں لاہیاں
ادھکڑ بندے بڈھیاں مارے نالے بال ایانے
پنج ست رہ گئے بڈھڑے بالے اٹھ نو بڈھڑیاں یاں
صرف ستاراں بڈھیاں بندے بچکے اوتھوں آئے
سی اک اوتھوں بچکے آئی عاجز بڈھڑی مائی
پوترے پتر نوہاں تے خاوند اوتھے سب مروائے
اوہنے آکھیا پوتری میری نوجوان کواری
چالیاں کڑیاں کھوہ وچہ جاکے چھالاں ماریاں ساہی
مرکے لاشاں جاں کڑیاں دیاں پانی اُتے تریاں
ہتھ پھڑ آکھاں میں پوتی دا نہ ڈگ کھوہ وچہ دھیئے
ایہہ میرے کہندیاں اُہنے چھال کھوہ دے وچہ ماری

اس جیون توں مرنا چنگا لڑکیاں آکھ سنایا
جیو کے آپاں ہے کی لیناں ایہہ صلاح پکائی
لا الہ الا اللہ موہنوں بول پکارن ! !
کھوہ دے اندر ڈک کے اہناں اجل شہادت پایاں
چالیاں جاکے چھالاں ماریاں کھوہ وچہ اکے ویری
دس منٹاں وچہ سسکیاں لیکے اوہ بھی آخر مریاں
پہلوں حالت دو وچہاندی میں وچہ بیان لیاواں
مشکلاں بن کے سٹے ہوئے اوہ پینتے کردے ہاڑے
ساڈے تے تلوار توہاڈی کیوں نہیں چلدی بھائی
دین سچے وچہ لیجائے سانوں آپ خدا دا ندا قاضی
چنڈ کے ٹوکے چھیانوالے ہتھیں پکڑ لے چلے
پینتیاں مسلماناں نے اوتھے اجل شہادتاں پایاں
دن چڑھدے نوں پور کھپایا کمر کے زور دھکا تے
راتو رات سکھاں نے پھڑ کے کیتیاں ہین صفایاں
جنہاں آکے پاکستانے سانوں حال سنائے
اہنے کہیا ستاہراں دیناں میں بھی بچکے آئی
اوس کلی نوں قدرت ربدی پاکستان لیائے
روک رہی ہیں پھڑ کے جداس چھال کھوہ دے وچہ ماری
پوتری میری وچہ اہناں دے کھوہ وچہ چھال لگائی
کڑبل کڑبل کھوہ وچہ ہوئی گلاں جاہن نہ کریاں
ٹکراں مار کندھاں نال آپاں اجل پیالے پیتے
اُتے کڑیاں دے او جاپئے سنو حقیقت ساری

تھاں نہ لبھے ڈبن جوگی اندر کھوہ دے کائی
پوتری میری کھوہ دے اندر سی اک دین الایا
آہرنی موتے آہرنی موتے ہن کی دیراں لایاں
ہائے ہائے شالا میرے جوگا کھوہ وچہ رہیا نہ پانی
یارب سایاں کھوہ وچہ ڈگیاں مینوں موت نہ آوے
جے توں میرا خالق سچا نہ کر موت دُریڈی
کافراں سکھاں دا نہ مولا مینوں ہتھ لگاویں
اپنی عصمت کارن جد میں چھال کھوہ دے وچہ ماری
انتظار میں کرنی ہاں بیٹھی پاس موت نہ آوے
پھیر سکھاں نے آکے کھوہ وچہ جدم نظر دگائی
لڑکی شکل حسین ڈٹھی جد کھوہ وچہ اس نے یارا
لج لیا کے ملی ادہتے کھوہ دے وچہ وگائی
یارب خاتمہ کر دے میرا کافر نہ ہتھ لادے
پردے پوش خداوند سچے جلدی کر دے مینوں
کافراں ہتھوں میری مولا عصمت نہ لٹواویں
شرم حیا دا برقعہ لیکے چھال کھوہ دے وچہ ماری
پوتری اپنی دی اوہ مائی ساتوں گل سناوے
لج نوں پھڑ کے جد اوہ کافر اترن لگا تھلے
پوتری میری ہتھاں دیناں لاشاں پرہاں ہٹایاں
ایہ گل آکھے درد فراقوں جگہ دیہو کجھ بھیناں
لاشاں پرہاں ہٹا کے لڑکی جاں کجھ جگہ بنائی
جد لڑکی نے پانی دے وچہ اپنا سیس چھپایا
ایس طرح دا واقعہ ساتوں آکھ سنایا مائی

اتے لاشاں دے اوہ ڈگی جند بھیانے ساہی
اہدے اک لفظ نے میرے پھیک کلیجے پایا
ویر بھراواں میتھوں پہلے کیویں شہادتاں پایاں
جس وچہ اجل شہادت پاواں ہووے ختم کہانی
تیری بے پرواہی مینوں ڈاہڈھے دکھ وکھاوے
اوگنہاری دنیا اُتے نہ کوئی میرے جیڈی
جان میری نوں قبض کرن لئی عزرائیل پوچاویں
پھیر کیوں موت نہ دیویں مینوں یارب خالق باری
اس لڑکی دا حال حوالہ مائی آکھ سناوے
پوتری میری جدوں اہناں نوں زندہ نظری آئی
کہن لگا ایں کڈھاں اسنوں کر کے اپنا چارہ
رو کے لڑکی رب اپنے نوں ایہہ فریاد سنائی
لڑکی اپنے رب سچے نوں ایہ فریاد سنائی
شرم رکھیں توں یارب سایاں کل توفیقاں تینوں
جسم میرے نوں کسے کافر نہ توں ہتھ لواویں
محشر دے دن عذر کراں گی جے توں شرم اتاری
ایہ گل سنکے اس لڑکی دی نیر اکھیں وچہ آوے
مائی آکھے میں پئی ویکھاں پوتری اپنی ولے
آکھن لگی شرماں رکھیں میریاں یارب سایاں
میں بھی سنگ تواڈے رلناں ہن کی جیوکے لینا
زوروں پانی دلو وچہ اُہنے گردن بھیر چھپائی
لاشاں اتوں ملکیاں اوہنوں نکل روح سدھایا
حالا سنکے اس لڑکی دا دل نوں چڑھے توائی

قصہ دوسرے قلندر کا

پھیر قلندر دوسرے نے اُٹھ کے حال سنایا
بڑا ذہین تے شائق علمدا ساں میں دلوں بجانوں
پھیر تفسیر حدیثاں پڑھیاں نظماں نثراں پڑھیاں
کاتبی خوشنویسی میری ایتھوں تیکر آہی
لیکن میری قسمت نے کجھ ایسا ایہ لکھایا
میں ہمراہ کجھ لے کے تحفے ہویا جلد روانہ
میں سلطان ہندوی طرفے جسدم ٹریا سائیں
رستے وچہ پنجاہ قزاقاں سانوں گھیر لیا سی
آخر اوہ قزاق اسانتے ڈاہڈھے غالب آئے
میں بھی زخمی ہویا مڑکے چلیا بھج میدانوں
پھر بھی بدحواسی ہیں نہ دل اپنے وچہ پائی
میری بے کسی تے بی بی غور ذرا فرمانا
نلے زخمی نالے بھکھا نالے تھکیا سائیں
اک مہینہ ایس طرح میں پورا سفر اُٹھایا
سبزہ زار شہر دے پاسے ہیسن باغ بہتیرے
کپڑے پھٹے تے ننگے پاؤں جاپاں حال فقیراں
آخر میں اک درزی کولوں جا کے حال پچھایا
دھوکے نال شہنشاہ تینوں اوتھوں ہے بلوایا
خبردار ایہ پتہ نہ اپنا ہر اک اکے کہنا
اک حجرہ اس درزی مینوں رہنے لئی فرمایا

باپ میرے نے مینوں بی بی جمدیاں پڑھنے پایا
چند دناں وچہ میں پھر ہویا حافظ خاص قرآنوں
ہر فن اندر آ کے ہیسن گڈیاں چڑھیاں
علم ہیئت تے ہند پڑھکے خوب ترقی پائی
ہند شہنشاہ اک دن مینوں اپنے پاس بلایا
خادم نال میرے چند ہیسن دساں کی افسانہ
دس گھوڑے اسباوں لدے تحفے کارن بھائی
آنڈ بکھیڑا ہویا ساڈا لڑنا جنگ پیا سی
نوکر چاکر میرے پھڑ کے اوہناں مار مکائے
دم ٹٹ گھوڑا راہ وچہ مریا نکلیا تیر کمانوں
پھر میں اوتھوں پیدل ٹریا قدرت نال الٰہی
تھکا ٹٹا پینڈے یاندا میں بھکھوں درد رنجانا
اک پہاڑے جا کے سُتا پیش نہ جاوے کائی
منزل منزل میں طے کر کے اک شہر وچہ آیا
بہتا حال خراب میرا سی نہ کجھ پلے میرے
اے بی بی میں روواں بہ کے ہائے میریاں تقدیراں
درزی حال حوالہ سن کے ایہ مینوں فرمایا
باپ تیرے دا دشمن وڈا توں کوئی پتہ نہ پایا
بدسلوکی کرے شہنشاہ بچکے اس توں رہنا
اسدے اندر میں پھر جا کے اپنا وقت لنگھایا

جد میں اوتھے تھکے ٹٹے دو تن روز گذارے
ہے پیشہ کوئی آوندا تینوں روزی جیہیں کماویں
کئی کم دسے مینوں اہنے آخر ایہہ فرمایا
چاہنگیا اک بنا کے دتا اوس شخص نے مینوں
امر ذلیل قبولیا اوہ میں کارن سخت ناداری
قصہ کوتاہ لکڑیاں میں کئی دن تیکر ڈھویاں
اک دن غالب امر جباری میں جنگل نوں آیا
اک درخت اتوں میں کٹیا نال کوہاڑی سائیں
ماری سٹ کوہاڑی میری لوہے تے ٹکراوے
مٹی جدوں ہٹائی پاسے پھر نکلی اک باری
ستے کوہاڑی باری تھانی لنگھ گیا میں اندر
پیل پائے سونیدے اہدے بڑا امکان شاہانہ
شاہی محل اندر میں جا کے جدوں دھیان اٹھایا
نال خوشی دے ہسکے بی بی ایہہ گل آکھ سنائی
ٹھنڈا ساہ بھر کے پھر بی بی چھم چھم کر کے روئی
آدم زاد بندہ میں اجتک نہیں اس تھاں تے پایا
میں فریفتہ ہویا اُستے صورت ویکھ لاثانی
میں اک جادوگر دے قبضے بہت چرانتوں آئی
میرے باپ بھتیجے دینال ہیسی عقد پڑھایا
خوفناک میں ہوکے ڈاہڈی سخت بیہوشی پائی
دس دن پچھوں اکدن اوہ جن میرے کول گذارے
میرے پاس اگر توں رہنا جیکر شخصا چاہویں

پھر اوہ درزی پچھن لگا توں سن یار پیارے
ایس طرح توں وہلہ بہہ کے کیکر وقت لنگھاویں
لکڑیاں چن جنگل وچوں اُہنے آکھ سنایا
اک کوہاڑی تے اک رسی ایہ کجھ لے دیاں تینوں
لکڑ ہاریاں دے نال ٹریا سنوں حقیقت ساری
چند دنا نو چیر دو تن مہراں جمع میرے کول ہویاں
رسی لک کوہاڑی موڈھے دھر کے جدوں لیایا
پھیر لگا میں تنا کٹاون پٹ زمیں کجھ بھائی
پھر میں پاسے کیتی مٹی کجھ نظری آیا
اس باری دا بوہا لاہ کے نظر جدوں میں ماری
عالی شان مکان دسیندا مینوں پکا مندر
جد میں اہدے اندر پہنچا بدلیا ہور زمانہ
اک حسین عورت نے مینوں مار آواز بولایا
شکر کراں میں آدم زادے مینوں شکل وکھائی
پنجی سالاں دی میں شخصا ایتھے قید ہوئی
شکراں کراں میں توں اج آکے دید جمال وکھایا
پھر اس عورت میرے اگے کیتی گل زبانی
تمرس شہنشاہ دی میں بھی چھوٹی لڑکی سائیں
اک جادوگر جن شتابی مینوں آء اٹھایا
ایتھے جن لیایا مینوں کر کے قید رکھائی
ہے چونہاں دن ہو گیا ایتھوں چھ دن رہو کنارے
پنج دن تیکر میرے کولوں خوب آسائش پاویں

میں منظور کیتی گل اہدی نہ کوئی عذر لیایا
نویں پوشاک پہنا کے مینوں آمسند بیٹھایا
بعد ضیافت پھر اوہ بی بی کڈھ شراب لیائی
پھر میں آکھیا اس بی بی نوں توں کیوں قیدن ہوئی
عورت آکھے اے شہزادے باہر کویں میں جاواں
نو دن توں رہیا کر ایتھے نہ دسواں دن پاویں
آہ طلسم ہے جن دا ایتھے جد میں ہتھ لگاواں
میں پھر آکھیا اس بی بی نوں آون دیہ جن تائیں
جا ماری لت طلسم تائیں توڑ دتا میں پھڑ کے
اگ دے شعلے نکلے وچوں پھر تاریکی چھائی
میں پھر نکلیا ساں اوتھوں کر کے اپنا چارہ
اس بی بی توں پچھن لگا جن برہنہ بھائی
اوندیاں ہویاں غلطی میتھوں بہت بری گل پائی
جن نے حال پچھایا سارا جاں بی بی توں جاں
بی بی آکھے کیف شرابوں جام جد دوں میں پیتا
جن کہے توں جھوٹھ سناویں اے بڈھیے بدکالے
بی بی آکھے شاید کوہاڑی ساتھ تیرے ہے آئی
جن بی بی نوں مارن لگا بی کرے پوکاراں
میں پھر لکڑیاں کجہ لیکے شہر گراں ول آیا
دو دن توں نہ آکے درزیوں میں پایا گراں وچ جاواں
اپنی بے وقوفی تے میں بہت برا اچھپتایا
اوہ کوہاڑی رسی میری اک بڈھڑا لے آوے

نال خوشی دے عورت مینوں وچہ حمام نہوایا
نال اہدے پھر رل کے بیٹھا نالے کھانا کھایا
بیوے آپ تے نالے مینوں اہنے رج پیائی
چل ہوا دنیا دی لیندے نہ کر خطرہ کوئی
جس جن مینوں قیدن کیتا خوف اُہدے تیوں کھاواں
اک دن جا کے باہر گذاریں نو دن مڑ کے آویں
اوسے وقت ہووے جن حاضر ایہ میں آکھ سناواں
مار دیاں پھڑ جا نوں اسنوں دیر لگاواں ناہیں
ڈولے کھاوے محل پیا اوہ لاٹ نکلے پھڑ کے
بی بی آکھے ہن تے شخصا تیری شامت آئی
اوتے چیر نوں جن برہنہ آکے کرے پکارا
کس کارن ایہ طلسم ٹٹا دسیں گل کہانی
رسی اتے کوہاڑی رہ گئی میری اوتھے سائی
اُہنے اگوں گل سنائی ہو کے بڑی نمانی
پیر لگا تے طلسم ٹوٹا میں خیال نہ کیتا
رسی لتے کلہاڑی ایتھے رکھی کس کنارے
مینوں خبر نہیں اس گل دی کیا معلہ سائی
میرے بدلے اس بی بی نے جن توں کھادیاں ماراں
اس درزی نے میرے کولوں حال تمام پچھایا
میں کیہڑے دا ڈھونڈاں جا کے نہ کوئی مینوں ساراں
قدرت ربدی جاں دن دو جا خیریں رب چڑھایا
لکڑہاریاں کولوں آکے اوہ پیا حال پچھاوے

ہے معلوم کوہاڑی رسی ایہ کسدی ہے بھائی
رستے وچوں میرے تائیں ایہ بھائیو ہتھ آئی

ایہ سن کے میں کنبن لگا رہی نہ ہوش ٹکانے
اوہ جن جیہی اوٹھوں والا اوہ گل میری جانے

مینوں جن پچھانیاں آکے دھڑ یتوں پکڑ اٹھایا
ول اسمان شتابی مینوں سی اوہ لے کے دھایا

بڑا بلند لیجا مینوں طرف اسماناں بھائی
پھر اس بی بی دے کول لے گیا دیر نہ لائی کائی

خون آلود زمیں تے بی بی درد کنی پئی رووے
مڑکے جن برہنہ آکے حاضر پاس کھلووے

کہن لگا آہ یار تیرا ایں پھڑکے دیکھ لیاندا
بار ہتے تلوار پکڑکے جن برہنہ آہندا

جن کہے توں ایس شخص نوں دیکھیا ہے یا ناہیں
کہے شہزادی میں نہ ہرگز ویکھیا اسدے تائیں

جن نے پھیر شہزادی تائیں سی تلوار پھڑائی
سر کٹ ہتھیں ایس بندے دا اُہنے گل سنائی

شہزادی نے آکھیا ایہی میں وچہ طاقت ناہیں
بے گناہ نوں قتل کراں میں ناحق دیاں سزائیں

ثابت کراں گناہ تیرے وچہ تیرے اس انکاروں
ہن توں میتھوں بچ نہیں سکدی ایس گناہ دکیاروں

پھر اس جن نے میرے تائیں ایہ گل آکھ سنائی
اوہا آ تلوار شتابی میرے ہتھ پھڑائی

اس بی بی دا کٹ سر اٹھکے ہرگز دیر نہ لاویں
میں پھر آکھیا جن دے تائیں نہ تلوار پھڑاویں

ناحق قتل کراں کیوں اہنوں مینوں لوڑ نہ کائی
نال میرے کر جو کجھ کرنا پھر میں گل سنائی

مینوں پھیر شہزادی کہندی توں نہ دیر لگائیں
کرکے قتل مینوں توں بیشک اپنی جان بچائیں

آخر جن نے شہزادی دے ہتھ کٹے چا دونویں
اوہ وچاری درداں ماری رحلت پا گئی اونویں

حالت ویکھ بی بی دی مینوں غش لاتے غش آیا
مار جناں ہن مینوں چھیتی کیوں اتنا چر لایا

جن کہیا میں تیرے تائیں ہرگز ماراں ناہیں
ہور طرح نال تیرے تائیں دیواں سخت سزائیں

تینوں اک جناور بناکے ایسے وقت اڈاواں
کی جناور بنا چاہیں تیتھوں میں پچھاواں

اپر پھیر اس جن نوں میں ایہ گل آکھ سنائی
جن بہادر جیکر مینوں دیویں بخش رہائی

رہن دیویں جے میرے اُتے ایہہ صورت انسانی
بھلا کرے گی اول آخر میتھے ذات ربانی

شکر گذار ہوا نگا تیرا کریں معاف جے مینوں
رب جزا دیوے گا آخر ایسے گل دی تینوں

جویں مسعود حاسد نال کیتا توں بھی کر دے یارا
شکر گزار تیرا میں ہوواں کر شکریہ بھارا

جتن کہیا مسعود حاسد دا مینوں ذکر سنا دیں
جیکہ گل کوئی چنگی ہوسی توہیں خلاصی پاویں

قصہ حاسد اور مسعود کا

شہر کسے دے وچہ رہندے ہیسن دو بندے ہمسائے
کولو کول مکان انہاندے تے دروازے آہے

اور مسعود دا جو ہمسایہ اس نال حسد کریندا
کہے مسعود میرا ہمسایہ پچھا نہیں چھڈیندا

مال اور اسباب مکان تمامی اس نے ویچیا سا ہی
شہر دوسرے جا کے اوہنے جا رہائش بنائی

بارہ میل دور اڈا ہیسی اس حاسد توں یارا
لگا پتہ حاسد نوں پورا اوہ نہ کرے گوارا

جا مسعود حویلی جہڑی اس نے مل چکائی
کئی کمرے کئی حجرے اس وچہ انت شمار نہ کائی

اک مزار تے اُتھاں کھوہا اوس حویلی اندر
چار چوفیر دیواراں ہویاں سوہنے پکے مندر

مجلس نال فقیراں رکھے نالے عرس کرادے
بہت بڑی مشہوری اسدی اللہ کیتی جاوے

خاص عواماں خبراں پایاں لوکیں فیض اٹھاون
دنیادار ہزاراں آکے نیک دُعا کراون

پائی خبر حاسد نے اکدن اوہ مسعود گرامی
اوس شہر دے وچہ چرچا اسدی کردے خاص عوامی

حاسد نے رنج دل وچہ کیتا آکھے کرناچارا
اس کیوں جا کے عزت پائی ٹریا گھروں نکارا

حاسد کہے اذیت جا کے اہنوں جلد پوچاواں
سنو حقیقت ہن میں جا کے اسدا حال سناواں

اوہ نٹھے پہنچا جا کے حاسد جا ملیا اس تائیں
اُٹھ مسعود شتابی ملیا دیر لگاوے ناہیں

کہے مسعود میرا ہمسایہ کدے کدائیں آیا !
ادب ادا بوں ملیا اوہنوں سارا حال پچھایا

خوب تواضع کیتی اس نے شک نہ چھڈیا کائی
سوچ سمجھ کے ساریاں گلاں اپنے سوچیاں سائی

شاموں پچھے حاسد آکھے ہن کوئی پھند چلاواں
کوئی اذیت اسدیتائیں جلدی نال پوچاواں

حاسد کہے مسعودا بھائی آپاں دوست بیلی
دس بھرا ایہ کویں خریدی آکے ایڈ حویلی

آ مسعود حاسد دیتائیں نتھا نواں کل وکھاوے
اکٹھے کھوہ دے کول برابر اسنوں پھیر لیجاوے

کہن لگا ایہ باغ تمامی تے آہ وچے کھوہا
ایہ کتنے دا ئل خریدیا حاسد گل پچھاوے
سٹ مسعود نوں کھوہے اندر بھج گیا سی بھائی
پریاں نے جھٹ کھوہوں کڈھیا اوس شخص دیتائیں
کہن لگا کوئی حکمت ہوسی کھوہ وچہ گرنا میرا
کھوہ دے بیٹھ کنارے اُتے اوہ مسعود گرامی
کھوہ دے وچوں قدرت سیتی ایہ آوازہ آوے
بڑا احسان مروت کیتا توں دشمن تے بھائی
پھیر کہیا اک کہنے والے لے مسعود پیارے
ایس شہنشاہ دی لڑکی نوں جن چمڑیا جانی
تیرے گھر سیاہ اک بلی دم اسدی توں بھائی
لڑکی فوراً اچھی ہوسی اُسں دھونی توں یارا
سنو حقیقت جاں دو جا دن خیریں رب چڑھایا
نال امیر وزیر تمامی لگے بدھے سارے
کہے شہنشاہ لے درویشا میری لڑکی تائیں
لڑکی میری دی رب سچا کر دے دور بیماری
حجرے وچہ شہنشاہ تائیں لے مسعود گیا سی
شہزادی نوں لے آؤ ایتھے اللہ رحم کماوے
پھیر مسعود سیاہ بلی دے وال شتابی توڑے
گولیاں دلیوچہ حجرے اوتھے پھر شہزادی آئی
جسدم دھونی شہزادی دے نک دینال لگاندا
شہزادی نے اوسے ویلے صحت ضروری پائی

چار چوفیر مکان تمامی اوہ پچھلے دا بوہا
اچن چیتی پھڑ کے اوہنوں کھوہے وچہ دگا دے
اہپر اوس بندے دی کیتی مدد ذات الٰہی
پھر مسعود حاسد دے تائیں بُرا منائوندا نائیں
آکھن لگا یا رب خالق فضل ہمیشہ تیرا
ربدی صفت ثنا پیا کردا پا کے حال تمامی
اے شہنشاہ رب تیرے لتے ہر دم رحم کماوے
اہدا عوض ملے گی نیکی نہ کر خطرہ کائی
اج شہنشاہ تیرے اگے آکے عرض گذارے
ڈم ڈم نال اہدا ہے بھائی شک نہ مول کچانی
لیکے وال دھو کھاویں دھونی دیسی جن رہائی
جا بیٹھا اپنے حجرے اندر بھیت بتایا سارا
پچھ پچھا کے شاہنشاہ بھی اوس بندے کول آیا
آن مسعود بلایا حاضر باہر وزیر کھلارے
ہتھ اٹھا کے صحت بدلے منگو نیک دعائیں
اللہ صحت ضروری دیوے مرض ودھی ایہ بھاری
ادب ادا یوں شہنشاہ نوں ایہ الفاظ کہیا سی
صحت بخشے مولا اوہنوں آکے دم کراوے
شہزادی دے اونڈیاں تیکر کل سامانہ جوڑے
اس درویش شتابی اگوں دھونی چا دھکائی
ڈم ڈم جن پوریا اگوں میں جاندا جاندا
شہنشاہ نے لڑکی اپنی گل دینال لگائی

ہتھ مسعود دے لوسہ دے شہنشاہ پھر جاوے
شاہنشاہ جد پچھیا ہیسی کی دیئے اس تائیں
اس لڑکی دی شادی شاہا اس نال کیتی جاوے
شادی اس لڑکی دی شاہ نے اہدے نال کرائی
فوت وزیر ہویا اس شاہ دا اہنے حکم سنایا
کوئی دن پا کے شاہنشاہ بھی چھڈنی دنیا فانی
راضی خوشی شہنشاہ بن کے اپنا راج کماوے
شہنشاہ نے پاس بلا کے بڑا پیار کمایا
اشرفیاں دے دس سو پوریاں بدرے اندر پایاں
گھلے نال حفاظت بدلے پہرے دار سپاہی
اے بی بی میں جاں اس جن نوں ایہ بیان سنایا
پھر اس جن غصے نال مینوں اوس جگہ توں چایا
مٹھی خاک اٹھا کے اوتھے جن برہنے بھائی
باندر بن گیا سی پھر اوتھے پتہ نہ مینوں کوئی
باندر جدوں بنا کے چھڈیا مینوں جن نے سائیں
آخر لگا میں پھر آ کے اک دریا کنارے
اک جہاز کھلوتا اوتھے مینوں نظری آیا
شاخ درختوں میں اک توڑی اوہ دھریک لیاواں
لکڑیاں دو پکڑ شتابی چپو وانگ چلاواں
جا نزدیک جہاز اوسدے میں پھر پہنچیا سائیں
رسی پکڑ جہازے چڑھیا جد میں یار پیارے
کئی سوداگر وچہ جہازے چڑھے ہوئے سن بھائی

نال وزیراں کرے صلاحیں کی کجھ دتا جاوے
عقل وزیر کہیا شاہ تائیں مرضی جویں تساہیں
عقل میری تاں ایہ گل آکھے اوہ وزیر بناوے
تھوڑے عرصے اندر ہو گئی قدرت پاک الٰہی
اس درویش سیانے تائیں جلد وزیر بنایا
اس درویش سمبھالی شاہی قدرت نال ربانی
اک دن پھر مسعود دیتائیں اوہ حاسد دسیاوے
کھوہ وچہ ڈیگن والا اوہنے کوئی نہ حال بتایا
نویں پوشاک اتے دیہ گھڑیاں اہنوں ترت دلوایاں
چھڈ آؤ گھر اسدے تائیں نال حفاظت بھائی
ایہ جن برہنے بیٹھے نہیں سی رحم کمایا
اک پہاڑ دی چوٹی اتے اُتھے ترت پچایا
منتر پڑھ کے اوہ مٹھ مٹی میرے اُتے پائی
سب کجھ جاناں میں پیا دل وچہ پیش نہ جاوے سوئی
اگے پچھے دا کجھ مینوں پتہ نہ لگے کائی
دسویں روز سمندر اُتے پہنچیا یار پیارے
میں آکھاں میں چڑھاں جہازے کی سامان بنایا
وچہ سمندر دے اوہ سرٹ کے ہتھ شتابی پاواں
ایس طرح میں پانی وچدی انول تریا جاواں
رسی بھتانی چڑھیا اُتے ویکھے کل لوکائی
واہ واہ لوکیں کردے اوس وقت سن سارے
آپس اندر ساریاں جنیاں ایہ صلاح بنائی

باندر نجس جہانے ہوندا اہنوں لاہ دیہو تھلے
کوئی آکھے پھڑ لاٹھی دینال اہنوں مار مکاواں
کوئی آکھے پھڑ اسدیتائیں پانی وچہ ڈوبائیے
ہیں کپتان جہاز دے اگے جا کے عرض سنائی
قدماں اہدیاں تے سر دھر کے ہیں پھر ڈاہڈا اڑیا
نال اشارے دساں سب کجہ ایہ سب مینوں مارن
پھر کپتان کہیا اپنانوں اسنوں مت کوئی مارے
شکر گذاری ہیں پھر اسدی کیتی باجھ حسابوں
دو مہینے ٹردیاں ٹردیاں شہر بڑا اک آیا
اوس شہر دے شہنشاہ نے قدرت سیتی بھائی
اس کاغذ دے مسطر تے لکھے عبادت پوری
جسدا لکھیا خوشخط ہووے نظر میری وچہ آسی
خوش نویسی اندر جیہڑا مینوں نظری آوے
کاغذ پاس تہاڈے بھیجے ہیں اسکارن بھائی
اگے بڑھ کے ہیں اس کولوں کاغذ پکڑ لیا سی
کہن لگے ایہ کاغذ پھڑ کے بیشک پاڑ گواوے
کراں اشارہ سب بھایاں نوں لکھ جواب پچاواں
لوکاں کاغذ میرے ہتھوں کھوہ لیا آ کے بھائی
کہن لگا ایہ لکھے عبارت ویکھ لین دیہو مینوں
اپنے مینوں نال شتابی قلم دوات پھڑائی
چار قسم دیاں چار رباعیاں جدیں لکھ پھڑایاں
لکھے نمونے کافی لوکاں اپنے اپنے بھائی

سارے نظر قہر دی آ کے ویکھن میرے ولے
کوئی آکھے ہیں جلدی اسنوں تیر کمان چلاواں
سان قریبا مار دین دے کی تجویز بنائیے
اسدا دامن پھڑیا جا کے دیر نہ ہرگز لائی
آنسو ویکھ میرے اوہ کجھ نرم طبیعت ہویا
تیر تفنگاں سوٹے لکڑ آندے میرے کارن
نہ کوئی بیٹھ جہازوں اہنوں ہرگز مول اتارے
پھر ہیں آیا دوجی چھتے اوتھوں ادب ادائیوں
لنگر سٹ جہاز راناں نے اوتھے آ ٹکایا !
ہر ملکاندے تاجراں دلے اسنے چھٹی پائی
خوشخط جدھی عبارت ہووے چھٹی دیاں ضروری
اوہ خطاب وزیر اعظم دا آن میرے توں پاسی
اوہ وزیر اعظم دا آ کے میتھوں عہدہ پاوے
آپو اپنی مسطر لکھ کے بھیج دیوے ہر کائی
اوسے ویلے اہناں تائیں ڈاہڈا فکر پیا سی
پر ہیں نال اشارے دسیا نہ کوئی فکر لیاوے
وچہ تعجب لوکیں بدلے ہیں کی ذکر سناواں
پھر کپتان دلوایا مینوں کارن اوس لکھائی
اسو یلے دی حالت بی بی ہیں کی دساں تینوں
ہیں پھر لکھن عبارت لگا دیکھے کل لوکائی
ہور لوکاں بھی آپو آپنیاں کیتیاں سان لکھایاں
ہیں بھی اپنی طرفوں لکھ کے کیتی پیش رباعی

جدوں نوشتاں شہنشاہ دے پاس پوچا گیاں
بہت پسند لیاندے اہتے میرے خط رُباعی
ہتھ سپاہیاں شاہنشاہ نے لکھ پیغام پوچایا
خلعت جلکے میری طرفوں اسنوں جلد پہناوٗ
اگوں اہناں جہازی لوکاں باندر جا وکھایا
سب سردار شاہنشاہ دیکول مڑکے واپس آئے
شاہنشاہ متحیر ہوکے ایہ گل آکھ سناوے
پھر افسر اوہ دوجی واری وَل جہازے آون
اہلکار تے لوک تمامی اوس شہر دے بھائی
ویکھ ویکھ کے لوکیں ہسن ڈاڈھے شور مچاون
ادہوں شاہنشاہ نے مینوں کرسی تے بہلایا
جب درباری رخصت ہوگئے شاہ فرمان سنایا
کھانا کھاون بدلے مینوں شاہ اشارہ کیتا
کھانیوں فارغ ہوکے پھر میں قلمدان منگوایا
شاہ دی شکر گذاری دا میں بھی کجھ حال بتایا
نوش کیتا میں نشہ شرابوں پھر کجھ لکھیا سائی
پھر شطرنج وچھاکے شاہ نے مینوں سد بلایا
پہلی بازی شاہ نے جتی میرے کولوں بھائی
شاہنشاہ نے جا گھر اپنے گل سنائی ساری
ملکہ تے اک لڑکی شاہ دی ویکھن اسنوں آئی
پہلے منہ تے پردہ کرکے لڑکی آکھ سناوے
شاہ نے کہیا شہزادی ایتھے بندہ ہور نہ کوئی

ہر کاغذ تے شاہنشاہ دیاں آکے نظراں پیاں
اوسے ویلے شاہنشاہ نے دتے بھیج سپاہی
اس سطر دے لکھنے والا جاوے جلد بلایا
اسنوں بڑا وزیر بنا کے میرے پاس لیاوٗ
ایہ رُباعی اسنے لکھی لوکاں آکھ سنایا
اوہ خط لکھیا ہے باندر داہناں حال بتائے
فوراً اوس بندر دیتائیں حاضر سد یا جاوے
اوس بندر نوں گھوڑے اوتے کر اسوار لیجاون
عورت مرد تمامی اوتھوں خلقت ویکھن آئی
ایہ مینوں شاہنشاہ دے پاس شتاب لیجاون
سارے آکھن ایسا بندر نہیں ویکھن وچ آیا
وچ مکان علیحدہ مینوں ہیسی شاہ لیایا
جتنی بھکھ تریہہ سی مینوں اوہ میں کھاہدا پیتا
کاغذ لیکے اک قصیدہ لکھ کے میں دکھلایا
شاہ نے اک شراب پیالہ سی مینوں پکڑایا
شاہنشاہ خوش ڈاہڈا ہویا قدرت نال الٰہی
آ شطرنج لگے ساں کھیڈن کافی وقت وہایا
دوجی تیجی بار شہنشاہ میتھوں ہریا سائی
بندر اک وزیر بنایا عقل جدھے وچ بھاری
شہزادی نے اوندیاں شاہ نوں اتنی گل سنائی
نامحرم دے سامنے ساتوں کیوں بلایا جاوے
تھا میرے تے بیٹی میری توں کس گلوں ہوئی

پھر شہزادی شاہنشاہ نوں ایہ گل آکھ سناوے
وچہ حقیقت ایہ نہیں باندر ایہ اک بندہ جانی
ایہ جادو نال بندر بنیاں سنتوں بابل میرے
جن جادوگر پھڑ کے اہنوں بندر پکڑ بنایا
بندر نال اشارے آکھے ایہ سچی گل آہی
کہن لگا اے لڑکی میری توں ایہ کویں پچھانے
لڑکی آکھے میرا بابل جاں توں ددھ چھڈایا
ستر باب جادو دے ہیسن مینوں اوس سکھائے
شاہ نے آکھیا بیٹی تائیں جیتوں کرم کماویں
شادی کراں اہدے نال تیری ایہ گل آکھ سنائی
پھر اوہ لڑکی اک مرکانے مینوں پکڑ لیاوے
اس کمرے دے وچہ لیجا کے مینوں اوس بٹھایا
جاں شہزادی منتر پڑھیا شیر ببر اک آیا
شہزادی پھر کہے ابلیسا جنگ کرن لئی آیوں
شیر شہزادی ولے مڑ کے چیرن پھاڑن آیا
توڑ یا وال شہزادی نے سر دا منتر پڑھیا سائی
دو ٹکڑے کر شیر ببر دے شہزادی جد سٹے
شیر دے سر دا بنے اٹھوہاں اوسیو یلے بھائی
بنکے چڑی تے اڈیا اٹھوہاں ہیسی ول آسمانے
چڑیا توں پھر بلی بن گئی اوہ جادوگر سائی
پھر اوہ بلی کیڑا بن کے اپنا آپ چھپایا
آخر اگ دا بنے بھنبو کا پھر اوہ کیڑ لویں بھائی

اے بابل ہن تیرے تائیں حالا دسیا جاوے
ہے بھی بادشاہاں دا لڑکا شبہ نہ مول پچھانی
تیمورس شاہنشاہ دا لڑکا جسدے شان ودھیرے
شاہنشاہ نے باندر کولوں پھر ایہ حال پچھایا
شاہ نے مڑکے لڑکی کولوں خوب تسلی پائی
توں جادو دا کجھ حصہ خوب طرح نال جانے
خدمت میری لئی اوہ مائی جسنوں تساں بلایا
ایسے کارن بندر تائیں جلد پچھانیاں جائے
ایس بندر نوں جیکر کدھرے چا انسان بناویں
جیکر جاوے ایس بندر دی اصلی شکل بنائی
منتر جنتر پڑھ کے مینوں بشر بنوناں چاہوے
کجھ لکیراں منتر پڑھیا بہت اندھیرا چھایا
شہزادی نوں اوندیاں اہنے مار مکانا چاہا
رنت شیطانہ کینی آکے منہ پھیلا کے دھایوں
شہزادی نے پچھے ہٹ کے اپنا آپ بچایا
اوہ تلوار بنی سی وڈی چمکے دون سوائی
اوسیو یلے پھر بی بی دا خنجر ہتھوں ٹٹے
بنکے سرپ شہزادی لگی اس نال کرن لڑائی
بن گئی باز شہزادی مگروں اوہ سب حال پچھانے
کتا بن کے پھیر شہزادی اودھے پہنچے بھائی
کاہنا بنکے پھیر شہزادی اوسنوں پھڑنا چاہیا
شہزادی انگیارے بن کے لگی کرن لڑائی

منہ تھیں شعلے ایسے کڈھے اور پیا جن شیطانی — شہزادی دے بابل تائیں دتی اوس نشانی
جھلسیا منہ شتابی اسدا نال داروغہ سڑیا — جن حرامی شہزادی نال بُرا طریقہ پھڑیا
اک اگ دی انگیاری اوتھوں منہ میرے ول آئی — اکھ میری اس ضائع کیتی دیر نہ لگی کائی
پھیر شہزادی پانی جلدی میرے تے چھنڈکایا — میں باندر توں بندہ بن کے ربدا شکر بجایا
داہنی اکھوں کانا ہویا میں اس کارن بھائی — شہزادی پھر بابل تائیں ایہ گل آکھ سنائی
میں اک گھڑی پلک دے اندر اجل شہادت پاواں — میں سن بابا جادوگر توں کیکوں جان بچاواں
مل کے خاک ہوتی جد مینوں تسیں اٹھائیں پاؤ — خاک میری وچ کپڑے پا کے قبر اندر دفناؤ
تائیں نہیں گھڑی دے اندر بھڑکی اگ زیادہ — شہزادی نوں ساڑیا اوہنے کیتی خاک برادہ
شاہ نے ویکھ شہزادی تائیں درد غماں تھیں رویا — کہن لگا ایہ نیکی کر دیاں بُرا نتیجہ ہویا
شہنشاہ نے شہزادی دا ڈاڈھا سوگ منایا — ریشمی کپڑے دے وچ لپیٹ خاک اوہدی نوں پایا
شاہ نے مرگئے شہزادی دا مقبرہ سی بنوایا — مینوں اک دن نال غصے دے ایہ فرمان سنایا
تیری باعث لڑکی میری اجل شہادت پائی — مریا نال داروغہ جل کے توں تکلیف پوچائی
میں نقصان اٹھایا کافی بڑی نحوست تیری — چلیا جاہ توں میرے کولوں ایہو مرضی میری
قصد میرے مارن دا کر دے ہیسن لوگ تمامی — شاہنشاہ توں لین اجازت رلکے خاص عوامی
میں پھر فوراً اچوری نکلیا داہڑی مچھ منا کے — میں قلندر بن کے آیا ایتھے دھکے کھا کے
میں رشید ہاروں کول آیا سفر اٹھا کے بھارا — دلوچہ آکھاں اوتھے جل کے اپنا کراں گزارا
اوندیاں نال قلندر مینوں اگوں ملیا سائی — تساں مہمان نوازی کر کے ساڈی رات کٹائی
کرو معاف قصور ضروری اے بی بی جی میرا — شکر گزار ہمیشہ رہساں میں بی بی جی تیرا

کہے زبیدہ عیب قصوروں تینوں ملی خلاصی
اگاں قلندر تیجا اٹھکے گل بیان سناسی

حکایت حضرت شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ تے بہاؤ الحق رحمۃ اللہ علیہ

شاہ شمس ملتان شہر کٹ مسافت آیا
پور بیڑی دا بھر گیا ہیسی واج فقر نے ماری
کیہا ملاح نے بہ جا فقرا دیے پور لنگھاواں
سٹ مرگان اُتے چڑھ بیٹھا فقر اللہ دا بھائی
پیر بہاؤ الحق ملتا تے ہیسی پیر کمالی
پیر بہاؤ الحق نے اپنے دلوں دلیل دوڑائی
شالا غرق ہووے ایہ بیڑی جس تے چڑھیا آوے
جدوں بہاول حق نے ہیسی بُری دُعا فرمائی
دوروں ویکھ شمس نے کہیا یارب خالق سائیں
نہرے سنگ تے ہتھ ہتھ جیڈے اوہدے سر وچ اُگے
اُگے سنگ بہاول حق نوں بہت بڑا گھبرایا
جھڑ پین رنگ اوہدے رب سایاں کہے تبریز زبانوں
سنگ جھڑ پئے بیڑی تر پئی اُسے ویلے بھائی
شاہ شمس تبریز فقر جد لنگھیا سی دریاؤں
پیری پُر ملتان دی اوہنوں گئی گل جتائی
لکھ بھر کے تبریز ہوراں نے چھنے وچ ٹکایا
آ ملتان شہر دے اندر شمس کرے بسیرا
فجرے اُٹھ بہاول حق دی کرن زیارت آیا
کہن لگا اس ناک کالے توں اپنی جان بچاویں
گول سڑک جو باہر شہروں اوتھے ڈیرا لایا ۔

پار جھناؤں آن فقر نے سی مرگان بچھایا
مینوں پار لنگھا دے سجنوں اساں بھی نیت دہاڑی
فقر کہیا سی دیجے پوروں میں لنگھ لگے جاواں
بیڑی نال برابر جاوے وچ مطہر لگائی
باری کھول ندی ول تکے کر کے نظر جلالی
پیری پُر ملتان شہر سی لیتھے کمی نہ کائی
میرے شہر نہ آونا پاوے جے سو چارہ لاوے
شاہ شمس تبریز دی بیڑی ڈبن لگ پئی بھائی
بار لیوں تکن والے دے توں سر وچ سنگ اوگائیں
اودھر وادھری ہکدے نوں آن سینہوڑے پگے
شالا بیڑی تر پئے اسدی جلدی آکھ سنایا
پھیر دوہاں دے سدھے پاسے چھٹے تیر کمانوں
دیکھا دیکھا لیا دوہاں دھراں نے دیر نہ لگی کائی
چھنا دودھ دا بھر کے آیا بہاول حق دے داؤں
اگوں کی تبریز ہوراں نے حکمت ویکھ بنائی
چھناں بھر یارہ گیا اونوں نہ کوئی دکھ پوچایا
رات گذاری سی اک تکیے ہویا جدوں سویرا
پیر بہاول نظر چرا کے اپنا آپ چھپایا
موج لوے اوہ اپنی جا کے کیوں اپنے گل پاوان
نال صدق دے فقر اللہ دے بستر آن جمایا

بیدی بائیوں مجرا کر کے ہوراں کنجری آئی
کول میرے توں چل رہو فقرا ایہیں عرض سناواں
فقر کہیا جا موراں گھر نوں کیوں پئی مغز کھپاویں
دوجے دن پھر فقر اللہ دے بستر جھاڑ اٹھایا
بے اولادے کرم قصائی روٹی آن کھوائی
فقر اللہ دے اسدے اتے ڈاہڈا کرم کمایا
وقت بوقت فقر اللہ دا اوتھے آن کھلووے
اوس قصائی دے کول جسدم کوئی دن فقر گذارے
ہرن شکار لیا نداک دن سی پیراں نے بھائی
کھل ہرن دی جیکر مل جائے بستر فقر بناوے
پھیر کہیا تبریز شتابی کھل دیہوا ایہ مینوں
توڑی تار تیرے جہے لکھاں پھردے وچ بازاراں
پیر ہوراں تبریز ہوراں نوں جاں ایہہ سخن سنایا
چلی ہوئی تکبیر ہرن تے سر لٹکے پیا بھلے
اُٹھ ہرناں جاچر جاکے کیوں توں دیر لگائی
چھنگی مار ہرن اُٹھ دھایا جار لیا وچ ڈارے
ہرن نکل گیا چھنگیاں لوندا کر دے لوک حیرانی
لوکیں نگر فقر دے پے گئے ویکھ کرامت بھاری
موراں کنجری دے گھر پہنچا سی تبریز وچارا
وچ ملتان شہنشاہ اک دن شادی کاج رچایا
شہنشاہ لڑکے دی شادی جدوں رچائی
مجر لویں سانگ بن دی جسدم آ گئی واری

موراں حاضر آن فقر دے ایہ گل آکھ سنائی
ادب ادا لیوں خدمت کرساں کوئی عذر لیاواں
کوئی دن کٹ کے آجاواں گا جے توں ایہ گل چاہویں
کرم قصائی دے کول آکے اوہنے آسن لایا
نالے اپنی حال حقیقت اسنوں کھول سنائی
رب اُہدے گھر لڑکا دتا سوہنا چند سوہایا
وچ ملتان شہر دے اہدی ڈاہڈی چرچا ہووے
اک دن اٹھکے قدرت سیتی پہنچا آن بازارے
ذبح ہویا اس ہرن دیکھ کے ایہ دلیل دوڑائی
پیر خاموش رہیا نہ اسنوں کوئی جواب سناوے
پیر کہیا توں جو دھا وڈا دس پیا ہیں مینوں
کھل ہرن دی منگن والے تیرے جہے ہزاراں
ایہ گل سن کے بہت فقر دے دل تے غصہ آیا
نال غصے تبریز ہوراں نے ویکھیا اوسدے ولے
نہیں کھل دیندے نہ دیہن سانوں توں تاں کر جادہائی
ہسیا فقر خوشی وچ آکے اوتھے ہرن گیا جد بلے
ہرن پیر دا مست بھجایا قدرت ویکھ ربانی
اپنا آپ فقر چھپاوے دنیا کرے خواری
ڈر دا لوکاں پھر جاکے اوتھے کرے گذارا
موراں تائیں مجرے کارن اپنے سد بلایا
موراں آکے مجرا کیتا نال خوشی دے ساہی
لوکاں اٹھ کے شہنشاہ دے اگے عرض گذاری

سانگ شیر دا بنکے سانوں جلد وکھالیا جاوے
موراں جلدی سانگ شیر دا کڈھ وکھالو سانوں
سانگ شیر دا نحس ہوندا ہے ڈوماں آکھ سنایا
موراں کہے تبریز دلی نوں بن کے شیر وکھائیں
کہے تبریز شہنشاہ کولوں ایہ نوشت لکھاؤ
لکھ نوشت شہنشاہ دیوے دیر نہ لاؤ کائی
شاہ شمس نے آکھیا جلدی چادراں دو چار تانوں
پردہ کر کے فقر اللہ دا شکل شیر دی بنیاں
شیر ببّر بن نکلیا اوتھوں جاں تبریز سودائی
ڈر کے لوک تر بھکے سارے شیر جدوں دسیایا
پنجہ مار کے شیر بہادر کڈھی جان پیاری
لڑکا شاہ دا مر گیا اوتھے کھڑ گیا شیر میدانے
چھپن ہویا شیر شتابی بنیاں جا مستانہ
موراں نوں پھر آکھن لوکیں خون پیا سر تیرے
شاہ دے اگے لوکاں آ کے پھر ایہہ عرض سنائی
عیسیٰ بن کے آوے فوراً مردہ آن جواوے
بہت انعام دیاں میں موراں ہور تساندے تائیں
میں لڑکے دا کاج رچایا جس کارن توں آئی
ہیں لڑکے دی جنج چڑھانی وقت تیار اساڈا
موراں ہار سنگار تمامی بدن دوالیوں لاہیا
شاہ نے آکھیا مست توہاڈا عیسیٰ بن کے آوے
لال اکھیں تبریز نکالے آکھے موراں تائیں

شہنشاہ موراں دیتا ائیں ایہ گل آکھ سناوے
سب لوکاں دی طرفوں پاواں ایہ فرمائش توہانوں
شاہ نے آکھیا نحس نہ کوئی جاوے جلد وکھایا
شہنشاہ نہیں کھہڑا چھڈدا اٹھ مستانے سائیں
خون معاف ہووے اک سانوں جے ایہہ ویکھنا چاہو
جلدی سانگ وکھالو سانوں شیر سندا کر بھائی
بنیاں سانگ لوو جھٹ میتھوں نہ کوئی دیر کچھانوں
شاہ نوں جو فرمائش پائی رکھے ساریاں جنیاں
ماری بھبکھ جدوں اس آ کے سخت زمین ہلائی
لڑکے شاہ دے نال مزاخاں پوچھل نوں ہتھ لایا
لڑکا شاہ دا مر گیا اوتھے ویکھے خلقت ساری
خوشیاں دی تھاں غمیاں ہویاں بند ہوئے شدیانے
شہنشاہ دے لڑکے تائیں لا گیا تیر نشانہ
لاہ کے ہار سنگار موراں تے ترلے لیے بہتیرے
سانگ عیسیٰ دا بن کے آوے دیر نہ لاوے کائی
جے لڑکا نہ زندہ ہووے پلے چیز کیائے
غصے [illegible] کے جلدی آوے ہن اوہ مست توہاڈا
جا تبریز دلی دے اگے رب دا ہاڑہ پایا
لڑکا زندہ کر دے آ کے وقت گذر دا جاوے
لڑکا ستا اٹھ بہے آپے شاہ نوں آکھ سنائیں
سانگ عیسےٰ دا بن کے اوتھے مست اللہ دا آیا
لڑکا ہرگز اٹھیا ناہیں ایہ کجھ بھیت الٰہی

اوس طرح ہی شہنشاہ نے پھر دربار لگایا
کُم بِاِذنِ اللہ جد موہنوں مست آواز سنائی
پھر دوبارہ مست اللہ دا ایہہ الفاظ سنایا
کُم بِاِذنی تیجی واری کہندا مست زبانی
عالم کل شہر دے آکھن کی اس قہر کمایا
رکھ دینال اہنوں لٹکا کے جاوے کھل اتاری
آن دوالے ہو گئے اسدے چھریاں پکڑ قصائی
چھریاں ٹٹن ہور لیاون زور لگاون سارا
قاضیاں چھڈ تبریز ولی نوں ایہ گل آکھ سنائی
آخر لیکھا دینا پیسی روز حشر نوں جا کے
لڑکا زندہ کرنے خاطر تساں سوال سنایا
ایس لفظ دے بدلے تیری کھل اتاری جاوے
نال حلیمی مست اللہ دے ایہہ گل آکھ سنائی
پھڑ کے کھل سر پیروں کھچے لاہ کے ہتھ پھڑاوے
کُڑتے وانگ جسم ہتھیں پھڑ کے جیدم کھل اتاری
قاضیاں نوں جد کھلڑی لاہ کے سی تبریز پھڑائی
بُو آوے پئی جسموں اوہنوں کرم چلے تن سالے
جاں کجھ مدت اینویں پھریاں سی تبریز لنگھائی
کرم قصائی دے کول آیا کہن لگا سن یارا
کجھ گوشت بیکار کدوں دا اپنے جلد پھڑایا
بلدی اگ نوں دیکھ شتابی جاں تبریز سداوے
بوٹی بھجن کوئی نہ دیوے تنگ ہویا اسکاروں

سانگ عیسیٰ دا بن کے اوتھے مست اللہ دا آیا
لڑکا ہرگز اٹھیا ناہیں ایہ کجھ بھیت الٰہی
پھر بھی لڑکا نہیں سی اٹھیا غصے دیو چہ آیا
لڑکا اٹھیا کلمہ پڑھ کے کردے لوک حیرانی
ایہ قرآنوں کافر ہویا قاضیاں فتویٰ لایا
آن جلاد پکڑیا اوہنوں کون کرے انکاری
کھل نہ لہندی جسموں اہدی ساری طاقت لائی
چھریاں ماس ادھیڑ نہ سکن بہت لگاون چارا
ہیں توں چور شرع دا مستا توں نہیں مرد الٰہی
پھر اگوں تبریز ولی تے ایہ گل کہی سنا کے
قاضی آکھن غیر شرع دا ہے توں لفظ ادا
تاں چھٹکارا ہووے تیرا حکم شرع فرماوے
شرع نبی دے اگے میرا ہرگز عذر نہ کوئی
نہیں انکار شرع دے آگے ایہہ گل آکھ سناوے
شرع نبی دے اگے میرا ہرگز عذر نہ کائی
مکھیاں ہویاں بدن دوالے سخت بیزاری پائی
کوئی نہ پاس کھلوون دیندا ایہ تکلیف سہارے
مکھیاں ہویاں بدن دوالے سخت بیزاری پائی
گوشت دیہہ کجھ کھاواں جا کے پیش نہ جاوے چارا
لے تبریز جنگل نوں جاندا کمر کے جلدی دھاوا
بوٹی بھجن کے کھالاں ایتھوں اوہ انکار لیاوے
کہن لگا تبریز خدایا دور نہ کر درباروں

جا ملتا نوں باہر کھلوتا بوٹی لے کے بھائی
سورج نوں تبریز شمس نے ایہہ گل آکھ سنائی

میرا ناں بھی شمس میں بھائی توں بھی شمس کہاویں
ناں دی لاج رکھیں ہن یارا کیوں نہ سیک لگاویں

سورج نے آکھ دوجی کھولی حشر میدان بنایا
سیک لگا جاں بوٹی تائیں تلی کباب ٹکایا

مچھلی وانگوں تڑفی خلقت سی اس گرمی پاروں
بوٹی بھنی سورج آکے حکم لیا سرکاروں

آملتان شہر دے اندر گرمی حشر تپایا
ننگے پیریں سنے شہنشاہ آدم بھج کے آیا

اگوں شمس وکھائے بوٹی اجے نہ بھجی میری
لوکیں آکھن بس کر مستا ہن تے ہوئی بہتیری

شہر سارے دیاں گرمی پاروں کلمل آگیاں جاناں
رکھ لے فقرا کیوں مارن دا کیتا ہے سیانا

بوٹی بھج گئی گرمی ہٹ گئی کیتا کرم الہی
ویکھ کرامت فقر اللہ دی دنیا گھر نوں آئی

راضی ہو بہاول حق بھی ایہہ گل آکھ سناوے
واقعہ فقر اللہ دا ایہیں توں شک نہ کیتا جاوے

کہے تبریز اساں کوئی ہرگز نہیں تکلیف پوچائی
بھکھیاں رہن اساڈے تائیں ہوسی حکم الہی

بوٹی کھان لگا جد آکے سی تبریز حقانی
پر بہاول حق دا لڑکا رکن عالم توں جانی

استوں بھیجیا بہاول حق نے بیٹھائی اوہ مستانہ
بوٹی منگ کے لیئے اُستوں جاوی بدل زمانہ

بوٹی لئی شاہ رکن عالم نے بڑی کراہت آئی
وچہ آستین لوکائی بوٹی نہیں سی منہ وچہ پائی

ڈگ پئی آستینوں بوٹی داغ لگا سی جامے
دھون لگی جد گولی چوسے گئی اوہ لیائی لاہمے

غصے ہو بہاول حق نے لڑکے نوں فرمایا
توں مستاں توں بحرہ پیکے خادم نوں ورتایا

گھر تھیں توں اولیائی کڈھ کے خادم ہتھ پھڑائی
جا بیٹھا ہن کر پیا موجاں اینویں حکم الہی

شاہ شمس تبریز ولی نے جاں کوئی وقت لنگھایا
اک دن ملک الموت فرشتہ حکم جنابوں آیا

ختم ہوئی زندگانی اسدی نبیاں امر الہی
ڈھن طرف اہدی ملتانوں لوکاں قبر بنائی

ایہو جیہے پیدا کیتے رب نے ولی بزرگ ہزاراں
دنیا وچہ وکھا گئے جیہڑے اسطر حدیاں کاراں

حکایت ایک اصحابی

اک دن باب مجیدی اگے بیٹھا نبی حقانی
ہک بندے نے خدمت اندر کیتی عرض زبانی

یاحضرت میں عیباں اندر ساری عمر گذاری
کی کم کردا ہیں توں شخصا دس حقیقت مینوں
یاحضرت میں چوری کرناں اُسنے آکھ سنایا
پھر اوہ کہندا یاحضرت میں ایہ گل آکھ سناواں
حضرت نے فرمایا شخصا توں ایہ کار کماویں
پھر اس شخص کہیا یاحضرت میں مسکین نماناں
پاک نبی فرمایا شخصا لگے مرضی تیری
پچھیا پھیر طریقہ اوہنے کویں نماز گذاراں
نبی کہیا جو نال جماعت فرض نماز اداوے
ایہ بھی اک گل پاک نبی نے واضح کر سمجھائی
کرکے وضو وقت نال بھائی اچی بانگ سناوے
پڑھ تکبیر کھلو کے اپنی اوس نماز ادائی
اوس بندے نے آکھیا حضرت نت نماز ادا وال
چوری عادت قدیمی پیشہ ایہ میں چھڈنا ناہیں
پڑھے نماز تے جھوٹھ نہ بولے اس نے عمل کمایا
اک دن جا کے اوہنے ہیسی اک ہتھاں سنہہ لگائی
پانی لیکے گھروں اہناں دلوں اوہنے وضو سجایا
کعبے نوں منہ کرکے اوہنے اچی بانگ سنائی
بانگ سنی تے اُٹھ کھلوتے اونویں گھر دے سائیں
پھیر سلام ہویا جد فارغ سایاں پچھناں لائی
ہاں میں چور تہاڈا بھائی اُہنے آکھ سنایا
اہناں کہیا بزرگا ایڈا کیوں پیا جھوٹھ الاویں

بخشش دا کوئی دس وسیلہ یا محبوب غفاری
اس ہتھیں پچھے نیک عمل کوئی دس دیاں گا تینوں
اے شخصا ایہ بہت بری گل پاک نبی فرمایا
نیک اعمال دسو کجھ مینوں جس نال بخشیا جاواں
پڑھیں نماز تے روزے رکھیں حج زکوٰۃ اداویں
چوری باہجوں میں دنیا دا کوئی بھی کسب نہ جاناں
پڑھیں نماز تے جھوٹھ نہ بولیں ایہ نصیحت میری
بہ کے اہنوں دسن لگے آپ سیّد ابراں
ہک اکلے نالوں درجہ بہت زیادہ پاوے
اک اکلّہ ایہ طریقہ کرے ضروری بھائی
سنتاں پڑھ کے ویکھے جیکر نہ کوئی بندہ آوے
اوسدے مگر کھلوون آ کے جلدی ملک الٰہی
جھوٹھوں کراں پرہیز زیادہ ایہ میں عمل کماواں
دونہہ چیزاں تے عمل کماواں کہے نبی دیتائیں
ایسطرح ہی کردیاں اوہنے جاں کجھ وقت لنگھایا
وقت نماز فجر دا ہویا اوس جگہ تے بھائی
سہن دے اگے نال شتابی کپڑا اوس وچھایا
پھیر کھلو کے سُنتاں پڑھیاں قدرت ویکھ الٰہی
کی ویکھن اک بندہ کھڑ کے پڑھے نماز اتھائیں
کون کوئی توں کتھوں آیوں نام تیرا کیہ بھائی
آ تہاڈے کوٹھے توں میں ویکھاں پاڑ لگایا
غوث قطب کوئی ہیں توں شخصا کیوں پیا پاڑ وکھاویں

اوہ آکھے میں چور توہاڈا پاڑ توہانوں لایا
اوہ آکھن توں سانوں بابا رستے پاون آیا
عیب چھپاوے دنیا اتے ایہ نماز پیاری
بریاں کماں توں ایہہ روکے ساتھ خدادی یاری
رب نے اہنوں اپنے گھردا خاص محب بنایا
اک نماز سچائی پاروں ایڈا درجہ پایا
سچے دل نال توبہ کیتی جاں اس مرد الٰہی
مولا خاص محب بنایا کرکے بے پرواہی

سچ بولنے والا لڑکا

بہت مدت دا تینوں بھائی گذریا حال سناواں
صحی حالات کتاباں وچوں جھوٹھاں لفظ نہ پاواں
پاک نبیؐ توں دسویں پیڑھی حضرت صالح ہویا
نیک خاصیت ولی اللہ دا حال کتاباں پایا
سوہنی صورت مٹھی سیرت اوس بشر دی سائی
ہردم یاد الٰہی اندر اس نے عمر لنگھائی
اکدن اوہنے مولا اگے ایہ سوال سنایا
لڑکا نیک عطا کر مینوں میرے بار خدایا
اوہ عرضوئی نیک بندیدی جلد ہوئی منظوری
چند دنا نوں چہ اللہ اسدی حاجت کردا پوری
ایسا اوہنوں لڑکا رب نے نیک عطا فرمایا
جمدیاں اُہنے فرض خدا دا چنگی طرح بچایا
ماہ رمضان مہینے اندر اوس تولد پائی
جمدیاں اُسنے روزہ رکھیا جانے کل لوکائی
چند دناں دا ہویا لڑکا قدرت نال ربانی
حضرت صالح رحلت پاگئے چھوڑی دنیا فانی
ہو یتیم گیا جد لڑکا حکمت ویکھ الٰہی
پالن پوسن لگی آخر اس لڑکے نوں مائی
ست سالاں دا ہو کے لڑکا نیکو کار یقینی
رغبت ظاہر کیتی اس نے علم پڑھے اوہ دینی
ایس گلوں بھی مائی اسدی ڈاہڈی خوشی مناوے
دینی علموں واقف ہویا نت نماز اداوے
مائی نے اس لڑکے تائیں اک دن آکھ سنایا
اے بیٹا ہن رب نے تینوں سدھے رستے پایا
جا بیٹا بغداد چلا جا دینی علم پڑھن نوں
کمراں کس تیاری کرلے گھاٹی ایس چڑھن نوں
ماں بیٹے نوں رخصت کردیاں سی ایہ گل سنائی
بیٹا سچ ہمیشہ بولیں سخت تاکید کرائی
لڑکا نیک ارادہ کرکے ٹر بغداد پیاسی
تھوڑا تھوڑا دن تے راتیں کردا سفر رہیاسی
قافلہ اک بغداد شہر نوں ٹریا جاندا سائی
لڑکا رل گیا نال انہاں دے حکمت ویکھ الٰہی

اک دو روز سفر جو کیتا سی اوس قافلے یارا
ڈاکواں آکے گھیر لیا سی پیش نہ جاوے چارا

زر نقدی سب لٹ لئی اوہناں کل سامان اٹھایا
بچہ سہم گیا اوہ آخر جد ایہہ حال وہایا

اک جھاڑی دے اوہلے بچہ جا لکیا سی ڈردا
اک لٹیرا جا کے اوہنوں سجے ہتھوں پھڑدا

تیرے کول کئی کوئی نقدی ڈاکو آکھ سنایا
چالی درہم میرے کول آئے نہ اس جھوٹ الایا

ڈاکو کرے یقین نہ اس تے نہ اعتبار لیاوے
جا سردار اپنے دے اگے لڑکا پیش کرا دے

اوہ تقسیم کرے پیا اوتھے لٹ دا مال تمامی
اوہ بیٹھا سی اتے ہور کھلے سب لاہمی

کہے سردار تیرے کول لڑکیا کی زر نقدی آہی
چالی درہم میرے کول آئے لڑکے بات سنائی

لڑکے کھول درم اوہ چالی اوپر میز ٹکائے
اوہ سردار حیرانی کر کے استوں حال پچھائے

توں لڑکے زر نقدی کڈھ کے آپے پیا پھڑاویں
جے ایہہ چھپن لواں میں تیتھوں پھر کی عذر لیاویں

ٹردیاں نال ہدایت مینوں ایہہ کیتی سی مائی
بیٹا سچ ہمیشہ بولیں سخت تاکید کرائی

اس کارن میں جھوٹ نہ بولاں سچا سخن الایا
ماں دے حکموں باہر نہیں میں ہرگز قدم اٹھایا

اوہ سردار وچاراں کر کے دل وچ کرے صلاحیں
چھوٹے لڑکے حکم مائی دا دلوں بھلایا ناہیں

وڈا ہو کے حکم خدا دا میں کیوں دلوں بھلایا
توبہ کر کے اس ڈاکو نے ہتھ کناں نوں لایا

مال تمامی واپس کیتا لٹیا ہویا بھائی
ایدوں اگے لڈے نہ کرساں ایسا میں کم کائی

اوہ لڑکا سچ بولن والا ہیسی پیر جیلانی
ہن تک ظاہر دنیا اوتے جسدی عجب نشانی

حکایت در شانِ محمدیؐ

معجزہ پاک نبیؐ سرور دا میں اک آکھ سناواں
شاید ایس وسیلے یاراں میں بھی بخشیا جاواں

مسجد دے کول بیٹھے آہے سوہنے نبی گرامی
یار اصحاب تمامی بیٹھے پاک نبی دے لاہمی

کی وکھیں بگھیاڑ نبی دی مجلس اندر آیا
آکھ سلام نبی سرور نوں اپنا حال بتایا

یا نبیؐ اللہ کرو نصیحت ایڑاں والیاں تائیں
نام خدا کجھ ایڑاں وچوں بھی کجھ دیہن اسانوں

مصلحت کر کے دسن سانوں کل خواص عوامی
سانوں بھی کجھ راہ مولا دے حصہ دیہن تمامی

فاقیاں وچہ ہمیشہ رہندے ایس غریب بیچارے
سخت وعامرت خفگی ہووے خوف تساڈا مارے

حضرت ایڑاں والیاں تائیں دسی ایہ گل ساری
کل ایالیاں حصہ دینوں کیتی کسی انکاری

یا نبی اللہ امر زکوٰۃ تاں اگے حکم سنایا
اس بھیں اُتے ہور اساتھوں بھار نہ جاوے چایا

یا حضرت جی ساڈے لئے ایڈا بھار نہ پاؤ
مر کے اسیں زکوٰۃ ادائیے ایہ تعزیر نہ لاؤ

سنو حقیقت جد لوکاں نے گل نہ منی کائی
پھر بگھیاڑ نمانے تائیں کہندے نبی الٰہی

اگے بگھیاڑا لوک اساڈے ایہ گل مندے نائیں
پھر بگھیاڑ نبی دے اگے کیتی عرض تدائیں

آکھ دیہو سب لوکاں تائیں اے محبوب پیارے
آپو اپنے مالاں دی ایہ راکھی رکھن سارے

اپنا حیلہ اسیں کراں گے رکھن ایہ نگہبانی
تساں نہ ساتھے رنجش کرنی اے محبوب حقانی

بری دعا مت کرو اسانوں آوے قہر الٰہی
نہ کوئی ساتھے غصہ کرنا خفگی کر کے کائی

کدے نہ غصہ کراں تساں تے کہے رسول سچاواں
نہ میں حق توہاڈے اندر بری دعا فرماواں

لیکے اذن نبی سردر تھیں اوہ بگھیاڑ سدھایا
معجزہ ایہ اک پاک نبی دا آکھ چراغ سنایا

مسلمان کی غیرت

اسماعیل شہید ولی وچہ رہندا سی اک بھائی
اہدی عجب کہانی اک میں کر تصنیف سنائی

اک ہندو دریا وچہ ترنا ہوکا آن دیواوے
کوئی تیراک میرے نال آ کے بیشک زور لگاوے

کوئی تیراک مقابلہ کر کے نال میرے نہیں تردا
اسماعیل شہید ولی دا بیٹھ دلیلاں کردا

اوہنے اپنے دل دے اندر ایہہ صلاح پکائی
بڑی شرم دی بات دسیوے مسلمان لئی بھائی

حاضر مجلس آکھیا ہے کوئی مسلماناں وچوں ناہیں
اسدے نال مقابلہ کر کے روکے اسدے تائیں

اسماعیل تیراک بنن دی مشق شروع چا کیتی
اسدے نال مقابلہ کرساں ایہا دل وچہ نیتی

چند دناں نوں وچہ ترنا اوہنے سکھ لیا سی بھائی
جمنا دے دریا وچہ جا کے مشق کریندا سائی

اک دن دلیوں تردا تردا جا متھرا وچہ لگے
کوئی تیراک بھی نہ دم مارے ہرگز اسدے اگے

بہت کمال کیتا اس حاصل ترن اندر بھائی
آخر اسماعیل دہلی وچہ ڈونڈی ایہ پٹوائی

Scanned with CamScanner

کوئی دریا وچہ ترن والا ہے تے حاضر آوے ۔۔۔ نال میرے اوہ اسطرح دی اگے شرط لگاوے
ہندوے وده جاوے میتھوں جنجو میں گل پاواں ۔۔۔ جے اوہ ہرے تاں کلمہ پڑھ لئے ایہ میں شرط لگاواں
تیرن دیو چہ ہندو ہریا مسلم پکڑ ہرایا ۔۔۔ مجلس دلو چہ ہندو کولوں کلمہ اوس پڑھایا
اسماعیل نوں ایسے گلے دل وچہ غیرت آئی ۔۔۔ کوئی نہ آکھے مسلماناں وچہ آہ شے ہے نہ کائی
مسلماناں وچہ غیرت ہووے تاں اوہ مسلم تھیوے ۔۔۔ بغیرت دی بخشش کوئی نہ وانگ سگاں پیا جیوے

سوال منکر نکیر کافر تے منافق اگے تے عذاب قبر

منکر نکیر فرشتے جسدم کافر دے ول آون ۔۔۔ روح[1] اسدی پھر اونہیں پاون جیویں کڈھ لیجاون
ہیبت نال ڈرونیاں شکلاں کافر کول کھلوون ۔۔۔ ہر اک جیوں پچھن اگے اُنج مخاطب ہوون
آکھن کیہڑا رب ہے تیرا چھیتی دس کمینے ۔۔۔ کس مذہب وچہ عمر گذاری کی بھریا وچہ سکے
چھیتی دس جواب اسانوں نبی تیرا ہے کیہڑا ۔۔۔ اسویلے روح کافر والی رو رو کردی جھیڑا
مینوں خبر نہ کوئی اسدی جو جو تسیں سنایا ۔۔۔ ہائے افسوس میں کجھ نہ جاتا ایویں وقت لنگھایا
روح کافر دی نام اللہ دا ہرگز مول نہ جانے ۔۔۔ نہ کجھ مذہب دین داد سے کردی جلتے بہلتے
پاک محمد صلعم سرور والی نہ کجھ پتہ نشانی ۔۔۔ رو رو کملیا نوانگ ہووے روح کافر دی جانی
نہ جس منیاں حکم خدادا نہ احکام رسولی ۔۔۔ دن محشر دے اس کافر دی ہووے کویں قبولی
نہ اسلام خبر کوئی جانے پڑھی نماز نہ کوئی ۔۔۔ نہ جنہاں نے روزے رکھے کیویں خلاصی ہوئی
حج زکوٰۃ ادا نہ کیتی پھر کیویں پچھتاوے ۔۔۔ پھر پچھتاوا کاہدا اسنوں سدھا دوزخ جاوے

[1] براء بن عازب کی لمبی حدیث میں مذکور ہے۔ جب کافر کے بدن میں روح ڈالتے ہیں اس سے منکر نکیر سوال پوچھتے ہیں جب جواب ٹھیک نہیں پاتے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے اس نے جھوٹ کہا۔ اس لیے اس کا بچھونا آگ کا بچھا دو اور دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو۔ اور قبر بھی تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ادھر کی پسلیاں ادھر نکل آتی ہے اور اس کے پاس ایک بدصورت والا شخص آتا ہے اور اس کا لباس بہت گندہ ہوتا ہے تو وہ کافر کہتا ہے۔ میں نے آجتک ایسا برا شخص کوئی نہیں دیکھا وہ کہتا ہے تو جانتا نہیں میں تیرا ناپاک عمل ہوں تب وہ کہتا ہے الٰہی قیامت قائم کیجیو مت ۱۲

سوال جواب جاں ختم ہو جاون روح کافر دیتائیں
قبر دی سجی طرفوں پہلے اک کھڑکی اوہ کھولن
آکھن ویکھ اوہ بندیا اسنوں ایہہ جنت رحمانی
لیندا مزے تے لٹدا موجاں کردا خوب بہاراں
پھیر قبر دی کھبی طرفوں کھولن اک دروازہ
آکھن دوزخ ہاویہ ہے ایہ ایتھے عمر گذاریں
روح کافر دی جھیڑا کردی جے چنگی میں ہوندی
اج میں نیک کسے بندے دی موہوں منگی ہوندی
کافر دی روح کردی جھیڑا رووے تے کرلاوے
جسم[لے] تے گرز فرشتے مارن جسم کیا ہو جاوے
منکر نکیر اوہ گرزاں مارن اس بندے تائیں
قبر دی ایسی سختی ہووے جویں شکنجہ پایا
تڑکن ہڈیاں بالن وانگوں بھاکڑاں کر دی جاوے
سپ زہریلے آ ڈنگن چکن بھن اچیرے
اج سانوں تیرے کھاون بدلے بھیجیا ہے رب سائیں
اوہ بدبختا رسم کفر دی پکڑی وچہ زمانے
عمر گذاری بدیاں اندر خوف ذرا نہ آیا
چیرن پھاڑن بھنن توڑن اک جاوے اک آوے
مویاں ہویاں روحاں اوہنوں لکھ لکھ مارن طعنے

دوویں پکڑ مروڑن اسنوں دیون سخت ایذائیں
آوے خوشبو عطر عنبر دی تے اسنوں ایہہ بولن
چنگے عمل جے ہوندے تیرے پاؤندا بہت آسانی
پر ایہہ تیری خاطر نہیں ایہہ جنت گلزاراں
تے اس کافر بندے تائیں آکھن مار آوازہ
لائق تیرے دوزخ آہی جا تن اپنا ساڑیں
اج جنت دے رنگدے اندر ساری رنگی ہوندی
اج میں حداں چنگیاں چھڈ کے حدوں لنگھی ہوندی
رو رو مغز کھپاوے اپنا نفع نہ کجھ ہتھ آوے
سر تے گرز دیا کے مارن سر چپا ہو جاوے
مارن پھیر جگاون اسنوں دیون سخت سزائیں
توڑ مروڑ کے کھوٹا دیوے بہت عذاب وہایا
لکڑی وچہ کلہاڑی جیویں اندر وڑدی جاوے
آکھیا ماریا بھکھ تے سانوں ساڈے بھاگ چنگیرے
بوٹیاں کر کے تیریاں کھائیے او کافر بدجائیں
اس کارن دنیا تے تینوں بھیجیا سی گا خدا نے
لے ہن تینوں ساڈی خاطر رب نے کھاج بنایا
اودھر قبر شکنجے وانگوں پسلیاں بھندی جاوے
لے بدبخت بدیاں تیں نہ ہٹدے جاتے معنے

لے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر پر قبر میں ننانوے (99) قسم کے سانپ قائم کئے جاتے ہیں جو قیامت تک اسے ڈستے، نوچتے کھاتے رہتے ہیں اور ایسے زہر میں اسکے اگر ایک سانپ ان میں سے زمین پر پھونک مارے تو قیامت تک زمین سبزہ نہ اگائے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ سے ان سے بچائے۔ حافظ

وچہ قبر دے کافر نوں جد ہوون سخت ایذائیں
اجہاں نوں اک صورت بھیڑی اسدے نظری آوے
سامنے آن کھلووے صورت کافر تھر تھر کنبے
اوہ صورت پھر لوے اسنوں مینوں جانیا ناہیں
کی ہن کھووے اوہ بد ذاتا تیری نرم کلامی

رو رو اپنا آپ گواوے بھر بھر ٹھنڈیاں آہیں
سیاہ رنگ ابر بہاراں وانگوں ویکھدیاں کنب جاوے
تے اس صورت تائیں پچھے آیا کون اچنبے
میں تیرے بد عمل کمینے ظاہر ہو گ تدائیں
میں تیرے عملاندی صورت بن کے آئی تمامی

ساری عمر نوں دوزخ اندر سڑسیں وچہ عذاباں
نافرماں ہمیشہ سڑدے حافظ ویکھ کتاباں !

روح دا گھر تے قبر تے آونا تے خستہ جسم دا حال دیکھنا

وچہ [ل] حدیث شریف دے آیا جد بندہ مرجاوے
تن دن بیت جاون جس ویلے روح فریادی ہووے
ویکھاں اپنے جسم دے تائیں حکم ہووے رب باری
مردے دے نک منہ دیوچوں پانی چلدا ہووے
آکھے اے مسکین پیارے یاد ہیں اوہ دن پیارے
ایسے زندگی دے دن بیتن یاد رکھیں ایہ کارا
ویکھے نک منہ کنا نوچوں خون جاوے ہڑ وانگوں
آکھے ایہہ محبوبی شکلاں وچہ دکھاندے آئیاں
درد غماں نے گھیرا پایا رنج مصیبت آئی
ٹٹ گئے سب اعضا تیرے ہن غربال مثالے

کفن دفن ہو جاوے سارا خلقت گھر نوں آوے
یارب دے اجازت مینوں تے آزادی ہووے
آوے قبر تے روح اسدی ویکھے شکل پیاری
ویکھ کے روح جسم اپنے نوں کرلاوے تے رووے
جد سوندا سی سیجاں لتے وچہ کلیاں گلزارے
حکم جنابوں پنجویں دن پھر روح اوندی دوبارا
زار و زار رووے کرلاوے ویکھ ٹٹے گھر وانگوں
گوشت تیرا سب چھلنی ہویا کیڑیاں ہویا حوالے
پھٹ گیا جسم دا چمڑہ تیرا پے گئی سخت جدائی
جسم تیرا سب چھلنی ہویا کیڑیاں ہویا حوالے

ل امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں امام ابوعمر ابن عبدالبر نے فرمایا کہ شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور مسلمانوں کی فنائے قبور پر جہاں چاہیں آ جا سکتی ہیں ۱۲ منہ ۔

جس بدن نوں خاک نہ لگی اوہ اج مٹی ہویا جسنوں ویکھ نہ دُنیا رجی اوہ اج خاک نہ سویا
ایسے طرح ستویں دن تک روح آوندی مڑمڑکے آوے دوروں ویکھ کے جاوے تے بھوندی مڑمڑکے
نالے روح آوازاں دیوے اسنوں آن پکارے کتھے تیرے لڑکے بالے خویش اقارب سارے
کتھے جگہ زمین ہے تیری کتھے بھیناں بھائی کتھے ماں تے باپ ہیں تیرے یاد کتھے ہر جائی
کتھے ہم نشین اوہ تیرے کتھے سب ہمسائے کتھے رشتے دار اوہ تیرے کتھے ماں پیو جائے
کتھے اوہ اج چہرہ تیرا جو پایں چمکاں مالے کتھے ایہہ اج خاک دے اندر وچہ غماں بیزارے
کتھے اوہ اج تیریاں شاناں جگ وچہ ظاہر ہویاں کتھے ایہہ اج بیڑیاں تیریاں شوہ دریو وچہ ڈبویاں
کتھے اوہ اج عزت عظمت کتھے قدر ہے تیرا کتھے ایہہ اج خاک چہ رلیا چند جیہا ایہ چہرا
کتھے اوہ اج یار ہیں تیرے بہت محبت والے کتھے اوہ اج بیلی تیرے دولت حشمت والے
ابوہریرہ کرے روایت جاں مومن کوئی مردا کردی روح محاصرہ اسدی اک مہینہ گھر دا
ویکھدی آ کے مال اوہ اپنا کیونکر ونڈے ہیسن کیونکر قرضہ ادا کریسن کیونکر بچے پیسن
کیونکر گھر دے کم ہیں چلائے کیونکر وقت نبھاون کیونکر رنج مصیبت پاون کیونکر خوشی مناون
استوں مگروں یک ورہے تک قبر محاصرہ کردی کون دعا اس بدلے منگدا کہندی روح بشر دی
پھیر فرشتے روح مومن دی روحاں وچہ لیجاون نفخہ صور تلک اوہ حافظ اپنا وقت ٹپاون

صبر دا پھل ہمیشہ مٹھا ہوندا اے (حکایت)

چل حافظ ہن اجر صبر دا لکھدے جو جو پایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ رب سچے فرمایا
صبر[1] دا پھل ہمیشہ مٹھا جس نے صبر کمایا اجر صبر دا اس درگاہوں صابراں دوناں پایا
ویکھ صبر یعقوب نبی دا کیہا وچھوڑا پایا! یوسف جن وچھوڑیا بھائیاں کی انہاں ہتھ آیا
آخر ویکھ یوسفؑ پیغمبر شہر مصر دا والی مدتاں پچھوں میلے ہوئے باپ بیٹے دے عالی

[1] قولہ تعالیٰ۔ اِنما یوفی الصبرون اجرھم بغیر حساب۔ ترجمہ: یہی بات ہے کہ صبر کرنے والے اجر بے شمار پائیں گے [2] یہ حکایت میں نے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی سے نقل کی ہے۔ حافظ

روندیاں روندیاں عمر گذاری وچہ جدائی پیارے
صبر ایوبؑ نبیؑ دا ویکھو کیڑیاں جسم مکایا
امر نبی دا کرے نتارا لوکاں نوں دکھلایا
آل نبیؐ اولاد علیؑ تے کوفیاں ظلم کمائے
حوض کوثر دے ساقی جیہڑے صبر رضا تے پورے
ایتھے اک حکایتؒ مینوں یاد صبر دی آئی
دو مہینے خوشیاں اندر او ہو مائی گذارے
ایسے طرح اس مائی دے یار و نہہ بچے ہوئے پیدا
ونہاں بچیاں وچوں زندہ بچہ رہیا نہ کوئی
آخر بول اٹھی اوہ مائی یارب تیری دہائی
نو ماہ دی محنت میری ایویں ضائع جاندی
دیہہ پھل لگے باغ میر لوچہ رجکے ویکھ نہ سکی
نہ کوئی پُت میں رجکے ڈٹھا نہ میں رج کھڈایا
جھیڑے کر کر روئی مائی تے پھر نیندر آئی
پر اوہ باغ وڈیرا سی جو جنت ربدی آہی
مشک کافور تے سونا چاندی اٹاں اسدیاں ہیسن
ویکھ گئی جد اندر مائی بچے کھیلن سارے
آن فرشتہ اس مائی نوں دسیا سارا حالا
جنت وچہ محل ہے تیرا پانی حوض کوثر دا!
ویکھکے مائی سب کچھ یار و وچہ خوشیاں دے آہی
خوابوں ہو بیدار وہ مائی لکھ لکھ شکر گذارے
حافظ یار جو صبر کماوے آپ اللہ فرماوے

آخر مل گئے بھیناں بھائی گئے وچھوڑے بھارے
پھر اک دن دی نہی دا کلمہ نہیں زبان تے آیا
آخر اوہ ایوبؑ پیارے صبر دا پھل چا پایا
پانی باہجوں وچہ کربل دے بچے مرن تہائے
گودیاں وچہ فرزند کوہائے جگد یوچہ مشہورے
ہر سال اندر بچہ جندی نیک ہیسی اک مائی
آخر بچہ موت دی گودی دیوچہ لوے ہولارے
گود ہمیشہ اسدی خالی پورا ہووے وعدہ
غم صدمے دی تاب نہ جھلی ڈاہڈی بیکل ہوئی
میتھوں ہویا قصور کی مولا جو دکھا توں چہ پائی
دو مہینے خوشیدے اندر میری جان لنگھاندی
خوشی گئی تے غمی لیائی رحمت ایسی وسی
نہ میں خوشیاں اندر اپنا دیلا کوئی ٹپایا
خوابدے اندر ڈٹھا مائی باغ بڑا ہر جائی
اس جنت وچہ اک محل سی ربدی بے پرواہی
لکھیا ہویا سی نام مائی دا دروازے تے کہن
ہسکے ویکھیا مائی تائیں اوہ معصوم پیارے
لے مائی اس صبر دا تینوں اجر و تا رب تعالٰے
ایہہ سب بچے تیرے حاضر ویکھ جنہاں دل بھریا
آکھے یا خداوند تیری ڈاہڈی بے پرواہی
چنگا صبر کماوے جیہڑا جنت کرے اشارے
آن پچھا اوہ میری جنت دیوچہ سدھا جاوے

شہیداں دیاں روحاں دی جنت وچہ سیر

سبحان اللہ ایہہ شان شہیداں تے پاکیز کلاماں
پاک منزہ طاہر اطہر سوہنیاں شاناں والے
حضرت پاک حسینؑ حسنؑ دو زمیں اسماناں والے
ایہہ سردار شہیداں اُتے مالک صبر رضا دے
حیدر دے دو لال پیارے بڑی شجاعت والے
ظالماں ظلم کمایا لے پر صبر نہ مول گوایا !
ختمؑ مثال شہیداں دی روح جسدم جنت جاوے
ہریاں ہریاں جانوراندیاں صورتاں ہوون ظاہر
مولا کہے شہیداں تائیں جو منگو سو پاؤ
ایہے شہید پیارے پیارے سوہنیاں شکلاں والے
وچہ سجدے دے جا جا پیارے کرن دعا کریماں
اک شہید تے ستر بندے اک کولوں بخشاون
چھ انعام عطا شہیداں ربدی طرفوں ہوون
نہ انہانوں خوف قیامت ڈاہڈیاں رحمتاں والا
کہے خدا شہیداں تائیں جو منگو سو پاؤ
اکواری پھر دنیا اتے گھلدے اے رب قادر
ایہو تمنا ساڈی ڈاہڈی گھل زمانے اُتے

بھیجاں روح شہیداں اتے لکھ لکھ بار سلاماں
صفت مثال کی دیواں ایتھے پاک بیاناں والے
خاص نواسے پاک محمدؐ پاک زباناں والے
تے تسلیم و اتقاء والے ہن مختار سخا دے
تے درگاہ الٰہی دے وچہ خوب عبادت والے
لے ہے شہیداں تے مختاری جگ تے نام رکھایا
پھل فروٹ تے شربت نوشی شہد بہشتوں آوے
اُڈ اُڈ عرشیں سیر کریسن واہ وا شان ہے قادر
تہاڈے بدلے سب کجھ حاضر جو پیو و جو کھاؤ
ستر ستر حوراں پاون شکلاں عقلاں والے
ستر شخص گناہاں والے بخشیں پاک رحیماں
تے بخشا نبی دی اُمت خوشیاں دلو چہ آون
اک لہو دے قطرے بدلے سب گناہ اس دھوون
سر تے تاج نورانی ہووے نعمت بخششاں والا
کرن دعا شہید تمامی اتنا کرم کماؤ
تیرے راہ تے فیر اکواری ہوئیے جا نچھاور
ہوئیے جا شہید خدایا ٹھیک نشانے اُتے

لے قولہ تعالیٰ: ولا تحسبن الذین قتلو فی سبیل اللہ امواتاً ط بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ نضلہ پ ۳ سورہ آل عمران: ترجماہ: یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں انکو مردہ مت خیال مگر وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور خوش ہونےوالے ہیں اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے انکو اپنے فضل سے عطا کی ہے ۱۲ منہ

دن سارا ایہہ جنت اندر سیر کریندے رہندے ۔ حافظ راتیں عرشے ہیٹھاں وچہ قندیلاں بہندے

روایت

جویں یعقوب پیغمبر اُتے غش دی حالت ہوئی ۔ ایس طرح پھر دن محشر دے ہووے حالت بھائی

ایسے طرح قیامت دے دن ایسا حال وہاوے ۔ جسدن عرش معلیٰ اتے رب کچہری لاوے

سبھی طرفے ذات خدادی جنت آن ٹکاسی ۔ دوجے پاسے دوزخ طبقہ آکے کڑک دکھاسی

پنجسو سالاں رستے آتوں دوزخ کڑک ڈراوے ۔ لنب دوزخ دی عاصیاں تائیں دوروں کھچہ لیجاوے

دوزخ ویکھ نبی سرور نوں بہت بڑا اثر جاوے ۔ ویکھ جمال محمدی اگوں پچھے لنب ہٹاوے

اوگنہاراں نوں جھب قہروں دوزخ پکڑن آسی ۔ صورت ویکھ نبی سرور دی ادبوں ہٹکے جاسی

کافر شان نبی دا پاکے حسرت بھتیں پچھتاون ۔ کیوں نہ منیاں نبی پیارا رورو نیر وگاون

اوہ رونا پچھتانا ہرگز کم کسے نہ آوے ۔ جد ویلا سی منن والا اس دن قدر نہ پاوے

اسدن اللہ عاصیاں تائیں کرسی قید زنجیروں ۔ ڈالے جاسن حطمے اندر نقشے بن خنزیروں

رب کہے نہ آدم صورت دوزخ اندر جاوے ۔ شکل کرو خنزیرا اہناں دی دوزخ ڈالیا جاوے

تاکہ کل فرشتیاں تائیں کہے خداوند عالی ۔ سوہنی شکل نبی دا نقشہ جلئے نہ دوزخ ڈالی

ادب لحاظ نبی دے پاروں اللہ حکم سناوے ۔ مینوں شرم نبیدے پاروں آپ خدا فرماوے

ہے لبے ایتھوں تیکر آکھے ذات الٰہی ۔ جے مومن گھر لڑکا جمیں نام رکھے اوہ بھائی

نام محمد احمد رکھے جے اوہ شوق پیاروں ۔ لکھاں عاصی بخشے جاسن نام محمد باروں

عمر فاروق صفت نبیؐ دی لکھی مول نہ جاوے ۔ جسدے تائیں اللہ صاحب عرشاں تے سدواوے

دنیا اُتے نبیؐ محمد جاں تشریف لیایا ۔ ست زمیں آسماناں اندر چانن نور لگایا

واہ وا نور جمال نبیؐ دا گھر گھر چانن لاوے ۔ بُت خانے ڈھیہہ پین زمیں تے جھنڈی لنگھ جاوے

پاک نبیدی تابعداری کرتوں اہل ایماناں ۔ اوہ نہ ہووے بن توبہ توں جاوی بدل زمانہ

میں قربان رسول اللہ توں تن من گھول گھماواں ۔ کیسا شان رسول اللہ دا میں صدقے ہو جاواں

چند مبارک کرے سلامی آکے شوق پیاروں
کتنے عاشق حبشوں مصروں پاک نبیؐ کول آئے
عاشق بن پروانیاں وانگوں رہ گئے شہر مدینے
رہ گئے مر کے ایس ٹکانے چھوڑن وطن پیارے
ویکھ زیارت نال محبت کر گئے ذکر سبحانی
جنہاں اکھیں دینال ڈٹھا نبیؐ رسول پیارا
میں ذکر نہیں دساں سنتوں دوست میرے بھائی
جنہے آکھیا جنت حوراں سب کجھ نامنظوری
بصرے والے حسن ولی نوں پچھو قدر نبیؐ دا
ابوہریرہؓ جابرؓ کولوں پچھو عشق نشانی
بنیاندی حب ہر دل اندر زوروں آن سماوے
یعنی سرورِ عالم جس دن رب دا حکم سناون
فرصت پاکے جد اصحاباں مسجد نویں بنائی
پتھر بول کہیا یا حضرت مشکل سہن جدایاں
رو رو کے پیا ڈھاہیں مارے پتھر درد رنجانا
سنو حقیقت جاں اس پتھر رو رو عرض گذاری
نال محبت سرورِ عالم پتھر جلد اٹھایا
کنڈ لگاکے نال پتھر دے سرورِ عالم بہندے
بھی اک ہور روایت سچی راوی اک سناندا
خاص صحی کتابوں ڈٹھی سنتوں یار سجاتا
یعنی مڈھ کھجور دا ایسی تھم حنانہ بھائی
کئی مہینے سرورِ عالم اس نال کنڈ لگائی

ادب کنوں چن اوسیویلے پاٹ گیا وچکاروں
خدمت اندر حاضر ہوکے اہناں وقت لنگھائے
ویکھ نبیؐ دی حالت سوہنی چھیک پون وچہ سینے
ایس طرح سن یار نبیؐ دے اعلیٰ افضل سارے
جنت دی پرواہ نہ رکھن مل پیا دلبر جانی
دوزخ بھاہ حرام اہناں تے جاتے عالم سارا
جاکے پچھے بلال ہوراں نوں سانوں خبر نہ کائی
ہر دم دوست حاضر ہووے نہ اکھیں توں دوری
ناں پیو خویش قبیلے چھڈے ایسا نیک عقیدہ
اکھیں نال جنہاں نے ڈٹھا سوہنا نبی حقانی
پتھر بھی مشتاق نبیدے راوی ذکر لیاوے
اک پتھر دے تختے اتے وعظ کلام بتاون
منبر نبیاں تاں اسکارن پتھر عرض سنائی
دور کرو نہ مینوں حضرت عرضاں روسنایاں
میں دوری نہ چاہواں حضرت یا مقبول ربانا
نال پیار اٹھاوے اسنوں سوہنا نبی غفاری
نال منبر دے سی اکیا سے اسنوں آن اٹھایا
مرکے صبر پتھر نوں آیا کدوں جدایاں سہندے
اوہ بھی واقعہ درد فراقوں لکھیا مول نہ جاندا
منبر نبیاں درد فراقوں رنا تھم حنانہ
اس نال کنڈ لگاکے بہندے نبیؐ الٰہی
تکیہ لاکے نبی محمد اس نال بہندے ساہی

جد اصحاباں پاک نبیؐ دا منبر آن بنایا
رو کے آکھے حضرت تائیں یا سردار سچاویں
بات کھے انساناں وانگوں بولے درد آوازے
تھم حنانے نوں پھر کہندا سرور نبیؐ غفاری
جے آکھیں تے تیرے حق وچہ نیک دُعا فرماواں
تھم حنانہ پاک نبیؐ نوں رو کے عرض سناوے
پاواں نت حضوری حضرت آکھیا تھم حنانے
ایہ مراد نبیؐ جی چاہواں ہووے قرب حضوری
تھم حنانے دی گل سن کے بولے نبیؐ الٰہی
اجہ محبت ساڈی یاروں ایہ درجہ توں پاویں
وچہ اصحاباں شامل ہوویں عزت ادیاں پاویں
تھم حنانے اتے حضرت ایڈ پیار کمایا
نالے حق او ہدے وچہ حضرت نیک دعا فرمائی
نبیؐ کہیا جس دلدے اندر ساڈی حب سماوے
حب نبیؐ دی یاروں عاصی جنت اندر جاون
سنو حقیقت جیسدم کرتہ دتا بابل تائیں !
جاں یوسف دے گلدا کرتہ بھی اک نشانی
جاں یوسف دا کرتہ پھڑ کے سینے نال لگایا
کر افسوس نبید ا رودن سب فرزند پیارے
خون یوسف دا ساڈے سر تے پیش پویگا آکے
اہدے غم تھیں بابل مرسی بنی حقیقت بھاری
ادبوں تھم فرزند لیا تے باپ پیارے تائیں

چیکاں ماریاں تھم حنانے درد دوں شور مچایا
ہن کیوں ہیں عاجز دے کولوں سخت جدایاں پاویں
کھلن لگے اسدے اُتے رحمت دے دروازے
ہے کی حاجت تیرے تائیں آکھ سنا گل ساری
جنت وچہ درخت نورانی تینوں جلد بناواں
یا نبیؐ اللہ صرف جدائی جھلی مول نہ جاوے
نامنظور جدائی مینوں یا مقبول ربانے
ہر دم کول پیارا ہووے دوری نامنظوری !
تھم حنانے تیرے اُتے رحمت دون سوائی
بن انسان جنت دے اندر توں ساڈے نال جاویں
درجہ ولیا ندا توں پاسیں خالق دی سرکاروں
غسل جنازہ کفن پہنا کے قبر اندر دفنانا
حب نبیؐ دی ایسی ہوندی جانے کل لوکائی
نال اساڈے جنت جاسی جدا نہ کیتا جاوے
سب اصحاباں یاروں مومن ربدی رحمت پاون
یوسف نوں بگھیاڑاں کھادا رودن کر کر آہیں
سینے نال یعقوبؑ لگایا چمکے زخم نہانی
غش کھا کے یعقوبؑ پیغمبر دھرتی اُتے آیا
مرسی باپ وچھوڑے اندر حسرت کر دے سارے
کی جواب دیاں گے اوتھے پیش خدا دے جا کے
بہجن محال دسیوے سانوں پئی مصیبت بھاری
کرے یعقوبؑ نہ ہوش نکانے رو رو مارن ڈھاہیں

سی یعقوبؑ پیغمبر ہویا غم دے نال دیوانہ
صد افسوس ہویا کیوں دوست اہناں نال رلایا
پاک نبی نوں یوسفؑ باہجوں دسے سنج اندھیرا
اوہ یوسف دی سوہنی صورت نظر نہ اسنوں آوے
ویکھ حوالہ صاحبزادے رو رو کر کر آہیں
تڑفے ہجر فراقوں حضرت جیوں مچھلی بن پانی
ہوش آئی تے پھر اوہ کرتہ جو سی خونوں بھریا
اک فرزند کھڑیا وچوں ہیسن حاضر یاراں
یوسفؑ یوسفؑ کر دا اوہنوں باپ پیارا
مڑ مڑ چمے اس کرتے نوں تے سینے تے لاوے
ایس طرح ہی تڑف تڑف کے روّے نبیؐ ربانا
دکھ پتاں دے حدوں باہر وچ شمار نہ آون
جیکوئی اک فرزند کسے دا پایا وے کتے جدائی
قبر نشانی ماپیاں تائیں مرنا جو پتراں دا
عمر فاروق جسنوں لگے اوہا حال پچھانے
سکھیئے نال آراماں سوندے نیند خوشیدی پاون
یارو سکھیئے رات دنے پئے کئی کئی کھانے کھاندے
سکھیاں نوں ایہ موج بہاراں لگن خوش گلزاراں
سکھیئے نوں ایہ دنیا دسدی جیونکر بھریا میلہ
سکھیئے وچ جہاناں پھردے ہر تھاں چاہیں چاہیں
سکھیئے نوں کی سار دکھاں دی جو جو خوشیاں وچ رہندا
قدر فلقے دی اوہ کی جانے جیہڑا رج کے کھاوے

ہوش آئی تے دل دے اندر آکھے نبیؐ یگانہ
کیونکہ میرا یوسف سوہنا نہ خیریں مڑیا
ست زمیناں نالوں اسنوں جاپے درد گھنیرا
رڑکن تیر غماں دے سینے کون شمار لیاوے
اولیوں چک کھلارن اہنوں صبر دلیو جہناں ہیں
تن من سڑیا سخت جدائیوں لمی درد کہانی
نال محبت باپ یوسف دے چشماں اوپر دھریا
اکنے موت قریباً آندی ویکھ اللہ دیاں کاراں !
اگوں یوسف نظر نہ آوے پوتجے صدمہ بھارا
درد فراق یوسف دا اگوں درد عذاب وکھاوے
ایپر درد فراق یوسف دا کردا زور دھگانا !
باہجھ پتاں دے ماپے پاگل رو رو حال ونجاون
پوے اندھیرا جگ وچ اہنوں ڈھونڈے کل لوکائی
ہجر فراق جہانوں بہتا ذکر نہ کیتا جاندا
غیراں نوں معلوم ہووے پیش پوے تے جلنے
دکھیاں تائیں نیندر آیاں پتراں سل جگاون
دکھیاں نوں ایہ دوزخ جاپے رو رو کے کرلاوے
دکھیاں نوں ایہ دوزخ جاپے جیونکر دوزخ ناراں
پچھ یعقوبؑ نبی توں جا کے جگر جدے وچ سیلہ
دکھیئے وچ غماں دے روندے مار دُکھیں آہیں
دکھیا جانے سار دکھاں دی جیہڑا صدمے سہندا
پچھ اہناں نوں فلقے اندر جیہڑا وقت لنگھاوے

ہوش آوے جد یعقوبے نوں یوسفؑ یوسفؑ کردا
اگوں یوسفؑ نظر نہ آوے رو رو ہنجوں بھردا

تندرستاں نوں قدر نہ معلم کیکوں دکھ بیماری
پچھو حال بیماراں کولوں جو منت کر دے زاری

عمر فاروق نہ مک جاندے درد مند اندے جھیڑے
سن کے کیوں نہ حال ونجاون نے زخمی دل جھیڑے

کرے پکاراں نبی اللہ دا رو رو حال ونجاوے
زخم جدایاں دے جھلکن تیر کلیجے لاوے !

دل پچھتاوے آکھ سناوے ایہو کرے پکاراں
ہائے دلبر کیوں ٹوریا ہتھیں بھل گیاں گفتاراں

اے یوسفؑ میں تیرے تائیں کتول بھالن جاواں
کدھرے مینوں نظر نہ آوے میں روندا مر جاواں

اے پتر میں روندا مرساں درد نہ ہوسن تھوڑے
توڑ دتے تقدیراں آکے جوڑ جڑیں رب جوڑے

اگن پتے جدوں گلندی جس دل زخم جدایاں
جسنوں تیر لگن وچ سینے کیوں نہ کرن دہایاں

درد دکھاں تے بھانبڑ بلدے لوچہ بھڑکن بھاہیں
یوسفؑ یوسفؑ یوسفؑ کردا گل بھلاوے ناہیں

کھلیاں باہیں کر کے آکھے ٹر گیوں یار پیارے
آ تقدیراں وار دہویاں دکھ نہ جان سہارے

قینچی وانگ کرے دل بیرے درد فراق گھنیرا
رو رو کے یعقوب پیغمبر پاوے درد گھنیرا

یوسفؑ دا وچھوڑا تے حضرت یعقوبؑ دا رونا

ایویں کر دیاں عمر فاروق جس دم رات وہانی
رو رو باپ یوسفؑ دا آکھے ہائے تقدیر ربانی

کون وکھالے اکھیں آکے صورت یار سجن دی
جو دم گذرے معلم ہووے سختی جان کندن دی

جیوں مچھلی بن پانی تڑفے نبیؑ یعقوبؑ پیارا
دم دم حالت غشدی ہووے مار الم دا نعرہ

محبوب پاندی صورت سوہنی کدھرے نظر نہ آوے
ہوش آرام نہ رہگیا کوئی کون بیان سناوے

باراں بیٹے حاضر پاوے یارہواں رب کھڑایا
اوسے دے غم درد الم نے قبراں تیک پوچایا

سجرے سل جگر دے چمکن کیہڑا بیٹیاں بھنے
جیہڑی گل یعقوب سناوے اوہ نہ خالق منے

بچے نظروں غائب ہو جان ماپے صبر نہ پاون
گھڑی گھڑی اک سال برابر راوی ذکر سناون

درد دکھاں تے بھانبڑ بالے دلو چیر بھڑکن بھاہیں
زخم جنہاندے لگن سینے کیوں نہ مارن آہیں

درد پتاندا سب سے مندا رات دنے پیا کھاوے
سب بھیں دکھ وڈا فرزنداں یہ دکھ کدی نہ جاوے

گھڑی مڑی کہے داغ جدایاں دیکے ٹر گیوں مینوں ——— میں مرجاندا ایتری جاگہ حیران گذرن تینوں
پتراں باہجوں پیو نہیں بچدے کہندے لوک سیانے ——— باہجھ پتاندے چین نہ آوے کل زمانہ جانے
دردمنداں توں پچھو جاکے ہے کی حال حوالہ ——— یاد آون جد گلاں مڑ مڑ جاگے درد کسالہ
ایہ مثال زمانے اندر سنو حقیقت ساری ——— دیر نہ لگے بچیاں تائیں ستیاں نوں اکواری
مرجان پت جہناندے لوکو دفتروں لہہ جانے ناواں ——— رسیاں دہرکے ونڈن لوکیں اونت گیاندیاں تھاواں
بھائی مرن جہانوں جیہے تے بھج پیندیاں باہواں ——— پت بھراواندے دکھ مندے لوکی آکھ سناون
عمر فاروق قسم خدا دی ایہ دکھ جرے نہ جاندے ——— سل پتراندے مندے لوکو عارف لوک سناون
چلے گئے دلدار جہناندے دیکے جام جدایاں ——— رات دنے اوہ رو کر لاکے کیوں نہ دیہن دہایاں
رو رو کے یعقوب نبی نوں غمدے غوطے آون ——— ہر ہر تھاواں بچیاں لگن وڈھ وڈھ پیاں کھاون
جو کجھ بیتی نال نبی دے سنوں آکھ سناوے ——— دن تے راتیں جھیڑے کرکے پاپی دل پرچاوے
سب درداں چوں درد زیادہ دکھ عذاب جدائی ——— ایس جدائی یعقوبے نوں چک جگر وچہ لائی
ہرگز نہ یعقوبؑ نبی تے آوے گھڑی امن دی ——— دلبر باہجھ اجاڑ دسیوے اوہ گلزار چمن دی
اتنی نہ یعقوب نبی دی کرے طول کہانی ——— ایس جگہ تے اک حکایت ہے میں ہور سنائی

مثال

جسنوں رکھے اللہ خالق مارے دنیا ساری ——— اوہ نہیں مردا ہرگز بھائی جے نہیں امر جباری
چھری خلیل نبی دیتائیں کیکوں بیک پوچاندی ——— حق نے آکھیا ایہ بچہ جاسی آیت وحی لیاندی
جچیں شتابی ملیا ہیسی اسماعیلؑ نبی نوں ——— دنبہ آکے جنت وچوں گردن چھری دہری نوں
جیہڑی اللہ اکبر ہیسی اوہ تکبیر جو بھائی ——— بیشک چلی ایہہ کیتا وعدہ ذات الٰہی
اساں بچونا اساں بچونا رب جدوں فرماوے ——— اوہ تکبیر جو اللہ صاحب کی نقصان پوچاوے
مت کہ کریں پیا بیخوفی خوف عدالت یاروں ——— دیہو سزائیں اسدیتائیں حکم ہویا سرکاروں
اکتنے کہیا یعقوب نبی نوں آ تقدیر دبانی ! ——— میں آزمائش کارن تینوں دساں اک کہانی

Scanned with CamScanner

بن تقدیر فقیر نمانا گھر یعقوبؑ دے آئے
اوس فقیر نے کھانے بدلے آن سوال سنایا
ٹھہر ذرا کو ایتھے فقرا روٹی ہنے لیاواں
روٹی پکن لگی اودھر آکے جھدم بھائی
بھل گیا چیتا اوس فقر دا اسی یعقوبے تائیں
نبی یعقوبؑ مہماناں دے کول بیٹھا رہگیا سائی
اسکارن یعقوبؑ نبی نوں پیگیا درد وچھوڑا
ایہ گل منن والی بھائی معلم ہووے مینوں
ذکر سخاوت دی برکت دا اہن ہیں آکھ سناواں
سی کوئی غنی بھارا دولت مند سیانا
رب نے اوہنوں بخشیا لڑکا سوہنا شکل کماوں
اوہدے کول غریباں دا گھر سنتوں یار پیارے
اک دن دا ہیں ذکر سناواں جیکوں حال وہایا
اس مسکین عورت دی گودی روندے بال ایانا
شیر نہ آوے اس عورت نوں فاقے کتوں بیحالی
عورت اوس غنی دی کھانا کھاندی سی بنی بھائی
کرے دلیلاں لڑکے کارن منگ لواں ہیں کھانا
ہتھ دی برکی جھدم رہ گئی پھیر سوال سنایا
تاں اس عورت اوہ برکی اسدے ہتھ پھڑائی
اوسے رات خداوند عالم السا راز دکھایا
عورت لڑکے والی آکھے میں اج برا کمایا
خبر ہوندی نہ برکی ٹکڑا ایں اسنوں پکڑیندی

اگے سی اک کم دے اندر لگا نبی الٰہی
نبی یعقوبؑ محبت سیتی اہنوں آکھ سنایا
بہ گیا اودھتے فقر اللہ دا ایہ میں ذکر لیاواں
آئے کجھ مہمان نبی کول قدرت نال الٰہی
بہہ کے اوہ ٹر گیا اودھوں چیتا آیا ناہیں
ٹر گیا اک کے اوہ سوالی روٹی ملی نہ کائی !
یوسفؑ نے یعقوبؑ نبی نوں قسمت ماریا توڑا
اہدی اک مثال پرانی آکھ سناواں تینوں
جیکوں حالا وچہ روایت اوسے طرح بتاواں
کافی دولت کانی حشمت واہ وا افضل ربانا
بڑی سخاوت کردا اسی اوہ ودھ کے اگے نالوں
اوہ مسکین تے اوہ زر والے کرم خدا دے بھارے
سی مسکیناں تائیں ٹکڑا اکدن ہتھ نہ آیا !
گھر اپنے وچہ ہتھ نہ آوے اسنوں کدھروں کھانا
بھکھا لڑکا ترلے کردا بڑی مصیبت جالی
اوہ کھاوے اوہ ویکھے بیٹھی پیش نہ جاوے کائی
شرموں پھیر نہ موہنوں بولے کتنا وقت وہایا
دیہہ بھیناں ٹکڑے دی برکی لڑکے بڑا کھپایا
برکی ٹکڑا اے ہمسائی لڑکا ورچیا سائی
غنی عورت دا لڑکا کاراتیں چک بگھیاڑ سدہایا
برے نصیب والی نوں راتیں ہیں ٹکڑا پکڑایا
کیوں لڑکا بگھیاڑ لیجاندا ایہ گل آکھ سنیدی

جس عورت دا لڑکا کھڑیا کردی حال پکارے / اس ہمسائی عورت تائیں طعنے جھڑکاں مارے
اپر ٹکڑا ایہوں والی کوئی جواب نہ دیندی / سنو حقیقت حکمت ربدی کی کی کار کریندی
سنوں حقیقت جاں لڑکے نوں چک بگھیاڑ سدھایا / کھادن کارن جاں اس جا کے اپنا قصد اٹھایا
چا ہٹریا منہ بگھیاڑ دے آکے قدرت نے کرتالہ / لڑکے نوں اوہ کھا نہ سکیا آکھے رب تعالے
زندہ چھوڑ گیا لڑکے نوں اوہ بگھیاڑ وچارا / کون کرے تکلیف کس نوں رکھے سر جنہارا
اِدھر اُدھر ڈھونڈن لگے جدم لوکیں سارے / کیونکر ماں لڑکے دی پاوے کیونکر صدمے بھارے
لبھدا لبھدا جاں اک بندہ سی اس طرفے آیا / امن سلامت لڑکا زندہ اس نے آکے پایا
روندا روندا نال شتابی لڑکا پکڑ لیا وے / آکے ماں اُسدے نوں دتا ہاتف خبر سناوے
جیکر لقمہ توں اک کڈھ کے میرے نام پھڑایا / منہ بگھیاڑوں تاں ایہ لڑکا امن امان بچایا
جے راہ رب دے اوہ لقمہ تیرا مول نہ جاندا / بیشک اس فرزند تیرے نوں ناہر پھڑ کے کھاندا
ایس وسیلے بچیا بی بی ایہ فرزند پیارا / اجر سخاوت ایس طرحدا آکھے سرجنہارا
دعا مسکیناں اُدنیاں تائیں اعلے پکڑ بناوے / راضی کرے جو مسکیناں نوں نیک جزائیں پاوے
کہن مفسر جد اوہ بندہ مڑ گیا کھانا کھاوں / ایہ سبب جدائی بنیاں یعقوبے تے جانوں
غیرت گئی خداوند تائیں رب نوں بات نہ بھائی / تاکہ رب یعقوب نبیؑ نوں گھتی سخت جدائی
عمر فاروق انبیاں نالوں کون گھرانہ عالی / اینویں دنیا گلاں کردی دین ایماناں خالی

در بیان فراق یعقوب

کہیا نبی یعقوبؑ نے پتراں نوں مینوں سل فراق دا لایا جے چا
میری شمع نوں بچیو تساں جا کے کاہنوں مار کے پھوک بجھایا جے چا
مینوں گھڑی نہیں چین آرام اُدناں میرے باد احشر بنایا جے چا
میرے یوسفؑ نوں وچہ اجاڑ جا کے کاہنوں دس بگھیاڑاں دے پایا جے چا
مینوں ڈگیا رہن دیہو ہجر اندر کھڑی گھڑی کی مینوں اٹھاوندے ہو
جدوں تیر تقدیر نے آن پھٹے جگر نوں لون کیوں لاوندے ہو

کرتہ یوسفؑ دا پکڑ یعقوبؑ روندا چم اکھیاں دے اُتے لون لگا
حال یوسفا آن کے دیکھ میرا رو کے کونج دے وانگ کُرلون لگا
تیرا درد وچھوڑا نہ بھلیا جائے جیوندی جان وچہ قبر دے پون لگا
ہوندی آن کے جدوں تقدیر وار دیوسفؑ دکھ نہیں ایڈے سہن والا
لقمہ اجل بگھیاڑ انداکویں بنیاں گودی نبی یعقوبؑ دی بہن والا
اکھیں میرے یوسفؑ دا پھج نقشہ درد نال یعقوبؑ پوکاریا اے
وچھڑ جان تیرے مینوں یوسفا او ئے سینے ہجر دا تیر چا ماریا اے
مشکل بنی کیکوں تیری جان اُتے خبرے کویں توں دُکھ سہاریا اے
مینوں جام جدائی دا پیا پییاں میرا نزع دا وقت ہن آ رہیا اے
میتھوں آپ اجازتاں منگیاں سی بھایاں نال میں کھیڈ شکار آواں
مینوں گل نہ کھول کے دسیوئی بڈھے باپ نوں رول کے مار آواں
کسے عاشق پروانے توں پچھیا سی جل کے شمع تے مزہ کی پاونا ئیں
تیرے نال کی شمع پیار کر دی جس تے اپنی جان گوا ونا ئیں
جلدی شمع تے آنکے جان جالیں ایڈی کیوں تکلیف اٹھاونا ئیں
ہو کے مست الست توں شمع اُتے اپنی جندڑی گھول گھماونا ئیں
اگوں کہیا پروانے نے سنی میاں جانے کی توں عشق افسانیاں نوں
اسیں عاشق تے شمع معشوق ساڈی تائیں ماریئے تیر نشانیاں نوں
جل کے مرن دا مزہ نہ مول کوئی جلئے ملن دا راہ دکھلاونے نوں!
اسیں کن دے روز دے مرے ہوئے آیئے شمع تک لاش پوچاونے نوں
کریئے اسیں مشقتاں جلن خاطر چاہیے اسیں نہ ہیونے کھاونے نوں
اسیں نا امید ہاں زندگی توں تے تیار ہاں جان جلاونے نوں
جلدی شمع نوں ویکھ قربان ہوییئے ایہو خاص پچھان پروانیاں دی
صرف ایسے طریقے تے اسیں قائل بڑی مشہور زمانیاں دی

جنگل وچہ دوسرے دن یعقوبؑ دا جانا

جاں دوجا دن خیریں چڑھیا سورج چمک وکھالی
درد فراق یوسفؑ دا اہنوں ول ول تیر مریندا
آخر اٹھکے جند بھیّاتے جنگل طرف سدھایا
ہتھ وچہ اوہ یوسفؑ دا کرتہ خون آلودہ پھڑیا
چڑھکے اوس پہاڑی اتے روے درداں بھریا
اے جنگل وچہ وسن والیوا درند حیوانوں
نہیں سی لائق تہاڈے تائیں یوسفنوں کھاجانا
ایڈی تساں دلیری کیتی خوف خدا بھلایا
جدوں یعقوبؑ نبی نے ہیسی ایہ فرمان سنایا
تساں جو میرا یوسفؑ کھادا مار موکایا سانوں
درد آواز جنگل وچہ پہنچا قدرت نال الٰہی
طبق زمیں دا ڈولن لگا ویکھ غماندیاں آہیں
چھم چھم رودن شیر درندے غمدے نال وچارے
لرزہ کھاکے ڈولن لگی اسدن زمیں وچاری
حیرت اندر ندیاں نالے ٹھاٹھ نہ مارن ڈردے
رکھ درخت سبھے کرملے غمدے نال تمامی
چودہ طبقاں اندر آکے آن ہویا غم طاری
نہیں یوسفؑ توں کھوہ وچہ پایا ہویا حکم الٰہی
یوسفؑ لگے کراں سلامی مارن ولے بھائی
آیا صبر دلانوں مڑکے عام خلائق تائیں

غشدی حالت وچوں آکے سرت یعقوبؑ سمہالی
پھٹیا زخم جدائی والا اک پل ٹکن نہ دیندا
وچہ ویرانے جنگل جاکے رو رو نیر وگایا
نبی یعقوبؑ خدا دا دوست اک پہاڑے چڑھیا
کل حیوان درندیاں تائیں بول آوازہ کریا
میری گل سنو اک آکے کرداسخن زبانوں
دیہو جواب شتابی آکے کردا سخن زبانوں
میرا یوسف ماہ کنعانی پھڑکے مار مکایا
کرکے ظلم توہاڈے تائیں دسو کی ہتھ آیا!
دیہو جواب شتابی آکے آکھے میں ہن کہاں تہانوں
اپیر اگوں شیر درندہ دے جواب نہ کائی
چرنے گھاہ ہرنیاں چھڈے رودن گھت کہائیں
ایسی حُب رسولاں سندی کون کوئی دم مارے
کوئی چرند پرند نہ بولے خلیل مچی بھاری
ویکھ جلالت ڈولیا انبر پربت تھر تھر کردے
جیکوں رنگ شرینہ داہو وے لے وز صبح تے شامیں
ہاتف نے خوشخبری دتی موجب حکم غفاری
اساں یوسف نوں ہے جا بخشی ملک مصر دی شاہی
تا ہر چیزاں صبر لیایاں موجب حُکم الٰہی
لگے حال یعقوبؑ نبی دا آکھ بشیر سنائیں

وچہ اجاڑاں جنگل جھاڑاں رو رو کرے پکاراں
جھاڑ پہاڑ حیوان پرندے جوشے اگے آوے
کی دیکھے پیا اک عیسالی ڈبنے چارن آیا
ڈبنے بھکے پاس نبی دے ہوندے آن سلامی
یا نبی اللہ درد یوسف دا آوے جویں تہانوں
کرن سلام یعقوبؑ نبی نوں نالے حال سناون
پھیر یعقوبؑ پیغمبر ربدا واپس گھر نوں آیا
کرتہ پھیر یعقوب نبی نے پھیر چشماں نے لایا
حاضر بیٹھے ہیسن آ کے سب فرزند پیارے
سنوں حقیقت نبی پیارا جس دم ہسیا سائی
سارے لڑکے حیرت اندر کھڑے ادابول ربانی
ذکر امام حسینؑ سناوے ہسیا نبی ربانا
اے بابل جی وچہ مصیبت ہاسا کیونکر آیا
حضرت آکھے کرتے وچوں دسے مکر تو ہاڈا
جے کر خون یوسف دا ہوندا لگا کرتے تائیں
بدن یوسف دا خوشبو بھریا جلوہ پیندا نوردں
میرا دلبر یوسف سوہنا جس گلیوں لنگھ جاوے
ایہ رت جو کرتے نوں لگی ایہ یوسف دی ناہیں
ہووے جرم ثبوت تساں تے ایہ گل آکھ سناوے
جس بگھیاڑ یوسف نوں کھاہدا کرتہ پاڑیا ناہیں
یوسف ناؤں کیوں کرتے دا ادب زیادہ ہویا
بدن یوسف دا جسنے پھڑکے کیتاں لیراں لیراں

کستے ڈٹھا یوسفؑ تائیں آکھے نال پیاراں
دسو یوسفؑ ڈٹھیا کنے ہر اک نوں فرماوے
نبی یعقوبؑ اہناں نے کولے جدوں دھیان اٹھایا
آہیں مار سناون لگے حال احوال تمامی
قسم خدا دی کھاون ہیون کجھ نہ بھاوے ساتوں
درد فراقوں ہنجو کیرن رو رو نیر وگاؤں
آ بیٹھا سی جتھے یوسفؑ بھایاں نال رلایا
اپنی چیتی یعقوبے نوں ڈاہڈا ہاسا آیا
ڈردا کوئی پاک نبی دے اگے دم نہ مارے
دند مبارک ظاہر چمکے آن دتی رو سنائی
ایہ پچھ نہ سکن ایہ گل حکمت کیا ربانی
کول کھلو کے پچھن لگا لڑکا اک سیانا
تاں پھر حال یعقوبؑ نبی نے سارا کھول سنایا
یوسفؑ نوں بگھیاڑاں کھاہدا دل نہیں مندا ساڈا
خوشبو اوندی اسدیوچوں جھوٹھا اوہدیو پناہیں
جیکر خون یوسف دا ہوندا خوشبو دیندا نوردں
دن سارا پھر اوس گلی تھیں خوشبو جنت آوے
اس کارن میں ہسیا بیٹا کہندی نبی اتھائیں
پھور تسیں یوسف دے دسو ایہ حضرت فرماوے
کرتہ اوس عزیزہ پھیاتا دسو گل اساہیں
کرتہ ثابت یوسف میرا منہ سختی ڈے ڈھویا
کرتہ کویں بچالیا ہے ہائے میریاں تقدیراں

گلدا کرتہ امن سلامت کیکوں بچدا ساہی بدن یوسف دا کھالیا سارا بات تعجب آہی
بس ایہ مکر فریب تو ہاڈا مینوں نظری آیا استاں جان میری دے لُٹ تے ہے جے ظلم کمایا
غیراں لتے تہمت لاکے آپ بنو بیچارے بھیت معلوم تو ہاڈا ہویا آکھیا نبی سو ہارے
اپنا عیب دوجے سر ملکے مینوں دیہو تسلّی ہائے یوسف دلوں چہ وچھوڑے جان میری ہن چلی
سارے بھائی حسرت کردے ہن کی بات تلائیے باپ پیارے اگے اپنا کی اعتبار جمائیے
نبی کہیا جے ایس جرم دی تسیں خلاصی چاہو جس نے ساڈا یوسفؑ کھادا پھڑکے جلد لیاؤ
میں دریافت کراں آپے جے اس ماریا ہوسی انشاءاللہ آپ بتاوے حاضر جدوں کھلوسی
راضی ہو کے صاحبزادے لگے کرن صلاحیں کرتہ پاڑن دا نہ چیتا آیا اپنے ناہیں !
سُتا پیا ہیسی اک جاگہ اک بگھیاڑ ربانا گھنے جنگل دے اندر ہیسی سُتا مل ٹکانا
جا پھڑیو نے اسد بتائیں گھیر چوفیروں بھائی توں تے یوسفؑ ماریا ساڈا ناحق تہمت لائی
کرکے قید لیاندا اہنوں باہجہ گناہ تقصیروں اوہ بگھیاڑ نمانا عاجز گھر گیا سی تقدیروں
چور بنا کے اسد بتائیں پاس یعقوب لیاندا رو رو خلقت آکھن لگی ایہ اوہ ظالم جاندا
جسنے پھڑکے غائب کیتا سوہنا چن نورانی رہن دتّا اک کرتہ گلدا دیکھن لئی نشانی
ہر کوئی آکھے مارو اہنوں دیر نہ لائیو کائی شمع نورانی ابراہیمیؑ جس نے آن بجھائی
طوبےٰ رکھ بہشتی نالوں توڑ دتی اس ڈالی مارو اسنوں مارو اسنوں اسکی صورت ڈھالی
ہر کوئی دیکھن آوے اہنوں آکھن پکڑ لیاندا ہائے افسوس جو اُسدن والا ذکر نہ کیتا جاندا
خونی ظالم پکڑ لیاندا اہے بے ترس رزالہ بدر منیر جنہے پھڑ کُٹھا سوہنیاں زلفاں والا
جس کنعانی دیوا پھڑکے اصلوں پکڑ بجھایا جس نے نبی پیارے اتے ایڈا ظلم کمایا
ہر کوئی آکھے اس موذی نوں قتل کرو تلواروں جس کنعان شہر دیوں گلیوں کیتی سنج بازاروں
جس نے جگر یعقوب نبی دے ماری سخت کٹاری مارو اہنوں مارو اہنوں آکھے خلقت ساری
اس بگھیاڑ نمانے اتے وقت خدا نے آندا ناحق پھڑکے اسدے تائیں کرکے چور لیاندا
عزرائیل پھڑے جیوں آکے عاصی او گنہارا پھڑا اسنوں سر کائے ڈھوے کون کرے چھٹکارا

کون اپیل اہناندی کردا جیہڑے ہون گناہی
آفر زنداں حاضر کیتا جاں اس تاہر تائیں
اس نے تیرا یوسف کھادا ساریاں آکھ سنایا
ہے افسوس سلام جہنانوں کرن ملائک نوری
حاضر کر بگھیاڑ کھلارن جاں فرزند پیارے
کہے یعقوب درندے ظالم توں کی کار کمائی
جاں یوسف نوں کھاون لگوں خوف نہ آیا تینوں
کی توں میرے یوسف اتے ظلم کمایا بھارا
نہ توں خوف خدا دا کیتا شرم نہ کیتی میری
کیوں توں چند نورانی تائیں کھاون کارن دھانا
اے بگھیاڑا کیوں توں ہویوں آستانہ کھوا
اے بے ادب کمینے ظالم تینوں خبر نہ کائی
توں اجاڑ کیتا گھر میرا اے ظالم ہتھیارے
روز حشر نوں جان جہنم سبے فرمان رسولاں
دیوے رب تہانوں گوشت ہر دم ہنت نوالے
اپنی روزی کھا گھیاڑا نہ کیتا شکرانہ
اے ظالم توں آکے مینوں کاقیوں عرض سناویں
توں یوسف نوں پھڑ کے کھادا حاصل کس مقصودوں
ترلے لیندے یوسف تائیں توں کیکوں پھڑ کھایا
توں یوسف دے نازک بدنوں پھڑ پھڑ چیرے لاہے
توں نہ جاتی قدر سجن دی اوہ قندیل نورانی
گذریا کیکوں وقت نزع دا اوپر یار پیارے

آن وچارا او گنہارا رد رد مارے آہیں !
کہن یعقوب نبی نوں آکے ایہہ ہئی سخت گناہیں
دوروں ویکھ یعقوبؑ نبی نوں جوش دلیوں آیا
اہناں نوں بگھیاڑاں کھادا اکر کے چوری چوری
دیکھ یعقوب نبی دے دلنوں رگ بھر سیکے بھارے
اے ظالم توں میرے گھر دی پھڑ کے شمع بجھائی
جیوندی جاتے وچہ قبر دے کیوں پھڑ پایا مینوں
ہائے یوسف دے کھاون والا توں کی کیتا کارا
توں یوسف کر پرنے کھادا اکر کے ایڈ دلیری
تینوں پتہ نہ روکے مرسی اہدا باپ نمانا
ابراہیمؑ اسحاقؑ نبی دا توں گل کیتا دلوا
بڈھے باپ یوسف دے گل تے چاتوں چھری چلائی
مینوں آکے پچھلی عمرے دکھ لوچائے بھارے
رہسن دائم دوزخ اندر جو بوٹے مجھولاں
تازبتازی روزی دیکے رب تہانوں پالے
توں بے ادب رسولاں نبیاں ہویں صبر دلوانہ
ساری عمراں تازہ گوشت تیں میرتوں کھاندوں
ترلے لیندی جان یوسف دی نکلی ہوگ وچوں
باپ یعقوبؑ یوسفؑ دے لئے ایہہ توں ظلم کمایا
اے بگھیاڑ اوس شتابی کیکوں دکھ لوچائے
کیوں توں مار مکایا پھڑ کے میرا دلبر جانی
نال ایمان جہانوں ٹریاں پچھیا نبی سوہارے

کی کجھ یوسف جاندیوں واری کیتا سخن زبانوں   خاتمہ خیر اخیری ہویا اُسدا ایس جہانوں

درد فراقوں بھر بھر کہنے نبی یعقوب ربانا   سر سٹ اگے کھڑا ہویا سی اوہ بگھیاڑ نمانا

کہے یعقوب اگر بگھیاڑا تینوں پکڑ مرلیاں   مینوں یوسف ہتھ نہ اوناں ہیں نہ ظلم کرلیاں

جے توں میرا یوسف کھادا رب توں بدلہ پاویں   روز حشر نوں مولا اگے آپے پکڑیا جاویں

میں سزا نہیں دیندا تینوں اے ظالم بگھیاڑا   توں یوسف دے مارن والا کیتا ہے کم ماڑا

واقعہ جے میں حق تیرے وچہ بری دُعا فرماواں   جو چاہواں میں تیرے تائیں اللہ توں کرواواں

ایپر بری دُعا نہیں کردا ہیں تیرے حق کائی   آپے تیتھوں بدلہ لیسی واحد ذات الٰہی

ساڈا بدلہ لے رب تیتھوں نبی یعقوب سناوے   ایڈا جگرا ایسے نبیاں دا ذکر نہ کیتا جاوے

پیش کیتا بگھیاڑ جو ہیسی کردا چور لوکائی !   بری دُعا نہ پاک نبی نے ہرگز سی فرمائی

ہور کسے دا چور جے ہوندا پھڑ کے قتل کریندا   بے تقصیرے ناہر تائیں اوسے وقت مریندا

ایپر درد وں پاک نبی نوں آکے بھاہیں بلیاں   چھم چھم ہنجوں جاری ہویاں ہرگز رہن نہ دلیاں

جگہ یعقوب نبی دا پھٹیا بدلیا ہور زمانہ   اوسے ویلے لرزہ کھادا ست زمین آسماناں

بند زبان کھلوتا ناہر سخن نہ کردا کائی   چھڑکاں طعنے رہیا مریندا ہیسی نبی الٰہی

کھلا کھلوتا ناہر رووے ادب کنوں شرماوے   بیشک معلم ہووے جُرمی ہر کوئی ویکھن آوے

آخر رووے عرض سناوے اوہ بگھیاڑ نمانا   یارب میرے نال غصے ہے ایہ مقبول ربانا

دیہ توفیق الٰہی مینوں سچا سخن سناواں   پاک ہوواں میں ایس گناہوں تاں نہ پکڑیا جاواں

رنج کراں جے نبی اللہ نوں میری بخشش ناہیں   کریں خلاصی میری ایتھوں یارب خالق سائیں

غصے اندر نبی اللہ دا ہیں ڈرناں اس گلوں   یارب دیہ اعتبار نبی نوں میں عاجز دے دلوں

آکھ حقیقت عمر فاروقا حالت کویں وہانی   کرن لگی انصاف کس طرح واحد ذات ربانی

کیکوں عرض قبولی رب نے کر کے رحم الٰہی   وچہ سر کالے جاں اس ناہر رو کے عرض سنائی

اک گل مینوں ایس جگہ تے آگئی یاد ضروری   استوں اگے بھیر کراں گا گل یوسف دی پوری

میں اصحاب رومی دا قصہ ایتھے آکھ سناواں   اس تھیں بعد ناہر دیاں گلاں نال یعقوب کراواں

قصہ اصحاب رومی حضرت زیدؓ تے خبیبؓ بطرز کورڑا چھند

اوّل تعریف ربدی سنادناں — جھنے بیڑا عاصیاندا پار لادناں
پھیر اک قصہ نواں میں بنادیاں — بھایاں اگے تحفہ آن کے ٹکادیاں
جدوں نبی پاک سی مدینے آوندے — یار اصحاب سی اداسی پاوندے
رومی اصحاب اک پچھے رہ گیا — نبی توں بغیر اہدا دل ڈھیہہ گیا
جھلن جدایاں عاشقاں نوں مندیاں — کافراں نے لُٹے لالیاں پابندیاں
نبیؐ دا فراق سینے سل مار دا — ایڈیاں جدایاں دل نہیں سہار دا
شمع پروانیاں دی جو مثال سی — اونویں گل نبیؐ دے اصحاباں نال سی
حضرت خبیبؓ رومی سی ایہ چاہوندا — نبی دا وچھوڑا جھلیا نہیں جاندا
اُٹھ دا اُبال نبی دے پیار دا — چلیئے مدینے توں ارادہ دھاریا
مال اسباب اوہٹھ تے لدا لیا — آن کے مدینے والے راہے پا لیا
رل کے کفار ایہ صلاح پکاوندے — مارنا خبیبؓ رومی نوں سی چاہوندے
دوڑ کے شتاب اہناں گھیرا پالیا — رومی اصحاب اوہٹھ نوں بہٹھا لیا
تیر تے کمان اپنا اٹھاوندا — کافراں نوں موہنوں بول کے سناوندا
مینوں حُب نبی دی مدینے چلیا — تساں کس واسطے چوفیرا ملیا
جتیاں خواہش رکھو زر مال دی — پھیر لُوڑ کوئی نہ ایڈے تنگ ہون دی
لے لو زر مال ہتھیں میں پھڑاوناں — دل تے خیال ذرا نہیں لیاوناں
اگے پچھے جتیاں چھیڑنی مکال جے — کرنی لڑائی تساں میرے نال جے
جنے تیر میرے کول میں دکھا دیاں — اپنے بندے جانوں مار کے مکا دیاں
میرا تیر اک نہیں کتھا ہرے جاوناں — کرلو دلیل جنگ جے مچاوناں
لڑو جے میدان وچہ میں تیار جے — رومی اصحاب کیتی ایہ پوکار جے

ہتھ تلوار پھڑ کے ہولار ہوا
دیکھیا جے سیس کویں میں اتاردا

کافراں دے وچہ جراتاں نہ رہگیاں
آپو آپ سوچاں تے وچاراں پیگیاں

کہن لگے مڑکے پچھاں نوں چلیئے
ایسنوں مدینے جانوں کاہنوں ٹھلیئے

مڑدے کفار مکے نوں شتاب سی
پونچیا مدینے نبیؐ دا اصحاب سی

آکے جبریل نبیؐ نوں سناوندا
تیرا اصحاب اک ہے جو آوندا

اوہدے حق آیت ربنے سنائی اے
شک شبہ ایسدے نہ وچہ کائی اے

جس ویلے رومی اصحاب آوندا
نبی پاک اگوں بول کے سناوندا

واہ یار میریا توں سودا لالیا
رب راضی کر کے توں شان پالیا

آیت رب تیرے حق چہ اتاردا
نکلے نتیجہ نبی دے پیاردا

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله ط والله رؤف بالعباد ط

مکے وچہ واپس جانا کفاراں دا

جدوں پچھاں اوتھوں مڑ گئے کفار سی
حال کیتا جا کے اہناں نے اظہار سی

اک مائی کافرا سی مکے شہر دی
گل میں سناواں اہدے رنج ویر دی

اہدا پتر جنگ چہ خبیبؓ ماریا
اہنے ویر لین دا ارادہ دھاریا

اوس مائی کیتا بول کے اعلان سی
شہر دیاں لوکاں سنیاں بیان سی

جیہڑا اہنوں جانوں مار کے مکائیگا
ایتھے لاش جو خبیبؓ دی لیائے گا

لاش نال میتھوں سونا لیلے تو لکے
مائی نے اعلان کیتا سی ایہ بول کے

رل کے کفار ایہ صلاح پکاوندے
ست جنے مکیوں مدینے آوندے

نبی اگے جا کے عرضاں گذاریاں
ہور گلاں اساں چھڈیاں چاساریاں

اساں اسلام کیتا ہے قبول جی
گھلو اصحابیاں نوں یار سولؐ جی

سانوں اسلام اوہ سکھون چل گئے
ایسے گلوں آئے تکلیف جھل کے

وچوں کفر دن اتوں نیکو کار سی　　دھوکے باز توڑوں لکے ایہ کفار سی
نبی صاحب نہیں سی بھیت نوں چھپانیاں　　بھیجیاں اصحاب دل وچہ ٹھانیاں
نبی پاک سن کے نہ دیر لاوندے　　دساں اصحابیاں نوں ایہ سناوندے
بول کے شتاب آکھیا حضورؐ نے　　دس اصحاب گھلنے ضرور نے
دین اسلام اوتھے جا سکھاوناں　　فیض ایس گل دا ضرور پاوناں
زیدؓ تے خبیبؓ عبداللہ آوندا　　عاثمؓ نوں حاکم بنایا جاوندا
دس اصحاب ست اوہ کفار نے　　جھٹ پٹ ہوتے لکے نوں تیار نے
دھوکے نال جا کے کافر لیائے سن　　راہ دے وچہ اہناں آدمی لکائے سن
نبی دے اصحاباں بھیت نہ اوہ پایا سی　　جدوں اوہ نشان کافراں دا آیا سی
چھیک ماری کافراں نے اوتھے رج کے　　دو سو بندہ نکل کے پیندا بھجکے
اوہناں ولے عاثمؓ دھیان ماریا　　ساتھیاں نوں موہنوں بول کے پوکاریا !
جلدی پہاڑ اُتے چڑھ جا دیتے　　اہناں کولوں جان اپنی بچا دیئے
چھیتی نال دسے چڑھ گئے پہاڑ نوں　　دیکھ اصحابی چڑھ گئے پہاڑ نوں
آکھدے کفار دھوکا نہ کما دیتے　　اترو پہاڑوں لکے شہر جاویئے
عاثمؓ کہیا لکے میں نہیں جاوناں　　نہیں اعتبار اہناں تے لیاوناں
کافراں نے کیتی شروع جا لڑائی سی　　جنگلاں دیوچہ دھوڑ جا دھمائی سی
کافر چوفیرے گھیرا آکے پاوندے　　بارش دے وانگ تیر سی چلاوندے
عاثمؓ نوں سینے وچہ لگا تیر جے　　ڈگیا پہاڑ اتے اوہ اخیر جے
عاثمؓ دعائیں منگیاں سی رب تے　　مالکا توں رحمتاں کماویں سب تے
کافراں توں میری لاشنوں بچاوناں　　ایتناں احسان میرے تے کماوناں
پنج اصحاب ہو شہید جاوندے　　زیدؓ تے خبیبؓ تیر پئے چلاوندے
لاشاں نوں اٹھاؤ آکھدے کفار نے　　زیدؓ تے خبیبؓ پیندے وار وار تے

ڈھیوں بیشمار اوس تھاں تے آوندے   کافراں نوں لڑ لڑ کے بھجاوندے
عاصمؓ دی لاش جنت وچ پوچائی گئی   سندوں ثبوت گل ایہ سنائی گئی
زیدؓ تے خبیبؓ دوویں پھڑے جاوندے   قید کر دوہاں نوں مکے چہ لیاوندے
کافراں تے ڈونڈیاں پٹایاں جاں کے   قیدی اساں ویچنے نے خرید آن کے
ابوسفیان زیدؓ نوں خرید دا   ماریا سی زیدؓ باپ جو پلید دا
شہروں باہر لے گئے زیدؓ نوں کفار سی   سولی تے چڑھا کے اوہنوں دینے مار سی
ابوسفیان زیدؓ نوں پوکاریا !   تیری جاگہ نبیؐ پاک جاوے ماریا
چھیتی نال زیدؓ نے سنایا بول کے   سنی گلاں میریاں توں کن کھول کے
نبیؐ صاحب تائیں کنڈا جاوے ماریا   اوہ بھی دکھ مینوں جاتے نہ سہاریا
تیرے جہے کمینے کی نبیؐ توں جاندے   تنبونت رہن کیراندے تاندے
توں کی جان سکیں نبیاندے شان نوں   جس شافعی ہونا محشری میدان نوں
حارث نوں جنگ چہ خبیبؓ ماریا   اہدے پت کے سوچیا وچاریا
کیوں نہ ہن لواں میں پرانے ویر نوں   مل دے کے بیڑیاں چالاوے پیر نوں
چند دن اہنے قید چہ رکھایا سی   پھیر مار دینا اہنے دلوں چاہیا سی
حارث دا پت ظلم ایہ کماوندا   روٹی پانی نہیں سی اوسنوں کھواوندا
حارث دی بیٹی سی بھراتوں بولدی   رب دا نہ خوف تینوں تیرے کول دی
دکھ توں پوچاویں ایس نیکوکار نوں   بماں تے اٹھاویں توں گناہ دے بھار نوں
تیسرا جا دن ہویا سی بیاندیاں   قید وچہ ڈٹھا اہنوں پھل کھاندیاں
اک دن خوشہ ایستوں میں منگیا   ایس نے پھڑایا سی ذرا نہ سنگیا
پت میرا چھوٹا گیا اہدے کول سی   پٹ تے بٹھایا ایس نے اڈول سی
سوچیا میں مار دے گا جانوں ایسنوں   سنیاں خبیبؓ میرے جاں کلیس نوں
میرے ولے ویکھ کے خبیبؓ بولدا   تیرا بھین کا سنوں کلیجہ ڈول دا

Scanned with CamScanner

اسیں کار ایسی کدے نہیں کماوندے
بچاندے اُتے وار نہیں چلاوندے

مومناں دا کم ناہیں بھل جاوناں
دھوکا تے فریب کدے نہیں کماوناں

چھڈ دے خبیبؓ نوں نجات پائیں گا
اہنوں سولی چاہڑ کے توں کی بنائیں گا

بھین تاں بتیرا زور سی لگاوندی
بھائی دے پسند گل نہیں سی آوندی

لے گئے شہروں باہر جڑ کے کفار سی
سولی تے چڑھون واسطے تیار سی

آکھدے خبیبؓ نوں دل کی چاہوندا
حارث دا پت بول کے سناوندا

آکھدا خبیبؓ گھڑی کو چھڈائیں چا
اتنا احسان سر تے چڑھائیں چا

جاناں ہور نہیں میں کتے نیڑے دور جے
آخری دوگانہ پڑھناں ضرور جے

موت سی قریب ویلا جائے بیتیا
چھڈیا کفاراں نے دوگانہ نیتیا

پڑھ کے دوگانہ ہتھ سی اٹھاوندا
رب نوں خبیبؓ عرض ایہ سناوندا

کجھ پرواہ نہیں مولا مینوں جاندی
مراں بھانویں جیواں لوڑ ہے ایماندی

حال میرا نبی پاکؐ نوں وکھاوناں
آخری سلام میرا چا پوچاوناں

حارث دا پت سولی تے چڑھاوندا
نیزہ اک سینے وچدی لنگھاوندا

صدمہ خبیبؓ جس طرح اٹھایا سی
رب نے حضور پاک نوں وکھایا سی

ٹنگی ہوئی لاش سولی تے دساتی اے
اوسے طرح رب نبیؐ نوں وکھائی اے

سب اصحاب نبیؐ جی بولاوندا
کھول کے بیان انہاں نوں سناوندا

زیدؓ تے خبیبؓ ہو گئے شہید جے
زندگی دی لتھی آس تے امید جے

جا کے اہدی لاش چک کے لیاؤنی
چھیتی نال جاؤ دیر نہیں لگاؤنی

جیہڑا اوہدی لاش کیہوں لیائیگا
واقعہ اوہ جنت خداتوں پائے گا.

ہو پیا تیار سی زبیرؓ سن کے
نال مقداد نوں رلایا چن کے!

راتو رات لکے ول سی اوہ دھاوندے
جیہڑے دن چڑھے اوتھے لک جاوندے

جا کے مکے پوہنچدے اوہ ادھی رات سی
بیٹھے ہوئے کافر لگا کے گھات سی

سولی دے دوالے پہرہ سی لگاوندے
پالو پال ہتھیں سی چالی ڈاہوندے

اہناں کولوں خوف نہ زبیرؓ کھاوندا
سولی اتوں لاش جا کے سی اوہ لاہوندا

چالی دن لاش لٹکائی جاوندی
پھل وانگ پھیر خوشبوئی آئوندی

گھوڑے اُتے لاش لدکے لیاوندے
ستر سوار پچھے لگ دھاوندے

جدوں اہناں ویلے سی زبیرؓ تکیا
بولیا زبانوں رہ نہ بول سکیا

شاباش جوانوں زور لائو اپنا
ایتھے بل آ نکے تو ہاڈا جاپناں

لاش جا خبیبؓ دی زمین تے لاہوندا
ہتھ تلوار پھڑکے بھواوندا

آ جاوئے جان جنہے اپنی گواونی
اگاں آوے جنہے طاقت وکھاونی

جھٹ پٹ زمیں تے لاش نوں چھپالیا
کافراں نے دل حیرتاں چہ پالیا

ہن لاش نہیں اوہ ساڈے ہتھ آوندی
سکھنی لڑائی دلنوں نہیں بھاوندی

کافراں دا ٹولہ سی پچھاں نوں دھاوندا
نبیؐ کول چل کے زبیرؓ آوندا

آ کے جبریلؑ نبی نوں سنایا سی
کر کے زبیرؓ کم جو جو آیا سی

سارے کم کیتے نبیؐ نے پسند نے
جنتاں دے وچہ حوراں خواہشمند نے

ایس طرح رتبہ اصحاباں پا لیا
جنتاں دے وچہ جا کے ڈیرا لا لیا

سوال زلیخا

بطرز: عنایت کوٹیاں دی کنگوالی سیالکوٹی

اک دن پئی زلیخا پلنگ تے ہو کے غم دے نال نڈھال
اوہدیاں گھڑی کو اکھیں لگیاں آ کے مٹھی نیندر نال
دیندا سفنے اندر آن کے یوسفؑ تیجی وار جمال
اوہدا نور ستارا چمکدا جے کوں چمکے چند مثال
آہندے جتھیں مدینے دلیوندا آ کے ہجروں بانگ بلالؓ

اوڑیں اٹھ زلیخا لگ پئی اگوں کرن جواب سوال
آہندی وچہ وچھوڑے روندیاں مینوں چڑھیا تیجا سال
میری جان لباں تے سہکدی تینوں نہیں کوئی خواب خیال
مڑکے کدوں کو آکے ملیں گا وعدہ کر جا میرے نال
نہیں ناں دے جا پتے نشانیاں آپے کرلاں تیری بھال
میتھوں بھلیاں جان نہ جدایاں
پیریں عشق نے بیڑیاں پایاں
بھائیو جس دن اندر خواب دے آیا یوسف ماہ کنعان
اگوں دیکھ زلیخا اوسنوں لیندی اکھیں نال سیان
آہندی ایہو دلبر جاپدا جس نے لایا تیر نشان
آکھے سوہنی صورت والیا میتھوں جاداں میں قربان
پہلوں دس شتابی بول کے تیرا کیہڑا اتھاں مکان
جاپیں کوئی فرشتہ جنتی یا ہیں دنیا دار انسان
ہیں توں صوبہ کیہڑے ملک دا مینوں ایہ بھی دس بیان
تیریاں کتھے تخت نشینیاں ہیں توں کتھوں دا انسان
ہن میں ساریاں گلاں پچھ کے تینوں پھیر دیاں گی جان
مینوں رچہ غماندے روندیاں چڑھیا تیجا سال پچھان
قسم رب دی اے سوہنیاں دے تینوں
جاویں دس کے نشان کوئی مینوں
اگوں بول نہ کوئی بولیا حضرت یوسفؑ ماہ منیر
اوتھے اینج کھلوتا آن کے جیکوں کاغذ دی تصویر
کہندی پھیر زلیخا بول کے ایہ گل تیجی وار اخیر

کیوں پیا سفنے اندر آن کے مینوں پُر پُر لونائیں نیر
ہاں میں قیدن تیرے عشقدی ہو گئی باجھ گناہ تقصیر
بینا چھل نہ سکے بیڑیاں میرا نازک جیہا سر پر
ویکھیں روز حشر نوں چل کے ہو واں تیری دامنگیر
میرا نہیں کتھا ہرے جاوناں وگیا ایہہ چشماں دا نیر
شالا جیویں تے جوانیاں مانے
جنہوں لگے او ہا سوہنیاں جانے
او تھے حضرت یوسف بول کے دیندا ایہہ جواب سنا
آہندا ہاں میں پتلا خاک دا دتا مولا رنگ چڑھا
نالے شکل جہانوں وکھری کیتی مینوں رب عطا
جیتوں چاہویں ملنا اساں نوں مل پئیں وچ مصر دے آ
ہاں میں شہر مصر دا بادشاہ دتا ایس طرح فرما
ہو گئے توں میں وارث حقدے نہ کوئی ایہے وچہ خطا
ہن توں وعدہ کرے اپنا جیہڑا دیویں توڑ پہنچا
آپے میل خداوند کرے گا نہ توں دل وچہ فکر لیا
ہن توں کوئی دن اتھے بیٹھکے اپنا صبر دل وقت لنگھا
تینوں پھیر مراداں ملنیاں دتا سخن اخیر سنا
جھات آن کے پیارے جدس پائی
خوالوں ہسکے زلیخا اٹھی مائی

حاجیاں دا جہاز عدن دی بندرگاہ تے پہنچ گیا

ایسے طرح آپس وچ گلاں باتاں کردیاں وقت گذردا گیا تے حاجیاں دا جہاز عدن دی بندرگاہ تے پہنچ گیا۔ کجھ دیر جہاز ایتھے لنگرانداز رہیا۔ عدن دی بندرگاہ بڑی رونق والی اے ایتھے ضرورت دی ہر اک چیز تے پھل فروٹ وغیرہ سب کجھ مل جاندا اے حاجیاں دے کھان پین دالیاں چیزاں خریدیاں تے پھیر جہاز چل پیا۔

جہاز یلملم پہنچ گیا

جدہ شریف پہنچن توں دو دن پہلوں سمندر وچ یلملم نامی اک پہاڑی اوندی اے پاکستان دے حاجی جس دیلے اوہ یلملم دی حد وچ پہنچدے نے اوتھے احرام بن لیندے نیں۔
جدوں جہاز یلملم پہنچیا تے جہاز نے احرام دی تیاری دی سیٹی وجائی سارے حاجی احرام بنھن دیاں تیاریاں کرن لگ پئے ایس مقام توں پاکستان دے حاجیاں نوں احرام بنھنا فرض ہو جاندا اے۔ حاجی نہاتے دھوتے پاک صاف ہوئے۔ اینے چر نوں جہاز نے دوسرا وصل وجایا تے حاجیاں نے احرام بنھ لئے ایس مقام تے حاجیاں نے حج دا پہلا فرض ادا کیتا۔
جہاز ٹردا گیا تے آخر عرب دی مشہور بندرگاہ جدے پہنچ گیا۔ جدوں جہاز جدے دی بندرگاہ تے پہنچیا۔ تے حاجیاں نے نعرے مارے تے خوشیاں منایاں لوکاں نوں سامان سمیٹن تے جہاز توں اترن دے واسطے افراتفری پے گئی۔ ہر آدمی اپنے اپنے سامان تے ساتھیاں نوں نال لے کے پہلے اترن دی کوشش کرن لگا۔ مولوی عمر دین نے اپنے ساتھی حاجیاں نوں کہیا۔ سانوں کوئی کاہلی نہیں کرنی چاہیدی۔ جتھے اینے دن گذارے نے اوتھے گھنٹہ ادھا گھنٹہ ہور سہی اسی تاں آرام تے تسلّی نال اتراں گے۔ ہاں تسی ایناں کم ضرور کرلوؤ کہ اپنا اپنا سامان ویکھ بھال کے اک تھاں تے تسلّی نال جمع کرلوؤ تے گن لوؤ تے ساریاں ساتھیاں نے ایسے طرح ای عمل کیتا تے اسیں سارے بڑے سوکھے رہے۔ لوکاں نوں تاں آپو اپنی پئی رہی۔ کسے دی کوئی

شے رہ گئی تے کوئی کجھ بھل گیا پر اسی آرام وچہ رہے۔ جدوں بھیڑ گھٹ گئی تے دھکم دھکا ختم ہویا تے اساں مزدوراں نوں سامان چکایا تے کشتیاں تے رکھایا۔ ساریاں جنیاں نے اپنے اپنے سامان دے نگ گن لیے سان تے مزدوراں دے ناں پچھ لے سن آخر اسیں وی کشتیاں تے بیٹھ کے کنارے پہنچے تے جدے دی بندرگاہ تے عرب دی پاک زمین تے بسم اللہ پڑھ کے قدم دھریا پھیر اوتھوں اسی دفتر دے وچہ گئے۔ انہاں نے معلم داناں پچھیا اوس توں اگے دوسرے چھپر ہیٹھاں کئی آدمی کرسیاں تے بیٹھے ہوئے سان۔ انہاں نے وی معلم داناں پچھیا۔ معلم دا آدمی ساڈے نال ہو گیا تے سانوں نال لے کے کشتیاں تک گیا۔ اساں اپنا اپنا سامان پچھان کے وصول کیتا تے پھیر چُنگی تے آئے۔ اونہاں نے سامان ویکھیا بھالیا جس جس شے دا محصول لینا سی ساتھوں لے لیا۔ پھیر اسیں اپنا سامان چکوا کے تے معلم دے وکیل نال معلم دے ڈیرے تے آ گئے۔ اوس ویلے بھکھ لگی ہوئی سی۔ معلم دے نوکراں کولوں روٹی منگوا کے کھادی جدے توں کئی لوک اوٹھاں تے سوار ہو کے مکے نوں روانہ ہوئے تے بعضے موٹراں تے گئے اوٹھاں تے جاییے تے اک دن راہ وچہ ٹھہر کے تے دوسرے دن پہنچی دالے۔ تے موٹراں تے جاییے تے تھوڑے جیہے وقت وچہ مکے پہنچ جائی دالے۔ اسی ساریاں نے صلاح کیتی کہ موٹراں تے جلیئے۔ چنانچہ اسی موٹراں تے سوار ہو کے مکے شریف پہنچ گئے۔

خوشنویس: عبدالرزاق چوپالوی